صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز سوموار مورخہ 31 اگست 2020ء بمطابق 11 محرم الحرام 1442 ہجری بعد از دوپہر تین بجکر پینتیس منٹ پر منعقد ہوا۔

جناب سپیکر، مشتاق احمد غنی مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیمِ۔ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیمِ۔

وَاِذَا لَمۡ تَاۡتِہِمۡ بِاٰیَۃٍ قَالُوۡا لَوۡلَا اجۡتَبَیۡتَہَا ؕ قُلۡ اِنَّمَاۤ اَتَّبِعُ مَا یُوۡحٰۤی اِلَیَّ مِنۡ رَّبِّیۡ ۚ ہٰذَا بَصَآئِرُ مِنۡ رَّبِّکُمۡ وَہُدًی وَّ رَحۡمَۃٌ لِّقَوۡمٍ یُّؤۡمِنُوۡنَ 0 وَاِذَا قُرِئَ الۡقُرۡاٰنُ فَاسۡتَمِعُوۡا لَہٗ وَاَنۡصِتُوۡا لَعَلَّکُمۡ تُرۡحَمُوۡنَ 0 وَاذۡکُرۡ رَّبَّکَ فِیۡ نَفۡسِکَ تَضَرُّعًا وَّخِیۡفَۃً وَّدُوۡنَ الۡجَہۡرِ مِنَ الۡقَوۡلِ بِالۡغُدُوِّ وَالۡاٰصَالِ وَلَا تَکُنۡ مِّنَ الۡغٰفِلِیۡنَ 0 اِنَّ الَّذِیۡنَ عِنۡدَ رَبِّکَ لَا یَسۡتَکۡبِرُوۡنَ عَنۡ عِبَادَتِہٖ وَیُسَبِّحُوۡنَہٗ وَلَہٗ یَسۡجُدُوۡنَ۔

(ترجمہ): اے نبیؐ، جب تم ان لوگوں کے سامنے کوئی نشانی (یعنی معجزہ) پیش نہیں کرتے تو یہ کہتے ہیں کہ تم نے اپنے لئے کوئی نشانی کیوں نہ انتخاب کر لی؟ ان سے کہو "میں تو صرف اُس وحی کی پیروی کرتا ہوں جو میرے رب نے میری طرف بھیجی ہے یہ بصیرت کی روشنیاں ہیں تمہارے رب کی طرف سے اور ہدایت اور رحمت ہے اُن لوگوں کے لئے جو اسے قبول کریں۔ جب قرآن تمہارے سامنے پڑھا جائے تو اسے توجہ سے سنو اور خاموش رہو، شاید کہ تم پر بھی رحمت ہو جائے"۔ اے نبیؐ، اپنے رب کو صبح و شام یاد کیا کرو دل ہی دل میں زاری اور خوف کے ساتھ اور زبان سے بھی ہلکی آواز کے ساتھ تم ان لوگوں میں سے نہ ہو جاؤ جو غفلت میں پڑے ہوئے ہیں۔ جو فرشتے تمہارے رب کے حضور تقرب کا مقام رکھتے ہیں وہ کبھی اپنی بڑائی کے گھمنڈ میں آکر اس کی عبادت سے منہ نہیں موڑتے اور اس کی تسبیح کرتے ہیں، اور اس کے آگے جھکے رہتے ہیں۔ و آخِرُ الدَعوَانا أنِ الحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِینَ۔

جناب سپیکر: جزاک اللہ۔

جناب شوکت علی یوسفزئی (وزیر برائے محنت): جناب سپیکر صاحب، آپ اجازت دیں تو۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ابھی کوئسچنز آور ہے، پھر اس کے بعد بات کر لیں۔

وزیر محنت: کوئسچنز آور کے بعد؟

نشانزدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: کوئسچنز آور کے بعد، ابھی نہیں۔ کوئسچنز آور: کوئسچن نمبر 6946، صاحبزادہ ثناء اللہ صاحب۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: جناب سپیکر، میرا ایک سپلیمنٹری ہے۔

جناب سپیکر: تھوڑی دیر کے لئے پینڈنگ چھوڑ دیتے ہیں، شاید وہ آ جائیں پھر آپ سپلیمنٹری بھی کر لیں، اس کو آخر میں لے لیتے ہیں، شاید وہ آ جائیں تو پھر آپ سپلیمنٹری بھی کر لیں۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: ٹھیک ہے جی، کوئسچن نمبر 6944، صاحبزادہ ثناء اللہ صاحب، یہ بھی ان کا ہے۔

جناب سپیکر: یہ بھی ان کا ہے۔ کوئسچن نمبر 6963، جناب عنایت اللہ صاحب، نہیں آئے ہوئے۔ کوئسچن نمبر 6983، جناب عنایت اللہ صاحب۔ خوشدل خان صاحب، کون سے کوئسچن پہ سپلیمنٹری کرنا چاہتے ہیں؟

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: جناب سپیکر، 6946 پر مختصر بات کروں گا۔

جناب سپیکر: 6946 پر جی سپلیمنٹری۔

* 6946 _ صاحبزادہ ثناء اللہ (سوال جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ نے پیش کیا): کیا وزیر برائے اعلیٰ تعلیم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) سال 2013 سے 2019 تک صوبہ بھر میں کتنے نئے تعلیمی ادارے قائم یا اپ گریڈ ہوئے ہیں، ان کی تفصیل حلقہ وائز اور ضلع وائز فراہم کی جائے؛

(ب) ان اداروں کے لئے مختص شدہ رقم کی تفصیل سکیم وائز فراہم کی جائے؟

جناب خلیق الرحمان (مشیر برائے اعلیٰ تعلیم): مذکوہ سوال کے ضمن میں عرض ہے کہ محکمہ ہذا نے اپنے سالانہ ترقیاتی پروگرام میں سال 2013 سے سال 2019 تک مختلف قسم کے منصوبے شامل کئے ہیں جن

کی کل تعداد 145 بنی ہے، جن میں 89 منصوبے کل 21485.043 ملین روپے سے مکمل ہوئے۔
(تفصیل ایوان کو فراہم کی گی ہے)
(ب) مزید برآں 56 منصوبے جاری ہیں جن کی تکمیل کے لئے 6975.043 ملین روپے چاہئیں۔
(تفصیل ایوان کو فراہم کی گی ہے)

جناب خوشدل خان (ایڈوکیٹ): تھینک یو سر، یہ جو سوال کہ سال 2013 سے 2019 تک صوبہ بھر میں کتنے نئے تعلیمی ادارے قائم یا اپ گریڈ ہوئے ہیں، ان کی تفصیل حلقہ وائز، ضلع وائز فراہم کی جائے؟ میں یہ رات کو دیکھ رہا تھا تو اس میں صاحبزادہ صاحب نے جو کچھ مانگا ہے وہ نہیں دیا گیا ہے، انہوں نے ایسے کاغذات بہت سارے لگائے ہیں لیکن جو مطلب ہے موؤر مانگ رہا ہے وہ نہیں دیا، میں یہ مانگ رہا ہوں تعلیمی ادارے قائم یا اپ گریڈ، اب اس میں سر، آپ دیکھ لیں، اس میں انہوں نے اے ڈی پی کے سارے یعنی سب کچھ دیا ہے لیکن کوسچن جو بہت Simple ہے کہ اس سال سے اس سال تک کتنے تعلیمی ادارے قائم ہوئے، کالجز کتنے قائم ہوئے ہیں؟ دوسرا یہ ہے کہ اپ گریڈ کتنے ہوئے ہیں؟ تو میں دیکھ رہا تھا کہ اس میں پشاور بھی ہوگا، میرا حلقہ بھی ہوگا لیکن اس میں وہ نہیں دیا گیا، لہذا یہ کوسچن جو ہے اس کا Incomplete answer ہے، Incomplete reply ہے۔ یا تو ڈیپارٹمنٹ کو واپس کیا جائے یا ان کے سیکرٹری کو بلا لیں کہ کوئی اس طرح مطلب ہے Reply دیتے ہیں کہ آپ سے ایک ہی چیز مانگ رہا ہے اور دوسری چیز دے رہے ہیں۔ سر، میں نے اس کو رات کو بہت سٹڈی کیا اور اس میں ایک کالج کا بھی انہوں نے نہیں دیا، ذکر نہیں کیا، تو سر، یہ میری گزارش ہے، اگر ہمارا بھائی مطلب جواب، وہ تو۔۔۔۔

جناب سپیکر: آنریبل خلیق الرحمن صاحب۔

جناب خلیق الرحمن (مشیر برائے اعلیٰ تعلیم): سپیکر صاحب، اس میں چونکہ اصل میں یہ پرسوں یہ کوسچن آیا تھا، ٹائم ذرا کم تھا تو یہ ہے کہ ان کی بات ٹھیک ہے، اس کو دوبارہ لے لیتے ہیں اور ان شاء اللہ پھر صحیح تیاری کے ساتھ آجائیں گے۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے، خوشدل خان صاحب۔

جناب خوشدل خان (ایڈوکیٹ): جی سر۔

جناب سپیکر: جی بابک صاحب، سپلیمنٹری؟

جناب سردار حسین: شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ منسٹر صاحب سے میں نے زبانی بھی بات کی ہے، ہمارے علاقے میں چملہ میں 2014 میں بلڈنگ بھی کمپلیٹ ہے، پینتالیس کنال زمین بھی ہم نے خریدی ہے، اس پہ ہاسٹل بھی بنا ہوا ہے، کلاس رومز بھی ہیں، اندازے کے مطابق تقریباً ایک ارب لگ بھگ اس پر لاگت آئی ہے۔ پچھلے ایک سال سے میں فنانس سیکرٹری سے بھی ملا ہوں جناب سپیکر، ریکویسٹ یہ کرنی ہے منسٹر صاحب سے، ان کو میں نے ریکویسٹ بھی کی ہے کہ وہ ذاتی دلچسپی لے لیں اور سینکشن ہو جائیں وہ پوسٹیں پانچ یونین کونسلز میں، امازئی میں، چملہ میں جناب سپیکر، پانچ یونین کونسلز وہاں پہ فیمیل کالج نہیں ہے جناب سپیکر، تو میری یہی ریکویسٹ ہوگی جناب منسٹر صاحب سے کہ وہ اس چیز میں ذاتی دلچسپی لے لیں۔ Observations فنانس کی طرف سے آئی تھیں، وہ آپ کے ڈیپارٹمنٹ نے Read کر دیئے ہیں لیکن ذاتی دلچسپی کی ضرورت اسی لئے ہے کہ بہت بڑی لاگت آئی ہے، پورے علاقے میں کالج نہیں ہے اور مجھے امید ہے ان شاء اللہ کہ منسٹر صاحب ایک سیریس آدمی ہیں، ضرور ذاتی دلچسپی لیں گے اور جلد از جلد وہ جو پوسٹیں سینکشن ہوں گی جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: جی خلیق صاحب۔

مشیر برائے اعلیٰ تعلیم: جناب سپیکر صاحب، ان کا جو کوسچن ہے یا جو ان کی ریکویسٹ ہے وہ بالکل بجا ہے، اس پہ ہم میٹنگ میں بلوا لیتے ہیں، فنانس کو بھی بلا لیتے ہیں اور باقی جو کنسرنڈ ڈیپارٹمنٹس ہیں، ان کو بلا کر اس کو دیکھتے ہیں۔ چونکہ انہوں نے وزٹس کئے ہیں میرے ڈیپارٹمنٹ کے لیکن Directly انہوں نے مجھ سے اس پر بات As such نہیں کی تھی لیکن میں نے پھر بھی انسٹرکشنز دی ہوئی تھیں، یہ ہے کہ آگے کے لئے ان کے ساتھ اس Week میں Next week میں میٹنگ بلوا لیں گے، اس کے طرح کے باقی اور بھی کالجز ہیں جو کہ تیار ہیں لیکن یہ ہے کہ Handing/taking کے ایشوز ہیں، وہ میں نے Already اس پر میٹنگ بلوائی ہوئی ہے تو ان کا والا بھی شامل کر لیں گے اور ان شاء اللہ آگے کے لئے اس کا کوئی طریقہ کار بنا کے اس کی Handing/taking کر لیں گے ان شاء اللہ۔

جناب خوشدل خان (ایڈووکیٹ): انہوں نے جواب کا۔۔۔۔

جناب سپیکر: وہ انہوں نے کہا ہے کہ اس کا جواب دوبارہ لیں گے ڈیپارٹمنٹ سے، جیسے آپ نے فرمایا تھا ویسے ہی انہوں نے اس کو Accept کر لیا ہے۔ باقی کوسچنز Lapse ہو گئے، چونکہ وہ لوگ نہیں آئے۔ کوسچن نمبر 7039، محترمہ ریحانہ اسماعیل صاحبہ۔

* 7039 _ محترمہ ریحانہ اسماعیل: کیاوزیر اعلیٰ تعلیم ارشاد فرمائیں گے کہ:
(الف) آیا یہ درست ہے کہ پی ایچ ڈی داخلے کے لئے ایم ایس / ایم فل کی شرط ختم کی جاری ہے یا ختم کر دی گئی ہے؛
(ب) یہ فیصلہ کس بنیاد پر کیا جارہا ہے، آیا یہ پہلے سے گرے ہوئے تعلیمی معیار کو مزید تباہی کی طرف لے جانے کے مترادف نہیں ہے، اس سلسلے میں حکومت کی نئی پالیسی کیا ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟
جناب خلیق الرحمن (مشیر برائے اعلیٰ تعلیم): (الف) اس ضمن میں عرض ہے کہ پی ایچ ڈی میں داخلے کے لئے ایم ایس / ایم فل کی شرط ابھی ختم نہیں ہوئی۔ مزید برآں عرض ہے کہ ایچ ای سی نے اپنی چھتیسویں میٹنگ جو کہ مورخہ 12,13 جون 2020 کو منعقد ہوئی تھی، میں مذکورہ آئٹم ایجنڈا نمبر 6 پر رکھا ہوا تھا جس پر مذکورہ میٹنگ میں کوئی بحث نہیں ہوئی اور مذکورہ ایجنڈا آئٹم اگلی میٹنگ کے لئے ڈیفر کر دیا گیا۔ (میٹنگ کی روئیداد کی نقل فراہم کی گئی)۔ مزید برآں اس ضمن میں عرض ہے کہ ایچ ای سی کی اگلی میٹنگ مورخہ 21 اگست 2020 کو ہوئی ہے جس کا ایجنڈا ابھی تک موصول نہیں ہوا۔
(ب) مذکورہ آئٹم نمبر 6 کی بابت نئی پالیسی کے لئے جو جواز ایچ ای سی نے پیش کیا ہے۔(کاپی فراہم کی گئی)۔
محترمہ ریحانہ اسماعیل: شکریہ جناب سپیکر۔ جناب، یہ میں نے کوئسچن کیا تھا کہ پی ایچ ڈی کے لئے ایم فل اور ایم ایس کی شرط ختم کی جارہی ہے یا نہیں؟ تو اس میں جو جواب دیا گیا ہے کہ ایچ ای سی کی چھتیسویں میٹنگ جو 12,13 جون کو منعقد ہوئی آئٹم نمبر 6 پر رکھا گیا تھا لیکن یہ پھر ڈیفر کر دیا گیا تھا اگلی میٹنگ جو 21 اگست کو ہونی تھی جناب، مجھے یہ کوئسچن 28 اگست کو ملا ہے تو 21 اگست کا کیا Decision ہے یا کیا منٹس ہیں، وہ اس کے ساتھ نہیں ہے، Complete ہی نہیں ہے یہ Answer۔
جناب سپیکر: جی خلیق صاحب۔
مشیر برائے اعلیٰ تعلیم: اس پہ سپیکر صاحب، ہائر ایجوکیشن کمیشن چاہ رہا تھا کہ ہم جو پی ایچ ڈی ہے، اس کے لئے انرولمنٹ اگر کرتے ہیں تو اس میں یہ شرط ختم کر رہے تھے ایم فل والی اور ایم ایس والی تو اس پہ صوبوں کا بھی اعتراض آیا ہے، تو اس لئے اس کو ڈیفر کر دیا گیا تھا، ایک دفعہ ڈیفر ہوا ہے، دوبارہ پچھلی جب میٹنگ ہوئی اس میں بھی یہ ڈیفر کیا گیا اور ان شاء اللہ ہم بھی اس کے Against ہیں اور اس کو ہم جس

طرح یہ دوبارہ اگر آتا بھی ہے اس میں ہم ایچ ای سی سے اس پر ڈسکشن کر کے اس کو دوبارہ ہم ڈیفر ہی کروائیں گے اور ہم بھی اس کے Against ہیں جو کہ وہ چاہ رہے ہیں۔

جناب سپیکر: جی ریحانہ اسماعیل صاحبہ۔

محترمہ ریحانہ اسماعیل: جناب، اس کو کمیٹی میں ریفر کر لیں، وہاں سے بھی اس پر ڈسکشن ہو جائے گی تو ان کے لئے بھی آسانی ہو گی۔

جناب سپیکر: جب منسٹر نے ایشورنس دے دی ہے تو بس بات ختم ہو گئی۔

محترمہ ریحانہ اسماعیل: تو یہ بار بار جو ڈیفر ہو رہا ہے، میٹنگ میں ان کی ڈسکشن ہی نہیں ہو رہی۔

جناب سپیکر: کمیٹی کا تو یہ بنتا ہی نہیں ہے پھر، انہوں نے تو Resist نہیں کیا، وہ تو کہہ رہے ہیں جیسے آپ کہہ رہی ہیں ویسے ہی ہم کریں گے اس پہ، تو پھر ٹھیک ہو گیا۔ جی نگہت اور کزئی صاحبہ، سپلیمنٹری۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر صاحب، میں آپ کے توسط سے (تالیاں) ویلکم ویلکم ویلکم ویلکم، عاطف صاحب کو ہم ویلکم کہتے ہیں۔

(اس مرحلہ پر اراکین اسمبلی جناب عاطف خان اور جناب شکیل خان ایوان میں تشریف لے آئے)

جناب سپیکر: تو ساتھ شکیل صاحب کو بھی کہہ دیں نا۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: بڑی دیر کی مہربان آتے آتے (قہقہہ) شکیل صاحب، آپ کو بھی ویلکم ہے تمام اپوزیشن کی طرف سے۔

جناب سپیکر: چلیں۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جی سر، میں آپ کی وساطت سے، وزیر ہائر ایجوکیشن ہیں، میں ان سے، صرف انہی سے Related ہے جو ایجوکیشن کا سوال ہے، اس میں یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ جو کورونا کے اتنے بڑے واقعات ہمارے اوپر گزرے اور اس میں لوگوں کی تعلیم بہت زیادہ خراب ہوئی، سر، پہلے یہ ہوتا تھا کہ ایٹا کا جو ٹیسٹ ہوتا تھا اس کے Seventy نمبر ہوتے تھے اور جو ایچ ای سی کے نمبر ہوتے تھے۔

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: یہ سپلیمنٹری بنتا نہیں ہے۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: اچھا سر، پھر ایک کام کریں کہ اس کو پھر بھیج دیں کمیٹی کے پاس، میں آپ کی بات سمجھ گئی ہوں، تو آپ اس کو کمیٹی کے پاس بھیج دیں۔ چونکہ یہاں پہ آپ کی Rulings بھی آتی رہی

ہیں جس کو کوئی نہیں مانتا، یہاں ایشور نسز بھی آتی رہی ہیں کوئی نہیں مانتا، تو میرا خیال ہے کمیٹیاں بنی ہی اسی لئے ہیں کہ وہاں پہ ہمارے جو سوال و جوابات جو ہیں وہ Thoroughly جو ہے ان کو دیکھا جائے، اس میں ایک ایک چیز کا جو ہے، تو یہ رولنگ اور ایشورنسز ہمارا۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: خلیق الرحمان صاحب۔

<u>مشیر برائے اعلیٰ تعلیم</u>: سپیکر صاحب، اس میں یہ جو فیصلہ ہوتا ہے اس کا، وہ پی ایم ڈی سی کرتا ہے، It's not Higher Education Commission لیکن یہ ہے کہ اس پر بھی بات کی جا سکتی ہے اور چونکہ یہ پچھلے کئی سالوں سے اس پہ یہ Percentage والا جو ایشو وہ اٹھا ہوا ہے تو مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے، اگر اس پہ کمیٹی کی میٹنگ بلوانا چاہتی ہیں تو مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے اور ریحانہ اسماعیل صاحبہ کا جو کوئسچن ہے، اس پہ بھی مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے، اگر یہ چاہتی ہیں کہ اس کو ریفر کیا جائے کمیٹی میں، مجھے اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔

<u>Mr. Speaker</u>: The question before the House is that Question No. 7039 may be referred to the concerned Committee? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it my say ‘No’.

(The motion was carried)

<u>Mr. Speaker</u>: The ‘Ayes’ have it. The matter is referred to the concerned Committee. Question No. 7116, Mohtarma Rehana Ismail, Sahiba.

* 7116 _ <u>محترمہ ریحانہ اسماعیل</u>: کیا وزیر برائے اعلیٰ تعلیم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ بی ایس پروگرام یونیورسٹیوں سے الگ کر کے ڈگری کالجز کے حوالے کیا گیا ہے اور یونیورسٹیوں کو صرف ایم ایس، ایم فل اور پی ایچ ڈی کی اعلیٰ تعلیم حوالے کی گئی ہے؛

(ب) آیا یہ درست ہے کہ انٹرمیڈیٹ تک تعلیم ڈگری کالجز سے لے کر ہائر سیکنڈری سکول کے حوالے کرنے کا فیصلہ کیا ہے؛

(ج) اگر (الف) و(ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو اس پر اب تک کتنا عمل درآمد ہوا ہے اور یہ پراسیس کب تک مکمل ہوگا، تفصیل فراہم کی جائے؟

<u>جناب خلیق الرحمن (مشیر برائے اعلیٰ تعلیم)</u>: (الف) جی نہیں، یہ درست نہیں ہے کہ بی ایس پروگرام یونیورسٹیوں سے الگ کر کے ڈگری کالجز کے حوالے کیا گیا ہے۔ تعلیمی پالیسی 2009 میں ایسی

کوئی تقسیم نہیں ہے کہ بی ایس پروگرام کالجز کے حوالے کیا جائے گا۔(تفصیل ایوان کو فراہم کی گی ہے)
مزید برآں اس ضمن میں وضاحت کی جاتی ہے کہ صوبے کے 128 میل/فیمیل کالجز میں بی ایس پروگرام کے تحت تعلیمی سرگرمیاں جاری ہیں جو کہ متعلقہ یونیورسٹیوں کے ساتھ الحاق شدہ ہیں۔صوبہ میں کالجز کے علاوہ تمام جامعات میں بی ایس پروگرام جاری ہے (ایڈمیشن نوٹس کی کاپی فراہم کی گئی) صوبے کے تمام جامعات میں بی ایس پروگرام کے ساتھ پی ایچ ڈی وایم فل لیول پر تعلیم دی جاتی ہے۔
(ب) جی نہیں، البتہ تعلیمی پالیسی کے مطابق بارہویں جماعت تک تعلیم دینے کی ذمہ داری محکمہ ابتدائی و ثانوی تعلیم کی ہے جس پر تاحال عمل درآمد نہیں ہوا ہے اور اس وقت ہائر سیکنڈری سکولوں اور کالجوں دونوں میں بارہویں جماعت تک تعلیم دی جارہی ہے۔

<u>محترمہ ریحانہ اسماعیل</u>: جی، یہ دوسرا کوسچن میں نے بی ایس پروگرام کے متعلق کیا تھا کہ یہ یونیورسٹی سے الگ کر کے کالجز کے حوالے کیا جارہا ہے کہ نہیں؟ انہوں نے جواب میں پالیسی 2009 کا ذکر کیا ہے کہ اس میں کالجز اور یونیورسٹی دونوں کے پاس ہے، تو جناب، انہوں نے تو 28 کالجز کا ذکر کیا ہے لیکن منسٹر صاحب مجھے ایک کالج ایسا بتادیں کہ جس میں بی ایس کے تمام پروگرامز چل رہے ہوں کیونکہ ہمارے صوبے کی بچیوں کے ساتھ بہت زیادہ ناانصافی ہے۔ یہ کالجز میں یہ تمام پروگرام نہیں ہورہے تو اس سلسلے میں منسٹر صاحب یہ یقین دہانی تو کرادیں کہ یہ 128 میں تمام پروگرامز شروع کریں گے۔

<u>جناب سپیکر</u>: جی خلیق الرحمن صاحب۔

<u>مشیر برائے اعلیٰ تعلیم</u>: جناب سپیکر، ایسا ہے کہ یہ جو، انہوں نے دو باتیں کی ہیں، پہلا انہوں نے یہ کہا ہے کہ آیا یہ درست ہے کہ بی ایس پروگرام یونیورسٹیوں سے الگ کر کے ڈگری کالجز کے حوالے کیا گیا ہے کہ نہیں؟ اور یونیورسٹی کو صرف ایم فل اور ایم ایس اور پی ایچ ڈی کی اعلیٰ تعلیم کے لئے حوالہ کیا گیا ہے، تو ایسا کوئی As such نہیں ہے لیکن چونکہ آپ کے دور میں اگر آپ کو یاد ہو بی ایس پروگرام شروع کیا گیا تھا کالجز سائیڈ پہ اور وہ الحمدللہ کافی اچھے طریقے سے چل رہا ہے۔ اس میں یہ ہے کہ کچھ کالجز میں ایک پروگرام ہے تو دوسرے کالج میں دوسرا ہے، چونکہ سٹوڈنٹس کی تعداد بھی اتنی نہیں ہوتی ہے کہ سارے پروگرامز ایک کالج میں شروع کئے جائیں اور ساتھ ساتھ ایسا بھی نہیں ہو سکتا کہ سارے پروگرامز ایک کالج میں جب شروع کریں گے تو اس کے لئے سٹاف کی بھی ضرورت ہو گی اور سٹوڈنٹس کی بھی ضرورت ہو گی کہ

سٹوڈنٹس وہاں پر Available ہیں کہ نہیں ہیں؟ تو یہ ہے کہ جس طرح یہ کہہ رہی ہیں کہ ہر کالج میں بی ایس پروگرام شروع کیا جائے اور اس میں تمام پروگرامز ہوں تو وہ ممکن نہیں ہے ہمارے لئے، تھینک یو۔

جناب سپیکر: جی ریحانہ اسماعیل صاحبہ۔

محترمہ ریحانہ اسماعیل: جناب، منسٹر صاحب کو شاید سٹاف کا مسئلہ ہو گا، سٹوڈنٹس Available ہیں، ہم سے یہی ڈیمانڈ ہوتی ہے کہ کالجز میں شروع ہونا چاہیئے کیونکہ اس میں ایک فیس کا بھی بہت بڑا ایشو ہے، کالجز میں اگر فی سمسٹر چھ ہزار یا سات ہزار لئے جاتے ہیں تو یونیورسٹی میں پینتیس چالیس ہزار لئے جاتے ہیں، تو ہمارے صوبے کے اور یونیورسٹی میں Easily ہماری بچیاں جا بھی نہیں سکتیں تو ان کے لئے ہمارے صوبے میں یہ بی ایس پروگرامز کالجز میں شروع ہونے چاہیئں اور سٹاف کا جو مسئلہ ہے وہ انٹرمیڈیٹ، ایف اے / ایف ایس سی کی جو کلاسیں ہیں وہ کالجز میں ہیں تو اس کے لئے Already آپ ایڈمٹ کر رہے ہیں کہ پالیسی موجود ہے لیکن پالیسی پر عمل نہیں ہو رہا ہے، وہ ہائر سیکنڈری میں شفٹ کریں اور کالجز کو اس کے لئے فارغ کریں کہ یہ بی ایس پروگرامز یہاں پر شروع کرائے جا سکیں۔

جناب سپیکر: جی منسٹر صاحب۔

مشیر برائے اعلیٰ تعلیم: جناب سپیکر، یہ جو پالیسی کی انہوں نے بات کی ہے یہ 2009 کی پالیسی ہے Regarding this، یہ انٹرمیڈیٹ جتنے بھی وہ ہیں وہ ہائر سیکنڈری سکولز کے حوالے کئے گئے۔ چونکہ ہمارے کالجز لگ بھگ تین سو کالجز ہیں تو وہ اتنا آسان نہیں ہے، منہ سے کہنا آسان ہے لیکن یہ کہ اس کو شفٹ کرنا ہائر سیکنڈری سکولز میں، وہاں پر بھی اتنے ہائر سیکنڈری سکول نہیں ہیں تو وہ تو Possible نہیں ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ جو بی ایس پروگرام ہے اس کے لئے ہم نے کوئی تقریباً Nineteen hundred پوسٹیں ابھی اس اسمبلی نے سینکشن کی ہیں، وہ ہم نے Approve کر دی ہیں اور اس پر پراسیس شروع ہے لیکن یہ ممکن نہیں ہو گا ہمارے لئے کہ ہم ہر کالج میں بی ایس پروگرام شروع کر سکیں کیونکہ اس کا فائدہ بھی نہیں ہے، ہم چاہ رہے ہیں کہ اچھے طریقے سے، اچھے کوالٹی کے انسٹی ٹیوشنز ہوں جن میں یہ بی ایس پروگرام، کیونکہ صرف یہ بی ایس پروگرام نہیں ہے اس کے لئے ہمیں لیب بھی چاہیئے اور ساتھ باقی اس کا سسٹم بھی چاہیئے تو وہ اس وقت ہمارے پاس یہ Possible نہیں ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ اگر ہم اس طرح سارے کالجز میں بی ایس، سب کچھ، سارے کورسز شروع کر دیں تو پھر یونیورسٹیوں کا کیا ہو گا؟ یونیورسٹیز جو ہیں وہ Already بڑی مشکل میں ہیں، ان کو جو فیسز آ رہی ہیں وہ بھی

پھر آنا بند ہو جائیں گی، تو یہ کہ اس کا ہمیں بیلنس کرنا پڑے گا، بیلنس رکھنا پڑے گا اور ساتھ ساتھ ہمیں کوالٹی کی طرف جانا پڑے گا بی ایس پروگرام میں، چونکہ ابھی تک ہم نے صرف Quantity پر زیادہ کام کیا ہے، ابھی ہم جا رہے ہیں کوالٹی کی طرف، تو اس کے لئے ہمیں سٹاف بھی پورا کرنا ہے اور ساتھ ساتھ یونیورسٹیز اور کالجز کی جو Facilities ہیں، لیب ہوگی، باقی چیزیں، وہ بھی پوری کرنی ہیں، تو جوان کا ڈیمانڈ ہے وہ اس وقت پورا نہیں ہو سکتا۔

<u>جناب سپیکر:</u> جی بابک، سپلیمنٹری۔

<u>جناب سردار حسین:</u> جناب سپیکر، ایک تو منسٹر صاحب سے ریکویسٹ یہ کرنا ہو گی کہ تصویر آرہی ہے لیکن آواز نہیں آرہی ہے تو ذرا تیز بولیں تاکہ ہمیں پتہ بھی چلے کہ وہ کیا ریسپانڈ کرنا چاہ رہے ہیں؟ جو آہستہ آہستہ وہ بول رہے تھے جو میں نے سنا جناب سپیکر، کوالٹی پر ضرور ہمیں فوکس بھی کرنا چاہیئے اور ہمیں توجہ بھی دینی چاہیئے جناب سپیکر، لیکن جو ہم دیکھ رہے تھے کہ آؤٹ آف دی سکول جب ٹینڈرنگ ہوتی ہے یا سٹوڈنٹس ہوتے ہیں، مسئلہ ہمارا بالکل مختلف ہے، اگر ہم موازنہ کر رہے ہیں فارن کے ساتھ تو Definitely وہ فوکس کرتے ہیں کوالٹی پر، ہمارا تو مسئلہ یہ ہے کہ یونیورسٹیز جتنی بھی ہماری ہیں، جس طرح منسٹر صاحب نے خود فرمایا، وہ مالی طور پر بحران میں ہیں، شدید ترین بحران میں ہیں، جو ہمارے کالجز ہیں جناب سپیکر، دیکھیں Day by day پاپولیشن میں جو اضافہ ہو رہا ہے جناب سپیکر، ان تمام بچوں اور بچیوں کو Accommodate کرنا ہماری ذمہ داری ہے۔ بی ایس پروگرام ان کے حوالے کرنا چاہیئے، ان کو یہ نہیں دیکھنا چاہیئے Quality ensure ہوگی جب ہم Quantity کی فکر کریں گے جناب سپیکر، تو یہی ریکویسٹ ان سے ہوگی، بالکل یہ کر رہے ہیں لیکن جس رفتار سے، میں ابھی اگر ایلیمنٹری اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن کی مثال دے دوں، اسی بجٹ میں جو ہم نے Reflect کئے ہیں کہ ہم نے پرائمری سکول اتنے بنانے ہیں، پرائمری سے مڈل اتنے اپ گریڈ کرنے ہیں، اسی طرح مڈل سے ہائی اور ہائی سے ہائر سیکنڈری ہم نے اتنے اپ گریڈ کرنے ہیں لیکن میں یہ سمجھتا ہوں اور ہم دیکھ رہے ہیں جناب سپیکر، کہ اماؤنٹ کی حد تک تو ہم نے پانچ پرسنٹ ایلوکیشن نہیں رکھی ہے جناب سپیکر، تو مسئلہ یہ ہے کہ جو ہمارا Existing infrastructure موجود ہے، جس طرح آج اس کی سیکنڈ شفٹ کی بات ہو رہی ہے، ضرور، ہمیں یہ نہیں دیکھنا چاہیئے کہ یہ یونیورسٹیاں اب کیا کریں گی؟ ہمیں بی ایس پروگرام کو شروع کرنا چاہیئے، انٹرنیشنل جو اکیڈمک ہے ان کے لیول پر تو ہمیں آنا چاہیئے جناب سپیکر، تو یہی ریکویسٹ ان سے ہوگی

کہ سٹینڈنگ کمیٹی کے اجلاسوں میں تمام پارلیمانی لیڈرز کو، ایم پی ایز جو انٹرسٹ لیتے ہیں، خصوصی دعوت پر آپ بلائیں تاکہ جو بڑا مسئلہ بنا ہوا ہے ہمارے صوبے کا، مشترکہ طور پر ایک Collective wisdom کے ذریعے جناب سپیکر، ہم اس کا ایک حل نکال سکیں جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: تھینک یو، بابک صاحب۔ کوسچن نمبر 7078، جناب سراج الدین صاحب۔

* 7078 _ جناب سراج الدین: کیا وزیر برائے اعلیٰ تعلیم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ اس وقت صوبہ بھر میں سرکاری زنانہ و مردانہ پوسٹ گریجویٹ کالجوں اور ڈگری کالجوں میں ٹیچنگ کیڈر کے لیکچررز، اسسٹنٹ پروفیسرز، ایسوسی ایٹ پروفیسرز کی پوسٹیں خالی ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو صوبہ بھر میں مذکورہ کالجوں میں ٹیچنگ کیڈر کے لیکچررز، اسسٹنٹ پروفیسرز، ایسوسی ایٹ پروفیسرز کی منظور شدہ اور خالی آسامیوں کی ضلع وار تعداد بتائی جائے، نیز حکومت مذکورہ خالی آسامیوں پر کب تک تقرریاں کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب خلیق الرحمان (مشیر برائے اعلیٰ تعلیم): (الف) جی ہاں۔

(ب) اس ضمن میں عرض ہے کہ ڈائریکٹوریٹ آف کامرس اینڈ ڈائریکٹوریٹ آف ہائر ایجوکیشن لیکچررز، اسسٹنٹ پروفیسرز، ایسوسی ایٹ پروفیسرز کی منظور شدہ خالی آسامیوں کی تفصیل کی کاپی لف ہے۔ مزید یہ کہ محکمہ ہذا ان خالی پوسٹوں پر تقرریاں، پروموشن اور ریکروٹمنٹ بذریعہ خیبر پختونخوا پبلک سروس کمیشن کرے گا۔

(جدول الف): ڈائریکٹریٹ آف کامرس ایجوکیشن صفحہ نمبر 01

(جدول ب): ڈائریکٹریٹ آف ہائیر ایجوکیشن صفحہ نمبر 02 تا 03

جناب سراج الدین: شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ میں نے صوبے بھر میں سرکاری، مردانہ اور زنانہ کالجوں میں ٹیچنگ کیڈر کے لیکچرار تا اسسٹنٹ پروفیسر، ایسوسی ایٹ پروفیسر اور پروفیسر کی خالی آسامیوں کی تفصیل مانگی ہے جس کا جو جواب اس معزز ایوان کو فراہم کیا گیا ہے، اس کے مطابق اس وقت ڈائریکٹوریٹ آف کامرس میں لیکچرار، اسسٹنٹ پروفیسر، ایسوسی ایٹ پروفیسر اور پروفیسر کی کل تعداد 282 آسامیاں خالی ہیں جبکہ ڈائریکٹوریٹ آف ہائر ایجوکیشن میں لیکچرار، اسسٹنٹ پروفیسر، ایسوسی ایٹ پروفیسر اور پروفیسر کی مجموعی طور پر 707 آسامیاں خالی ہیں۔ جناب سپیکر صاحب، میرے ضلع باجوڑ کے کالجوں میں بھی ٹیچنگ سٹاف کی صورتحال انتہائی گھمبیر ہے، جبکہ صوبہ بھر میں اتنی بڑی تعداد

میں ٹیچنگ سٹاف کی کمی سے طلبہ اور طالبات کا قیمتی وقت ضائع ہو رہا ہے۔ میرا ضمنی سوال منسٹر صاحب سے یہ ہے کہ حکومت کب تک سرکاری کالجوں میں ٹیچنگ سٹاف کی ان خالی آسامیوں کو پر کرے گی؟

جناب سپیکر: جی منسٹر صاحب، خلیق الرحمان صاحب۔

مشیر برائے اعلیٰ تعلیم: جناب سپیکر صاحب، ایسا ہے کہ کچھ پراسیس پبلک سروس کمیشن کے تھرو ہوتا ہے، اس میں بھی ٹائم لگتا ہے، اس میں کافی زیادہ Pendency ہے اور ساتھ ساتھ انہوں نے جو بات کی ہے، بالکل بجا ہے ان کی بات کہ کالجز میں جتنی ہمیں Strength چاہیئے اس طرح ہے نہیں، کافی ہمارے پاس ویکنٹ پوسٹیں بھی ہوتی ہیں اور Specially ایشو ہے Newly merged areas کا، خاص کر اس کا یہ ایشو ہمیں آرہا ہے اور کافی عرصے سے یہ چلا آرہا ہے اور دوسرا مسئلہ یہ ہے کہ جو ہمارا جو ٹیچنگ سٹاف ہے اس کی کوشش یہ ہوتی ہے کہ وہ شہری علاقوں میں ہی رہے اور اس طرح کے Far-flung areas میں نہ جائے، تو ابھی ہم نے جو پالیسی بنائی ہے، ان شاء اللہ آپ دیکھیں گے 15 ستمبر کے بعد ہم نے کافی Placements کی بھی ہوئی ہیں اور بھی کریں گے لیکن اس میں کیا ہوتا ہے کہ جی ہمیں، جب بھی ہم اس طرح کی پوسٹنگز / ٹرانسفرز کرتے ہیں تو ہمیں ہمارے اپنے ہی کولیگز جو ہیں وہ بھی ہمارے ساتھ آکر بیٹھ کر ہمیں کہتے ہیں کہ جی دور جگہ ہے، آپ کیسے اس کو ادھر ٹرانسفر کر رہے ہیں؟ ہم نے خود سٹینڈ لیا ہوا ہے اس بات پہ، میری ریکویسٹ ہوگی اپنے کولیگز سے کہ اس میں ہمارے ساتھ وہ تعاون کریں، ان شاء اللہ تعالیٰ میری طرف سے آپ یہ تسلی رکھیں کہ آنے والے ٹائم میں آپ کو خالی کالجز نہیں ملیں گے، تقریباً زیادہ تر ان میں ٹیچنگ سٹاف پہنچ جائے گا۔ ساتھ ساتھ جو ہم نے، میں نے آپ کو بتایا کہ ہماری جو 19 ,18 hundred جو پوسٹیں ہیں وہ اسی لئے ہم نے Create کی ہیں کہ جو جو اس طرح کے کالجز، جہاں پر پوسٹ ویکنٹ ہے اور وہاں پر سٹاف نہیں پہنچ سکا، وہ بھی ان شاء اللہ یہی جو پوسٹیں ہم کریں گے یا ہم ایٹا کے تھرو کرنے جا رہے ہیں، اس کے بعد امید یہ ہے کہ یہ مسئلہ بھی حل ہو جائے گا۔ تھینک یو ویری مچ۔

جناب سپیکر: جی سراج الدین صاحب۔

جناب سراج الدین: سر، ہم بھی یہ امید کرتے ہیں منسٹر صاحب سے کہ وہ ہماری ان چیزوں کو مدنظر رکھ کر، جو ہمارے قبائلی اضلاع ہیں جو ابھی تک ہم ان چیزوں سے محروم ہیں تو منسٹر صاحب، ہماری درخواست ہے کہ ہمارے مسائل پر پوری توجہ دیں اور ہمارے ان مسائل کو حل کریں۔ شکریہ۔

جناب سپیکر: تھینک یو۔ کوسچن نمبر 7077، جناب سراج الدین صاحب۔

* 7077 _ جناب سراج الدین: کیاوزیر برائے اعلیٰ تعلیم ارشاد فرمائیں گے کہ:
(الف) فی الوقت صوبہ بھر میں محکمہ کے تحت اقلیتوں، معذوروں اور خواتین کی مخصوص نشستوں پر تعینات مستقل اور کنٹریکٹ ملازمین کی ضلع وار سکیل وار تفصیل فراہم کی جائے، نیزان میں سے گزشتہ پانچ سالوں کے دوران مذکورہ مخصوص نشستوں پر کتنے ملازمین تعینات ہوئے ہیں، تفصیل بھی ضلع اور سکیل وار بتائی جائے؟

جناب خلیق الرحمن (مشیر برائے اعلیٰ تعلیم): (الف) اس ضمن میں عرض ہے کہ فی الوقت محکمہ ہذا میں کوئی بھی بھرتی کنٹریکٹ بنیادوں پر نہیں کی گئی ہے۔اس کے علاوہ محکمہ ہذا نے فی الوقت اور گزشتہ پانچ سالوں میں متذکرہ مخصوص کردہ کوٹہ کے تحت جو بھرتیاں کی ہیں، ان تمام کی تفصیل کی فراہم کی گئی۔

(جدول الف): ڈائریکٹر آف کامرس ایجوکیشن صفحہ نمبر 14تا15

(جدول ب): ڈائریکٹوریٹ آف ہائیرایجوکیشن صفحہ نمبر 16تا24

(جدول ج): ڈائریکٹوریٹ آف آرکائیز صفحہ نمبر 25تا26

جناب سراج الدین: شکریہ جناب سپیکر صاحب، میں نے صوبہ بھر میں گزشتہ پانچ سالوں کے دوران اقلیتوں معذور اور خواتین کے کوٹے کے تحت بھرتی ہونے والے ملازمین کی سکیل اور ضلع وار تعداد کی تفصیل مانگی تھی لیکن جناب سپیکر صاحب، اس کا جواب اس معزز ایوان کو محکمے کی طرف سے فراہم کیا گیا ہے، اس کے مطابق جو صوبہ بھر کے مختلف اضلاع میں اقلیتوں معذور اور خواتین کے کوٹے کے تحت بھرتی ہونے ملازمین کی جو فہرست دی گئی ہے، اس فہرست میں کسی ایک بھی سابقہ قبائلی ضلع کا ذکر نہیں ہے، میرا ضمنی سوال اس حوالے یہ ہے کہ آیا محکمہ تعلیم کے ریکارڈ میں تاحال 'مرجڈ' اضلاع صوبے میں شامل نہیں ہوئے ہیں یا واقعی ان اضلاع میں گزشتہ پانچ سال کے دوران اقلیتوں معذور اور خواتین کے کوٹے کے تحت ایک بھی فرد بھرتی نہیں ہوا ہے؟ اس کی اگر منسٹر صاحب وضاحت کرلیں تو شکریہ۔

جناب سپیکر: جی خلیق الرحمان صاحب، وہ یہ کہتے ہیں کہ جو انہوں نے فہرست مانگی ہے اقلیتوں کی، معذور افراد کی، وہ توان کو مل گئی لیکن مرجڈ ڈسٹرکٹس کی فہرست نہیں ملی، تو وہ یہ کہہ رہے ہیں کہ کیا مرجڈ ڈسٹرکٹس ابھی تک محکمہ تعلیم کی نگاہ میں آئے ہیں کہ ان کو بھی اس کوٹے میں شامل کیا جائے۔

مشیر برائے اعلیٰ تعلیم: سپیکر صاحب، ایسا ہے کہ اگر یہ کوئسچن دوبارہ یہ Present کردیں تو پھر میں دوبارہ دیکھ لوں گا کیونکہ اب میرے پاس جو ریکارڈ ہے تو اس میں تو یہی ہے اور یہ ہے کہ اگر یہ کمیٹی ریفر کرنا چاہیں تو مجھے کوئی اعتراض بھی نہیں ہے اس پر، یہ کر بھی سکتے ہیں۔

جناب سپیکر: جی سراج الدین صاحب۔

جناب سراج الدین: سر، میں نے تو منسٹر صاحب کا جو جواب ہے، میں نے سنا نہیں صحیح طریقے سے۔

جناب سپیکر: وہ یہ کہتے ہیں کہ جو میرے پاس جواب تھا میں نے دے دیا اور اگر آپ چاہتے ہیں تو ہم اس کو کمیٹی کو ریفر کر دیتے ہیں۔

جناب سراج الدین: سر، تو یہی ہے نا، اس میں باجوڑ، جتنے بھی 'مرجڈ' اضلاع ہیں، ان کا ذکر ہے نہیں، تو ہم تو چاہتے ہیں کہ وہ کمیٹی کو ریفر کر لیں۔

Mr. Speaker: Okay. The matter before the House is that the Question No. 7077 may be referred to the concerned Committee? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Question No. 7077, referred to the concerned Committee.

غیر نشاندار سوالات اور ان کے جوابات

6944 _ صاحبزادہ ثناء اللہ: کیا وزیر برائے اعلیٰ تعلیم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ 01-01-2008 سے 31-12-2014 تک پشاور یونیورسٹی کے مختلف کیڈرز میں بھرتیاں ہوئی ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

(i) مذکورہ عرصہ کے دوران بھرتی شدہ ٹیچنگ اور نان ٹیچنگ کیڈرز سٹاف کی مکمل فہرست فیکلٹی وائز، ڈیپارٹمنٹ وائز بمعہ تعلیمی کوائف اور ڈومیسائل کے فراہم کی جائے؛

(ii) ان آسامیوں پر بھرتی کے لئے اخبارات میں دیئے گئے اشتہارات، یونیورسٹی اور ہائر ایجوکیشن کمیشن اسلام آباد کے بھرتی سے متعلق قواعد وضوابط کی کاپیاں بھی فراہم کی جائیں؟

جناب خلیق الرحمن (مشیر برائے اعلیٰ تعلیم): (الف) ہاں، یہ درست ہے کہ 01-01-2008 سے 31-12-2014 تک پشاور یونیورسٹی کے مختلف کیڈرز میں بھرتیاں ہوئیں ہیں۔

(ب) (i) مذکورہ عرصہ کے دوران بھرتی شدہ ٹیچنگ و نان ٹیچنگ کیڈرز کی مکمل فہرست فیکلٹی وائز بمعہ تعلیمی کوائف اور ڈومیسائل منسلک ہیں۔(تفصیل ایوان کو کی گئی)

(ii)ان آسامیوں پر بھرتی کے لئے اخبارات میں دیئے گئے اشتہارات کی کاپیاں لف ہیں جبکہ یونیورسٹی اور ہائر ایجوکیشن کمیشن اسلام آباد کے بھرتی سے متعلق قواعد و ضوابط کی کاپیاں بھی لف ہیں(تفصیل ایوان کو کی گئی)۔

6963 جناب عنایت اللہ: کیا وزیر برائے اعلیٰ تعلیم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ حکومت نے محکمہ ہذا کے لئے صوبائی سالانہ ترقیاتی پروگرام برائے مالی سال 2018-19 میں نئے اور جاری (Ongoing) منصوبوں کے لئے رقوم مختص کی ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو محکمہ ہذا کے ضمن میں مذکورہ مالی سال کے دوران پہلے سے جاری اور نئے منصوبوں کے لئے ضلع وار کتنی رقوم فراہم کی گئی ہیں، اس کی الگ الگ تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب خلیق الرحمن (مشیر برائے اعلیٰ تعلیم): (الف) جی ہاں، یہ درست ہے۔

(ب) محکمہ اعلیٰ تعلیم کے تحت پہلے سے جاری اور نئے منصوبوں کے لئے مختص رقوم کی تفصیلات منسلک ہیں۔(تفصیل ایوان کو کی گئی)

6983 جناب عنایت اللہ: کیا وزیر برائے اعلیٰ تعلیم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) اے پی ڈی سکیم نمبر 480 کوڈ نمبر 150042 Establishment of Sub-campus of UET at Dir Upper کب منظور ہوئی؟

(ب) مذکورہ سکیم پر اب تک لاگت و خرچ شدہ رقم اور مدت تکمیل کیا ہے، تفصیل فراہم کی جائے؛

(ج) مذکورہ سکیم کے لئے اس سال اے ڈی پی میں منظور شدہ رقم کتنی ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب خلیق الرحمن (مشیر برائے اعلیٰ تعلیم): (الف) اے پی ڈی سکیم نمبر 480 کوڈ نمبر 150042 Establishment of Sub-Campus of UET at Dir upper 15 ستمبر 2017 کو پی ڈی ڈبلیو پی فورم سے منظوری ہوئی جس کی کاپی لف ہے۔(تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی)

(ب) مذکورہ سکیم کے لئے محکمہ اعلیٰ تعلیم کی طرف سے اب تک 30 ملین روپے مہیا کئے گئے ہیں جبکہ مدت تکمیل جون 2020 تھی۔اس ضمن میں یہ بات قابل ذکر ہے کہ پراجیکٹ ڈائریکٹر کی تعیناتی نہ ہونے

کی وجہ سے سکیم پر پیش رفت تیزی سے نہیں ہو رہی اور اب تک رقم خرچ نہیں ہوئی، موزوں پراجیکٹ ڈائریکٹر کی تعیناتی ہوتے ہی تیزی سے کام شروع کر دیا جائے گا۔

(ج) اس ضمن میں عرض ہے کہ موجودہ سال 2019-20 میں سکیم کے لئے اے ڈی پی میں 30 ملین روپے مختص کئے گئے ہیں جس کی کاپی لف ہے۔(تفصیل فراہم کی گئی)

اراکین کی رخصت

<u>جناب سپیکر</u>: Leave application: جناب سلطان محمد خان صاحب، وزیر قانون، آج کے لئے، جناب محب اللہ خان صاحب منسٹر، آج کے لئے، سید احمد حسین شاہ صاحب ایم پی اے For five days, 31st August to 4th September; نوابزادہ فرید صلاح الدین صاحب، ایم پی اے آج کے لئے، فیصل امین گنڈاپور صاحب، ایم پی اے For five days, 31st August to 4th September; جناب اکرم خان درانی صاحب، ایم پی اے تمام سیشن کے لئے، جناب محمد زبیر صاحب، ایم پی اے، آج کے لئے، محترمہ ماریہ فاطمہ صاحبہ، ایم پی اے آج کے لئے، سردار رنجیت سنگھ صاحب، ایم پی اے آج کے لئے، جناب عبدالکریم صاحب، سپیشل اسسٹنٹ، آج کے لئے، صاحبزادہ ثناء اللہ صاحب، ایم پی اے آج کے لئے، ریاض خان صاحب، سپیشل اسسٹنٹ پبلک ہیلتھ، آج کے لئے، جناب ارشد ایوب خان صاحب، ایم پی اے آج کے لئے، سردار محمد یوسف صاحب، ایم پی اے آج کے لئے۔

Is this the desire of the House that the Leave may be granted?

(The motion was carried)

<u>Mr. Speaker</u>: The leave is granted.

<u>جناب سپیکر</u>: آئٹم نمبر 5 ڈیفر کرتے ہیں منسٹر کی ریکویسٹ کے اوپر۔ جی شوکت یوسفزئی صاحب۔

<u>جناب شوکت علی یوسفزئی (وزیر برائے محنت)</u>: سر۔

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی</u>: سپیکر صاحب، میر کلام خان کچھ بولنا چاہتے ہیں۔

<u>جناب سپیکر</u>: جی؟

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی</u>: میر کلام خان صاحب کو بھی ٹائم دے دیں۔

<u>جناب سپیکر</u>: میر کلام صاحب کو بھی ٹائم دیتے ہیں، جی۔

<u>وزیر برائے محنت</u>: سر، میں نے صرف ایک گزارش کرنی تھی کہ اس دن یہاں ہمارے معزز ممبر نے اس اسمبلی میں ایک بات کی اور وہ بات نہیں تھی بلکہ دھمکی تھی اس اسمبلی کو اڑانے کے حوالے سے، مجھے بڑا

افسوس ہے کہ اس چیز کو آپ نے بڑا Light لیا، میں نے اس دن نشاندہی بھی کی لیکن ابھی تک اس پر کوئی کارروائی مجھے نظر نہیں آئی، کل کوئی اور آ کر کہے گا کہ اس اسمبلی کو ہم نے اڑانا ہے۔

<u>جناب سپیکر</u>: کنڈی صاحب۔۔۔۔۔

رسمی کارروائی

<u>وزیر برائے محنت وافرادی قوت</u>: یہ جو انتہا پسندی کی لہر ہے سر، اس ملک کے اندر، میرے خیال سے یہ اس کی نمائندگی نہیں کرتی، یہ اس اسمبلی میں یہ جمہوریت کی نشانی ہے اور میرے خیال سے اس کے لئے قربانیاں تو ہم نے نہیں، جو سامنے بیٹھے ہیں، انہوں نے بھی دی ہیں، یہ بڑی مشکل سے اس ملک کے اندر جمہوریت آئی ہے اور جب ایک جمہوری ادارے کو یہاں آ کر دھمکی دینا کہ جی ہم بم سے اڑا دیں گے، واسکٹ پہن کے آئیں گے، یہ کونسا طریقہ کار تھا سر؟ میرے خیال سے اس کی ہم شدید مذمت بھی کرتے ہیں اور یہ ہمارے لئے ایک ناقابل برداشت بات ہے، میں سمجھتا ہوں کہ اس پہ صرف حکومت نہیں جو اپوزیشن کے لوگ بیٹھے ہیں جنہوں نے قربانیاں دی ہیں اس جمہوریت کے لئے، سب کو اس پر بات کرنی چاہیئے، کیوں ابھی تک اس پر ان کی پارٹیاں کیوں خاموش ہیں، کیوں ایسے لوگوں کو آپ ٹکٹ دیتے ہیں جو اسمبلیوں میں آ کے بموں کی بات کرتے ہیں؟ اس ملک میں Already ہم دہشت گردی سے گزرے ہیں جناب سپیکر، بہت تکلیف دہ عمل سے گزرے ہیں اور اس میں فاٹا اور ملاکنڈ ڈویژن اور اس کے علاوہ اور بھی بہت ساری جگہیں ہیں، پشاور کو دیکھیں بموں سے چور چور رہا، یہاں پہ ہر وقت دھماکے ہوئے، لوگ مرے، قربانیاں دی ہیں، پاکستان واحد ملک ہے جناب سپیکر، جہاں دہشت گردی کو شکست ہوئی ہے، اس پر اس عوام نے قربانیاں دی ہیں، پاک فوج نے قربانیاں دی ہیں، سیکیورٹی اداروں نے قربانیاں دی ہیں، یہاں کے بڑے آرام سے اگر ہمارا مسئلہ حل نہیں ہوتا تو جی ہم اسمبلی کو اڑا دیں گے، یہ کونسا طریقہ ہے؟ ہم کم از کم، میں تو اس چیز پر احتجاج کرتا ہوں اور جناب سپیکر، میں سمجھتا ہوں کہ جتنے بھی اسمبلی کے ممبران ہیں، اپوزیشن والے ہیں، سب کو چاہیئے کہ اس کی مذمت کریں اور آپ سے ہماری درخواست ہے کہ آپ اس پہ ایکشن لیں، اگر آپ اس پہ ایکشن نہیں لیتے ہیں جناب، تو میں تو احتجاج کروں گا کیونکہ یہ چیز، یہ جو ہے نا یہ جو عمل ہے، اس سے پوری دنیا میں پاکستان کی بدنامی ہو رہی ہے، یہ جو دہشت گردی تھی اس کے لئے تو میرے خیال سے جتنی قربانیاں اس قوم نے دی ہیں، آپ کسی بھی ملک کا کوئی حوالہ دے سکتے ہیں جہاں دہشت گردی ختم ہوئی ہو؟ یہ واحد ملک ہے جس نے دہشت گردی، آج اللہ کے فضل سے اس ایوان

میں آرام سے بیٹھے ہیں، لوگوں کا کاروبار شروع ہے سارے، ایک پرامن ماحول ملا ہے اور یہاں اس پرامن ماحول کو اس طرح کہ جی میری بات نہیں سنی جاتی اس لئے میں اس اسمبلی کو اڑادوں گا، یہ کسی کی جرات ہے سر، میں تو کہتا ہوں جناب سپیکر، کہ ہمیں تو اس میں خوف آرہا ہے، یہاں تو کوئی بھی آسکتا ہے، اس طرح تو ہمیں تو خوف آرہا ہے، مہربانی کی جائے یا تو Scanning شروع کی جائے جو لوگ دھمکیاں دے رہے ہیں، باقاعدہ سکین ہو کر اس اسمبلی میں آئیں ورنہ کم از کم جناب سپیکر، یہ سب یہاں اس لئے نہیں آتے، پوری قوم کی ہم نمائندگی کر رہے ہیں اور اس طرح ذاتی مقاصد کے لئے یہ جو انتہاپسندانہ ہم ایک بہت بڑا وہ پیش کرنے جارہے ہیں کہ اس اسمبلی میں بھی انتہاپسند بیٹھے ہیں تو جناب سپیکر، اس اسمبلی میں بہت سارے جمہوریت پسند بہت قربانیاں دی ہیں، قربانیوں کے بدلے یہ اسمبلیاں قائم ہیں اور جو بار بار پاک فوج کی طرف اشارہ کرتے ہیں، وہ قربانیاں دی ہیں انہوں نے، اس طرح ہم کسی کی قربانیوں کو ضائع نہیں ہونے دیں گے۔ جناب سپیکر، میری آپ سے گزارش کہ اس کے خلاف آپ ایکشن لیں۔

<u>جناب سپیکر:</u> تھینک یو جی، لطف الرحمان صاحب۔

<u>جناب لطف الرحمان:</u> شکریہ جناب سپیکر۔ جناب سپیکر، یوسفزئی صاحب نے جس طرف اشارہ کیا ہے، جو بات اس دن ہمارے ممبر صاحب نے کی ہے، میں سمجھتا ہوں اس بات کو کہ جذبات میں آکے اس نے اسمبلی کے اندر غلط الفاظ استعمال کئے ہیں جس پر میں بھی معذرت خواہوں اور اسمبلی جو ہے۔ (تالیاں) اب بحیثیت ایک پارلیمانی لیڈر کے جمیعت علماء اسلام کے میں پارلیمانی لیڈر کی حیثیت سے معذرت خواہوں کہ یہ الفاظ استعمال ہوئے جناب سپیکر، تھوڑا سا اس کا میں تھوڑا سا بیک گراؤنڈ بیان کر دوں کہ اس ممبر نے کوئی اس Context میں بات نہیں کی تھی جناب سپیکر، اور اس ممبر کا اپنا بیک گراؤنڈ بھی تھوڑا سا اسمبلی کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں تاکہ ممبران اس کو صحیح معنوں میں سمجھ سکیں اس بات کو، ان کے علاقے کے مسائل ہیں جو انہوں نے اپنے فلور پہ خود بیان کئے جناب سپیکر، لیکن وہ ایک رونا رو رہا ہے کہ کہیں پر بھی ہماری شنوائی نہیں ہوتی جناب سپیکر، اور وہ آکر آج اسمبلی میں بھی ہماری وہ شنوائی نہ ہو تو وہ جذبات میں بہہ کے اس میں اپنی علاقائی جیسی سیاست میں ہم کبھی کرکٹ کی اصطلاحات کو استعمال کرتے ہیں انہوں نے اپنے علاقے میں جو ماحول تھا وہ اصطلاح استعمال کی جناب سپیکر، لیکن اس کے اپنے جو مسائل ہیں اپنے علاقے کے، وہاں پہ جوان کے پرابلمز ہیں جناب سپیکر، ان کو ایڈریس کرنا اس کی ذمہ داری ہے اور حکومت کو اس کو سنجیدگی سے لینا چاہیئے کیونکہ اس علاقے کے مسائل ہمارے اسی کے پی کے کا مسئلہ

ہے، وہاں کا جو ماحول ہے اس کو ٹھیک کرنا یہ ہماری حکومت کی ذمہ داری ہے، وہاں کے مسائل حل کرنا ہماری حکومت کی ذمہ داری ہے جناب سپیکر، لیکن جب ہم اسمبلی میں کھڑے ہو کے جب ہم احساس محرومیت کی بات کرتے ہیں، جب ہم یہ بات کرتے ہیں کہ اگر آپ احساس محرومی دلائیں گے تو پھر ظاہر ہے پھر نفرتیں جو ہیں، وہ ان کا بیج بو یا جائے گا جناب سپیکر، ہم نے نفرتیں نہیں پیدا کرنی ہم نے محبت پیدا کرنی ہے جناب سپیکر، ہمارا صوبہ جس دہشت گردی کے ماحول سے گزارا ہے جناب سپیکر، اس کو اگر ہم نے امن کی طرف اس کو لے جانا ہے تو محبت اور بھائی چارے کی وجہ سے ہم نے اس کو لے جانا ہے اور ہمیں یہ احساس دلانا ہے کہ ہم ایک ہیں اور اس صوبے کو ہم نے پر امن بنانا ہے تو اس کے لئے ہم نے تمام لوگوں کو یہ اعتماد دلانا ہے، احساس دلانا ہے کہ ہم آپ کے ساتھ کھڑے ہیں، ہم آپ کے مسائل کو، اس پہ ہمیں تکلیف بھی ہے، درد بھی ہے اور اس کو حل بھی کرنا چاہتے ہیں جناب سپیکر، یہ احساس ان کے دلوں تک پہنچنا چاہیئے کہ وہ یہ سمجھ سکیں کہ واقعی ہم کو اس صوبے کے لوگ سمجھا جا رہا ہے، اس میں شمار کیا جا رہا ہے اور ہمارے مسائل کو مسائل سمجھا جا رہا ہے اور ہمارے مسائل کو اپنا مسئلہ سمجھ کے وہ حل کرنا چاہتے ہیں جناب سپیکر۔ دوسری بات یہ ہے کہ یہ جو عصام الدین جو ہماری صوبائی اسمبلی کا ممبر ہے جناب سپیکر، اس کے والد ایم این اے تھے جناب سپیکر، اور ان کو ٹارگٹ کلنگ کے تھرو اس کو شہید کیا گیا ہے جناب سپیکر، اور وہ ہمارے ایم این اے تھے جناب سپیکر، اور کس پاداشت میں اس کو سزا ملی ہے؟ وہ اس پاداشت میں سزا ملی ہے کہ چونکہ جمیعت علماء اسلام نے اپنے علاقے میں Militancy کے خلاف جو ایک اپنا پروگرام رکھا ہوا تھا اور اس پروگرام کا پرچار وہ شخصیت کر رہی تھے اس پورے علاقے میں اور اس پرچار اور اس پاداشت میں اس کو سزا ملی کہ اس کو ٹارگٹ کلنگ میں شہید کیا گیا ہے جناب سپیکر، ہمارے بہت سارے لوگ ٹارگٹ کلنگ میں شہید ہوئے ہیں جناب سپیکر، ہمارے پارلیمنٹیرین شہید ہوئے ہیں۔ اسی طرح ہماری دوسری جماعتیں جو یہاں پہ اسمبلی میں موجود ہیں، ان کے پارلیمنٹیرین شہید ہوئے ہیں، ان کے بڑے بڑے لوگ شہید ہوئے ہیں، ہمارے بہت سارے علماء اس میں شہید ہوئے ہیں جناب سپیکر، اور خود مولانا فضل الرحمان پہ تین حملے ہو چکے ہیں جناب سپیکر، کس پاداشت میں جناب سپیکر، کیونکہ ہم پاکستان، پاکستان کے آئین، پاکستان کی جمہوریت، اس کی بقاء، اس کی سالمیت کی بات کرتے ہیں اور اس کی پاداشت میں وہ سزائیں ملی ہیں جناب سپیکر، اور وہ جو کوئٹہ میں حادثہ ہوا اور جو بم بلاسٹ مولانا فضل الرحمان صاحب پہ کیا گیا جناب سپیکر، اور ہر بم بلاسٹ میں جو تین حملے ان پہ ہوئے ہیں، اس میں کتنے

لوگوں کی جانیں گئیں اور کتنے لوگ اس میں شہید ہوئے جناب سپیکر، ہمارے مولانا عبدالغفور حیدری صاحب جو ہمارے پارلیمنٹیرین، ان پہ حملہ ہوا، بلوچستان میں چالیس لوگ اس کے ساتھ شہید ہوئے جناب سپیکر، تو ہم نے تو بہت ساری قربانیاں دے کر ہم اس ملک کی بقاء کے لئے اس ملک کی سالمیت کے لئے، اس ملک کی جمہوریت کے لئے، اس ملک کے آئین کی بقاء کے لئے ہم نے قربانیاں دی ہیں جناب سپیکر، تاکہ یہ ملک صحیح راستے پر چل سکے اور صحیح جمہوری راستے پہ چل سکے جناب سپیکر، آئین کے تحت اس ملک کو چلایا جائے جناب سپیکر، تو اگر کوئی جذبات میں آ کے کوئی رونا رو لے، وہ بھی اس کا بیٹا جو خود اسی مسئلے کی وجہ سے اس کا شکار ہوا ہے جناب سپیکر، تو میں سمجھتا ہوں کہ تھوڑا سا ہمیں بھی حوصلہ ہونا چاہیئے اور ٹھیک ہے اگر اس نے غلط الفاظ ادا کئے، میں خود بھی ان کو کہوں گا کہ وہ فلور پہ کھڑے ہو کے اس پہ معذرت کریں اسمبلی سے لیکن مقصد یہ ہے کہ تھوڑا سا ہمیں بھی احساس ہونا چاہیئے، ان معاملات کو سمجھنا چاہیئے، اس کو سننا چاہیئے، اگر وہ ایک علاقے کی نمائندگی کر رہا ہے تو وہ اگر اپنے مسائل کو بیان کرنا چاہتا ہے تو اس کو بھی ہم نے تھوڑا سا سنجیدگی سے جناب سپیکر، لینا ہوگا۔ تو یہ میری گزارشات تھیں اور اس دن جناب سپیکر، آپ نے یہاں پہ مجھے کہا کہ میں آپ کو فلور دوں گا، شوکت یوسفزئی صاحب کو آپ نے فلور دیا، شوکت یوسفزئی صاحب کو تو ہم کچھ نہیں کہہ رہے تھے، وہ جو کچھ کہنا چاہتے تھے اس کی اپنی پارٹی کی طرف سے جو بھی بات کرنا چاہتے تھے، ہمیں اس پہ کوئی اعتراض نہیں تھا جناب سپیکر، لیکن وہ طیش میں آ کے ہمیں جو کچھ سنا رہے تھے، وہ میں سن رہا تھا اور ہم میں حوصلہ جناب سپیکر، ہوتا ہے اور روایات کے خلاف وہ تقریر ہو رہی تھی جناب سپیکر، کہ جب بحث اگر اپوزیشن اپنی کمپلیٹ کر لے تو اس کا جواب حکومت کو دینا ہوتا ہے، ہر آدمی اس کا جواب نہیں دیتا، حکومت ایک ہی دفعہ جواب دیتی ہے۔ (تالیاں)
اور وہ مفصل جواب ہوتا ہے جناب سپیکر، تو روایات کے مطابق ہماری بات سنی جاتی۔ میں صرف اتنی گزارش کر رہا تھا اور میں نے کچھ نہیں کہا تھا اور شوکت یوسفزئی صاحب کہہ رہے تھے کہ اسلام خطرے میں پڑ جاتا ہے اور فلاں ہو جاتا ہے اور فلاں ہو جاتا ہے، تو جناب سپیکر، میری گزارش ہے کہ اگر یہاں پہ حکومت آپ لوگوں کی ہوگی تو پھر ہمیں خدشہ تو اسلام کا ہوگا اور جو قانون سازیاں ہو رہی ہوتی ہیں تو ہمیں تو وہ Watch کرنا ہوتی ہیں، تو ہم تو صرف آپ کو، آپ کی بات پہ اعتراض نہیں تھا، ہم تو اپنی بات بیان کرنا چاہتے تھے کہ ہماری بات سن لیں پھر بے شک آپ اس پہ تفصیل سے جواب دیں جناب سپیکر، تو یہ اس دن بھی گزارش کرنا چاہتا تھا، ہماری گزارش کوئی سن نہیں رہا تھا تو احتجاجاً ہمیں واک آؤٹ کرنا پڑا جناب

سپیکر، تو آپ سے بھی گزارش ہے جناب سپیکر، کہ آپ کسٹوڈین ہیں اس اسمبلی کے اور آپ، جب روایات ہیں اس اسمبلی کی تو اگر ہم اس پہ چلیں، ہم نے تو آپ کے ساتھ بیٹھ کے، حکومت کے ساتھ بھی بیٹھ کے ہم نے اسمبلی کی بات کی کہ ہم اسمبلی کو ان شاء اللہ پر سکون طریقے سے، Smooth طریقے سے روایات کے مطابق، کلچر کے مطابق ہم چلانے کی کوشش کریں گے جناب سپیکر۔

<u>جناب سپیکر</u>: تھینک یو۔

<u>جناب لطف الرحمان</u>: تو یہ مہربانی ہو گی ہمارے ساتھ کہ ہماری بات سنی جائے کم از کم میں۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: میں صرف اتنا عرض کر دوں کہ اس دن۔۔۔۔۔

<u>جناب لطف الرحمان</u>: اس وقت جناب سپیکر، ایک بات آخر میں، اس وقت میں اپوزیشن لیڈر درانی صاحب کی بھی نمائندگی کرتا ہوں، اپنی پارٹی کا بھی پارلیمانی لیڈر ہوں، اس کی بھی نمائندگی میں کرتا ہوں جناب سپیکر، تو کم از کم ہماری گزارشات تو سنا کریں پھر اس کے بعد جو بھی جواب حکومت دینا چاہے وہ ضرور دے جناب سپیکر۔

<u>جناب سپیکر</u>: اصل میں اس دن پندرہ پوائنٹس آف آرڈر تھے، دو منسٹر سے Related تھے، شوکت یوسفزئی صاحب اپنے ڈیپارٹمنٹ سے Related جو تھے مائنز، لیبر کا وہ جواب دے رہے تھے اور دوسرے اپنالاء منسٹر باقیوں کے دے رہے تھے تو ادھر سے بابک صاحب کا بھی پریشر تھا کہ پندرہ بیس منٹ رہ گئے تھے ٹوٹل اس ٹائم میں اور ایجنڈے پہ بحث ہی نہیں ہو پا رہی تھی تو پھر ہم نے فلور منسٹرز کو دے دیا تھا دونوں کو کہ آپ ان کا جواب دے دیں، تو وہ بات تھی ورنہ آپ کو میں ہمیشہ ٹائم دیتا ہوں جی، پہلے کامران صاحب نے ہاتھ اٹھایا تھا، پھر نگہت بس مختصر کریں تاکہ آگے ایجنڈے پہ۔

<u>جناب کامران خان بنگش (معاون خصوصی برائے بلدیات)</u>: شکریہ مسٹر سپیکر سر، آپ کا شکریہ اور لطف الرحمان صاحب انتہائی نفیس انسان ہیں، انہوں نے معذرت بھی کر لی لیکن بات کو تھوڑا سا سمجھنے کی ضرورت ہے۔ جو شوکت یوسفزئی صاحب نے بات کی کہ یہاں پہ انہوں نے کسی سیاسی جماعت کی بات نہیں کی، یہاں پہ سب سیاسی جماعتوں نے، خیبر پختونخوا کے عوام نے قربانیاں دیں، یہاں پہ بہت مشکل وقت دیکھا صوبے نے، ہمارے مدارس کے بچے بھی شہید ہوئے، ہمارے سکولوں کے بچے بھی شہید ہوئے، میں صرف اگر پشاور کی بات کروں تو پشاور میں کوئی ایسا ہفتہ نہیں گزارا جہاں پہ پشاور میں دھماکہ نہ ہو، ہم بڑا Suffer کر چکے ہیں۔ انہوں نے بات کی کہ جی جذبات میں اگر آپ مسٹر سپیکر، محرومی کو بنیاد

بنا کر جذبات میں آپ ایسے الفاظ بیان کرتے ہیں اور وہ بھی وہاں پہ اس فورم میں جو پورے صوبے کا نمائندہ جرگہ ہے، جو پورے صوبے کا ایک نمائندہ فورم ہے، آپ وہاں پہ اگر ایسی بات کرتے ہیں، اس وقت بھی سپیکر صاحب، ہم نے نشاندہی کی، ہم نے کہا کہ ان الفاظ کو حذف کیا جائے، جو جذبات ہیں، وہ عوامی نمائندے جذبات کو سنبھال کر رکھیں وہ ان جذبات کو اچھے طریقے سے Represent کرتے ہیں جیسے لطف الرحمان صاحب نے ابھی بات کی، اگر آپ محرومی کو بنیاد بناتے ہیں تو پھر تو جو Militants ہیں وہ بھی یہی کہتے ہیں کہ ہم محروم ہیں، آپ کے پاس اسمبلی کا فلور ہے، آپ یہاں پہ آواز اٹھائیں، آپ اپنا پوائنٹ ریکارڈ کرائیں، آپ حکومت کے نمائندوں کے ساتھ، ہم تو بیٹھے ہوتے ہیں، تین تین گھنٹے یہاں پہ تقریریں سنتے ہیں، ہم تو ان باتوں کو سنتے ہیں، لکھتے ہیں اور پھر جواب دیتے ہیں۔ یہاں پہ روایات کی جو بات ہوتی ہے، جب ہم بات کرتے ہیں تو آپ کہتے ہیں کہ روایات یہ نہیں ہیں، جب آپ خود بات کرتے ہیں تو پھر روایات آپ بھول جاتے ہیں، کیا یہ روایات ہیں کہ آپ صوبائی اسمبلی کے فلور پہ ایسے الفاظ بیان کریں، کیا یہ روایات ہیں کہ پوری دنیا کا میڈیا آپ کا مذاق اڑانا شروع کر دے؟ میں قدر کی نگاہ سے دیکھتا ہوں، یہ پوری اسمبلی قدر کی نگاہ سے دیکھتی ہے۔ جو انہوں نے قربانیوں کی بات کی ہے جو ان کے والد صاحب اگر ٹارگٹ کلنگ میں شہید ہوئے ہیں، ہم ان کی بھی قربانی کو قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں لیکن کیا مسٹر سپیکر، یہ ان کی قربانی کا ازالہ ہے یا آپ جو Militants ہیں ان کے نظریئے کو Further strengthen کر رہے ہیں؟ اس بات کو دیکھا جائے مسٹر سپیکر، اور میں بطور ایک پختون، بطور ایک عوامی نمائندہ میں یہ سمجھتا ہوں کہ ہماری روایات سب سے زیادہ مضبوط ہیں، پختونوں کی، پختونخوا کی روایات، ہماری سیاسی روایات ہیں، ہماری شرعی روایات ہیں، ہم ان سے بالکل قطع نظری نہیں کرتے لیکن مسٹر سپیکر، کیا یہ روایات جو یہ لوگ جس روایت کی داغ بیل ڈال رہے ہیں، کیا یہ درست ہے، اس اسمبلی کے فلور پہ یہ بتا دیا جائے اس اسمبلی کے فلور پہ، ریکارڈ میں ایسی باتیں ہیں جو کہ اس سائیڈ سے ہوئی ہیں، وہ بھی دیکھ لی جائیں کہ کیا ہم جو روایات ہیں، جو ہمارے آباء واجداد نے جو اس مقدس ایوان میں جو جو قربانیوں کی بات ہوتی ہے، کیا ہم ان کو Follow کر رہے ہیں یا اس سے ہم Divert ہو رہے ہیں؟ مسٹر سپیکر، اس بات کو دیکھا جائے اور اگر یہ بات کسی بھی سائیڈ سے ہوتی ہے یا یہ ٹریژری بنچز سے ہوتی ہے یا اپوزیشن بنچز سے، اس کا مداوا ضروری ہے مسٹر سپیکر، تاکہ آئندہ کے لئے اس طرح کے واقعات پیش نہ آئیں۔ میں، لطف الرحمان صاحب نے جو باتیں کی ہیں، ان کو Fully endorse کرتا ہوں، ان کی پارٹی نے بھی بڑی قربانیاں دی ہیں، ہر جماعت

نے یہاں پہ دی ہیں، ہر پختونخوا کا شہری اس دور سے گزرا ہے، اس ذہنی کوفت سے گزر چکا ہے لیکن ہم جذبات کو بنیاد بنا کر، ہم اصطلاحات کو بنیاد بنا کر اس چیز کو ہم نہ Endorse کر سکتے ہیں اور نہ آئندہ کے لئے اس چیز کو برداشت کر سکتے ہیں۔ تھینک یو، مسٹر سپیکر۔

جناب سپیکر: تھینک یو۔ نگہت اورکزئی صاحبہ، دو منٹ لے لیں اور پھر، اچھا میں دیتا ہوں، نگہت صاحبہ۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: تھینک یو جناب سپیکر صاحب، میرے بعد بابک صاحب بات کر لیں، پھر آپ ممبر کو دے دیں۔ جناب سپیکر صاحب، یہاں پہ بڑی روایات کی بات ہوئی، یہاں پہ رسومات کی بات ہوئی، یہاں پر کلچر کی بات ہوئی، جناب سپیکر صاحب! میرے خیال میں 2002 سے آپ بھی اس اسمبلی میں ہیں، ہم نے وہ دور بھی دیکھا ہے، ہم نے پھر اے این پی اور پیپلز پارٹی کا دور بھی دیکھا ہے، وہ کیا خوب روایات تھیں، وہ پختون روایات ان کو کہتے ہیں، روایات وہ نہیں ہیں کہ آپ عورت کو تھپڑ مار دیں، عورت کو گالی دے دیں، تو یہ روایات یہاں سے نہیں ہوئیں وہاں سے ہوئی ہیں۔ دوسرا میں آتی ہوں اپنے پوائنٹ کی طرف کہ جو فاضل ممبر نے جو باتیں کی ہیں، ہم اس کی مذمت کرتے ہیں لیکن جناب سپیکر صاحب، جب آپ ایک شخص کو دیوار کے ساتھ لگا دیں گے تو وہ بندہ کیا کرے گا؟ ہم یہ بھی سمجھتے ہیں کہ آپ اس دور میں ابھی ننھے بچے ہوں گے کہ جب بشیر بلور صاحب شہید اور ان کے ساتھ میاں صاحب جو کہ اپنے اکلوتے بیٹے کو دہشت گردی کی نذر کر چکے تھے، اسی ہاؤس میں اسرار اللہ گنڈاپور، اسی ہاؤس میں اکرام اللہ گنڈاپور اور اسی جگہ پر بیٹھے ہوئے بہت سے لوگوں کو شہید کیا گیا، بے رحمی سے قتل کیا گیا، ہم نے خود اپنے ہاتھوں سے لاشیں اٹھائی ہیں ایک عورت ذات ہونے کی حیثیت سے، آپ تو اس وقت بچے ہوں گے کہیں سکول میں پڑھ رہے تھے، ہم لوگوں نے لاشیں اٹھائی ہیں لیکن دہشت گردی کا سبق ہمیں نہ دیں، مہربانی کریں یہ دیکھیں کہ فاضل ممبر جو ہے، جب آپ کلاس فور سارے لے جائیں گے، بی آر ٹی میں آپ دو ہزار لوگوں اپنے علاقے سے بھرتی کر لیں گے، اسی طرح لوکل گورنمنٹ میں آپ اپنے بندے بھرتی کر لیں گے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: نگہت بی بی، آپ پلیز ٹریک سے ہٹ رہی ہیں، To the point آئیں تاکہ میں آگے چلا لوں۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: نہیں جناب سپیکر صاحب، سر، میں اس کی مذمت کرتی ہوں، میں اس کی مذمت کرتی ہوں۔

جناب سپیکر: بس ہو گئی مذمت۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: کسی بندے کو اتنا مجبور نہ کیا جائے، یہ الفاظ اس اسمبلی میں کہنے کے نہیں ہیں، میں اس کو Endorse کرتی ہوں لیکن بات یہ ہے کہ آپ بھی مہربانی کر کے اس اپوزیشن کو بھی تو گلے سے لگا لیں جو کہ آپ کے اسمبلی کے بلوں کو پاس کرتی ہے، جو آپ کے ساتھ مل کر بیٹھ کر آپ کی اسمبلی کی کارکردگی کو بہتر بناتی ہے، اس کے باوجود ہمیں کیا ملتا ہے، ہمیں کیا ملتا ہے؟

جناب سپیکر: ضیاء اللہ بنگش صاحب، پھر بابک صاحب، ضیاء اللہ بنگش صاحب، بس اس کو ختم کرتے ہیں، بڑی باتیں ہو گئیں اس پر، شارٹ بات کریں، دو منٹ، دو منٹ بس۔

جناب ضیاء اللہ خان (مشیر برائے انفارمیشن ٹیکنالوجی): جناب سپیکر! نگہت صاحبہ نے ایک بات کی، میں اسی بات کو آگے لے کر جاؤں گا۔۔۔۔

جناب سپیکر: دے رہے ہیں آپ کو ٹائم۔

مشیر برائے انفارمیشن ٹیکنالوجی: جو ممبر نے اس دن بات کی تھی، وہ کسی کلاس فور کے بارے میں نہیں تھی، یہ آپ کو پتہ ہونا چاہیئے کہ یہ بات کسی کلاس فور کے بارے میں نہیں تھی یا اس کے حلقے کے بارے میں نہیں تھی کہ حلقے میں یہ ہو رہا ہے، بلکہ جناب سپیکر، اس دن جو بات ہوئی تھی وہ بات یہ تھی، ہمارے ممبر صاحب نے، دو معزز اداروں کو ٹارگٹ کیا، ایک تو ہماری آرمی کو ٹارگٹ کیا، ان کو پتہ ہے کہ آرمی کس طریقے سے اس پورے ملک میں، اس پورے ملک میں کس طریقے سے قربانی دے رہی ہے۔

(شور)

جناب سپیکر: آپ کو موقع دوں گا، میں آپ کو موقع دوں گا، میں آپ کو موقع دیتا ہوں۔

مشیر برائے انفارمیشن ٹیکنالوجی: جناب لطف الرحمان صاحب، آپ نے کہا کہ قربانی آپ لوگوں کی ہے، قربانیاں تو آرمی نے بھی دی ہیں، قربانیاں تو ہماری فورسز نے بھی دی ہیں، تو سب نے قربانی دی ہے تو پھر ہم انہی قربانیوں کو لے کر یہ کہیں کہ جی ہماری پارٹی نے قربانیاں دی ہیں تو یہ غلط ہے سر، اگر وہاں پر وہ اس علاقے میں جہاں پر سیکورٹی کے معاملات بہت سخت ہیں، وہاں پر اگر آپ کو کہ آپ گن کے ساتھ اگر وہاں جا رہے ہوں اور آپ کو وہ کہتے ہیں کہ جی اس معزز ادارے میں آپ اس گن کے ساتھ نہیں آ سکتے تو اس میں کوئی بری بات تو نہیں ہے، ہم اگر سی ایم ہاؤس جا رہے ہیں یا ہم اگر گورنر ہاؤس یا اگر ہم پی ایم ہاؤس جا رہے ہیں تو ہمیں بھی وہ ہمارے گارڈز کو باہر روک دیا جاتا ہے۔ بات نگہت صاحبہ، بات کلاس فور کی نہیں

ہے، بات یہ ہے کہ وہاں پر وہ آرمی کو یا ہماری سیکورٹی فورسز کو ٹارگٹ کیا جا رہا ہے، اس کے بعد اگر آپ کے حلقے کا ایک مسئلہ ہے تو آپ اپنے حلقے کا مسئلہ بلکہ میں تو مسئلہ سمجھتا ہی نہیں ہوں، وہ تو آپ کے حوالے سے بات ہے، آپ کی اپنی حفاظت کے حوالے سے بات ہے، جب آپ اپنی حفاظت کو وہاں سے لے کر یہاں پر آپ اس کو کہیں کہ جی میں اپنے آپ سے بم باندھ کر اور میں اس اسمبلی کو اڑا دوں گا تو یہ کہاں پر ہے کہ جی ایک اسمبلی کو آپ جس اسمبلی میں بیٹھ رہے ہیں، اگر آپ اس اسمبلی میں آئے ہوئے ہیں تو وہ بھی ہماری ان فورسز کی وجہ امن وامان کی وجہ سے آپ یہاں پر آج بیٹھے ہوئے ہیں، تو آپ کیسے وہ کہہ سکتے ہیں کہ میں اس اسمبلی کو اڑا دوں گا؟ جناب سپیکر، اس حوالے سے میں ایک قرار داد مذمت لے کر آیا ہوں اور اب میں آپ سے اجازت چاہوں گا کہ میں یہ مذمتی قرار داد پیش کروں تمام اپنے ممبرز کے حوالے سے میں یہ قرارداد سر، اگر آپ کی اجازت ہو تو میں یہ قرار داد پیش کرتا ہوں کیونکہ اس طرح کے اگر واقعات، اس طرح اگر ہر بندہ یہاں پر آکر سپیچ کرتا رہے تو یہ تو نہیں ہے (شور) جناب سپیکر، (شور) جناب سپیکر، یہ اسمبلی (شور) جناب سپیکر، مجھے اجازت دی جائے کہ میں یہ قرارداد مذمت پیش کروں۔

<u>جناب سپیکر:</u> ذرا ان کو وضاحت کا موقع تو دے دیں ناں۔

(شور)

<u>جناب سپیکر:</u> بابک صاحب۔

<u>جناب سردار حسین:</u> (محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی سے) مجھے ایک دومنٹ موقع دیں، میں بات کرتا ہوں پھر آپ کر لیں۔ شکریہ جناب سپیکر، جناب سپیکر! میرے خیال میں یہ جو ہمارا صوبہ ہے یا جو پختون بیلٹ ہے۔ (شور) جناب سپیکر، یہاں پر اتنی جنگیں ہوئی ہیں۔ (شور) جناب سپیکر، یہاں پر اتنا چالیس پینتالیس سال سے دہشت گردی کا ماحول ہے، ظاہر ہے ہم اسی صوبے کے لوگ ہیں، جب ہم یہ عدم برداشت دیکھتے ہیں جناب سپیکر، جو ہم عدم برداشت دیکھ رہے ہیں، میں تو ہاؤس کے تمام ممبران سے یہی ریکویسٹ کروں گا کہ جو آنریبل ممبر بھی بات کرتا ہے یا کرتی ہے، سب کو سننا چاہیئے استقامت کے ساتھ اور برداشت کے ساتھ سننا چاہیئے جناب سپیکر۔ جناب سپیکر، اس دن تو میں ہاؤس میں تھا لیکن اس موقع پر میں (شور) جناب سپیکر، یہ کوئی طریقہ نہیں، یہ تو کوئی طریقہ نہیں ہے-----

جناب سپیکر: (محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی سے) پلیز، آپ اپنی سیٹ پر بیٹھ جائیں، ایوان میں چلا رہا ہوں یا آپ چلا رہی ہیں؟ آپ کی بات کا یہ موقع نہیں ہے، اپنے فلور پر بات کریں۔ ابھی بابک صاحب بات کر رہے ہیں ناں پلیز، پلیز نگہت بی بی، آپ سینیئر پارلیمنٹیرین ہیں (شور) تو آپ کسی شخص کو Allow کر دیتی کہ اس فلور پر آ کر کہے کہ میں بموں سے اڑا دوں گا؟ یہ بات بالکل غیر پارلیمانی اور بالکل یہ تشدد کی پالیسی کی بات ہے، اگر بات کر رہے ہیں، وضاحت بھی آ گئی ہے، دوسری طرف سے بھی بات ہو رہی ہے تو آپ تو تشریف رکھیں ناں۔ اب بابک صاحب کو موقع دیں ناں۔

جناب سردار حسین: یا مولانا صاحب، کښېنه کنه۔

جناب سپیکر: Explanation آپ کیا کریں گے؟ آپ نے کل دے دی ہے کہ میری بات نہ مانی گئی تو میں بموں سے اڑا دوں گا، آپ کی تو یہی Explanation ہے ناں اور کیا ہے؟ اور تبھی میں نے آپ سے مائیک چھینا تھا اس دن، جی بابک صاحب۔

جناب سردار حسین: جناب سپیکر، آپ کا شکریہ۔ اب نگہت بی بی جب بات کر رہی تھی تو وہ تو ہم سن رہے تھے، ان کو سننا چاہیئے، ہمیں ساری دنیا دیکھ رہی ہے، یہ ہم کیا میسج Convey کر رہے ہیں؟ جناب سپیکر! مولانا صاحب نے اس دن جو بات کہی ہے، اس کے لئے جواز بنانا کہ کسی بندے کو آپ دیوار سے لگاؤ تو وہ ضرور اس طرح کے الفاظ استعمال کریں گے جناب سپیکر، ہم اس کے حامی نہیں ہیں جناب سپیکر، یہ کونسی منطق ہے، یہ کونسا طریقہ ہے جناب سپیکر، یہاں پر تو سب سے بڑی زیادتی اگر میں دیکھوں تو ہماری پارٹی کے ساتھ ہو رہی ہے، دہشت گردی میں بھی جناب سپیکر، میں مثال دے سکتا ہوں، ولی باغ میں حملہ ہوا، وہاں سے ہم نے نو لاشیں اٹھائیں نو، اسفندیار ولی خان پر حملہ ہوا، اس کو اللہ تعالیٰ نے محفوظ کر لیا، حفاظت اس کی فرمائی، ہم نے نو لاشیں اٹھائیں۔ جناب سپیکر، اس وقت کی سیکیورٹی وجہ سے ولی باغ سے ان کو نکلنا پڑا جناب سپیکر، آج تک ہمارے مخالفین ہمارا مذاق اڑا رہے ہیں لیکن ہم مشتعل نہیں ہیں۔ جناب سپیکر، مجھ پر چار حملے ہوئے بشمول ایک خودکش، بشیر بلور صاحب اسی ہاؤس کے ایک منجھے ہوئے سیاستدان تھے جناب سپیکر، وہ ہم سے چلے گئے، ہم مشتعل نہیں ہوئے، ان کے بیٹے ہارون بلور کو شہید کیا گیا، ہم مشتعل نہیں ہوئے جناب سپیکر، میاں افتخار حسین کے اکلوتے بیٹے کو شہید کیا گیا جناب سپیکر، ہم مشتعل تو نہیں ہوئے۔ جناب سپیکر، ہمارے بہادر خان حاجی یہاں پر بیٹھے ہیں، جندول میں لوئر دیر میں ایک جلسے میں ہم نے چھیاسٹھ لاشیں اٹھائی ہیں جناب سپیکر، غلام احمد بلور پر حملہ ہوا، انیس لوگ شہید

ہوئے جناب سپیکر، ہمارے پشاور کا عالمزیب ایم پی اے شہید ہوا، جناب سپیکر، خوشدل خان جس جنازے میں شریک تھے اس پر حملہ ہوا خود کش جناب سپیکر، ایک ایک واقعہ اگر بتائیں جناب سپیکر، ہم مشتعل نہیں ہوئے۔ ہمارے قائد نے ہمیں یہ نہیں کہا کہ بندوق اٹھائیں ورنہ ہمیں پتہ ہے کہ یہ نعرہ لگ رہا ہے کہ یہ جو نامعلوم ہے، میں کہتا ہوں کہ وہ ہمیں معلوم ہیں لیکن ہم مشتعل نہیں ہوئے جناب سپیکر، لطف الرحمان صاحب نے معذرت کر لی ہے، بڑے پن کا مظاہرہ کیا ہے لیکن میں تو خود ڈر گیا کہ اگر ایم پی اے خود فلور آف دی ہاؤس یہ کہتا ہے کہ میں اس ہاؤس میں خود کش جیکٹ پہن کر آؤں گا تو جناب سپیکر، پھر میرا بھی مطالبہ ہوگا کہ ہر ایک ممبر کی Scanning ہونی چاہیئے جناب سپیکر، ہر ایک کی ہونی چاہیئے، یہ الفاظ اگر واقعی الفاظ تھے، ان کو تو الفاظ بھی نہیں بنانے چاہیئے لیکن ہمیں تو یہ خوف ہے کہ ہمارے اندر جو انسان ہے خدانخواستہ وہ ایسا تو نہیں ہے جناب سپیکر، تشدد کی بھی حالت میں کسی بھی شکل میں کسی بھی جگہ پر ہمیں پرزور مذمت کرنی چاہیئے جناب سپیکر، میں یہ سمجھتا ہوں کہ ہم مذمت اگر کر سکتے ہیں اور ہمیں کرنی چاہیئے، ہمیں اعتراف بھی کرنا چاہیئے کہ اسی ملک میں دہشت گردی کے خلاف کس سیاسی جماعت نے سب سے زیادہ قربانیاں دی ہیں جناب سپیکر، وہ جماعت عوامی نیشنل پارٹی ہے لیکن آج تک، آج تک جناب سپیکر، ہم نے کبھی مشتعل ہو کے تشدد پہ آنے کا سوچا بھی نہیں ہے جناب سپیکر، نہ ہمیں سوچنا چاہیئے، لہذا بالکل میں اتفاق کرتا ہوں ضیاءاللہ بنگش صاحب سے، ان کو قرارداد مذمت لانی چاہیئے، اگر کوئی حمایت کرتا ہے کہ نہیں کرتا ہے عوامی نیشنل پارٹی، عوامی نیشنل پارٹی اس مذمتی قرارداد کی مکمل حمایت کرتی ہے جناب سپیکر۔ تشدد کے حوالے سے، دہشت گردی کے حوالے سے جناب سپیکر، عوامی نیشنل پارٹی کا بیانیہ یہ بڑا واضح ہے جناب سپیکر، بڑا واضح ہے۔ آج بھی باوجود اس کے کہ ایک ہزار سے زائد حجروں، جرگوں، ممبران اسمبلی، سیاسی عہدیدار، کارکن، ہمارے Intellectual Educational Elite عوامی نیشنل پارٹی کے شہید کرائے گئے ہیں، شہید کئے گئے ہیں لیکن اس کے باوجود بھی عوامی نیشنل پارٹی بابا فخر افغان باچا خان کے عدم تشدد کے فلسفے پر قائم ہے۔ ہزار دفعہ ہمیں دیوار سے لگایا جائے، ہزار دفعہ ہمیں اشتعال میں لانے کی کوشش کی جائے، ہزار دفعہ ہمارے ساتھ زیادتی ہوتی رہے، ہم عدم تشدد کے فلسفے کو مضبوطی سے تھامے رکھیں گے اور یہ سوچتے بھی نہیں ہیں کہ کبھی ہم اشتعال میں آئیں گے اور تشدد کی بات کریں گے جناب سپیکر، تو عوامی نیشنل پارٹی قرارداد مذمت کی بھرپور حمایت کرتی ہے جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: تھینک یو۔ میں نے ایجنڈے کی طرف بھی جانا ہے اور اس پر (شور) آپ کو میں دے رہا ہوں ٹائم، میر کلام۔ جی ضیاء اللہ بنگش صاحب۔

قرار داد مذمت

جناب ضیاء اللہ خان (مشیر انفارمیشن ٹیکنالوجی): جناب سپیکر، اس معاملے پر قرار داد مذمت پیش کرنے میں میں، سردار بابک صاحب اے این پی سے، کامران بنگش صاحب اور شوکت یوسفزئی صاحب۔

جناب سپیکر، یہ اسمبلی اس امر کی پرزور مذمت کرتی ہے کہ مورخہ 25 اگست 2020 کو اسمبلی اجلاس کے دوران ممبر اسمبلی جناب عصام الدین صاحب نے پوائنٹ آف آرڈر پر بحث کرتے ہوئے دھمکی دی کہ اپنے ساتھ بم کو لپیٹ کر اور اپنا واسکٹ بموں سے بھر کر اس ایوان پر حملہ کریں گے اور سب کچھ تہس نہس کر دیں گے جو کہ انتہائی قابل افسوس اور قابل مذمت ہے اور مزید یہ کہ جمیعت العلماء اسلام سے بھی پرزور مطالبہ کیا جاتا ہے کہ ایسے لوگوں کے خلاف سخت کارروائی کی جائے اور اپنی صفوں میں ان جیسوں لوگوں کو نشاندہی کرے جو اس معزز ایوان پر حملہ کرنے کی بات کرتے ہیں اور تشدد کو بڑھاوا دیتے ہیں۔ جناب سپیکر، اس کے ساتھ ساتھ آپ سے بھی مطالبہ کیا جاتا ہے کہ کم از کم ان صاحب کو کارروائی کے لئے اس معزز ایوان سے نکالا جائے تاکہ اس ایوان کے تقدس کو بحال کیا جائے۔ جناب سپیکر، آپ سے،

(شور اور قطع کلامیاں)

Mr. Speaker: The motion before,

دیکھیں، میری عرض سنیں، آپ سب نے اس پر بات کر لی ہے، ایک ممبر اسمبلی کے اندر آ کے یہ بات کرے گا تو اس کو میں اسمبلی سے بھی نکالوں گا، یہ کوئی بات نہیں ہے اور یہ کوئی طریقہ نہیں ہے اور ہاؤس میں نے Run کرنا ہے، آپ نے Run نہیں کرنا۔

The motion before the House is that the resolution, moved by the honorable Member, may be passed? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The “Ayes” have it. The resolution is passed.

(تالیاں)

جناب سپیکر: ایسی Examples ہمیں Set کرنی چاہیئے تاکہ ان کو کل موقع دیا گیا اور بھرپور موقع دیا گیا، اس موقع پر انہوں نے یہ کہا، آرمی کے خلاف تو بات کی ہی، ساتھ ایوان کے خلاف بھی بات کی۔

(شور)

قاعدہ 227 کے ذیلی قاعدہ 2 کے تحت حافظ عصام الدین، رکن اسمبلی کو ایوان سے باہر نکالنے کا حکم نامہ

Mr. Speaker: In exercise of the power conferred upon me, under sub rule 2 of rule 227 of the Provincial Assembly of Khyber Pakhtunkhwa, Procedure and Conduct of Business Rules, 1988, I do hereby order to withdraw Mr. Isamuddin, MPA, forthwith from the House on account of his misconduct, threatening the MPAs, this august House in precinct of the Assembly. The words he uttered on Point of Order were disgusting, threatening and breach of the privilege of all the Members of the Assembly, this august House and so for the people of the province. The sitting is adjourned for fifteen minutes.

اور عصام الدین صاحب کو ایوان سے باہر بھیج دیا جائے For today's session

(اس مرحلہ پر ایوان کی کارروائی پندرہ منٹ کے لئے ملتوی ہوگئی)

(وقفہ کے بعد جناب سپیکر مسند صدارت پر متمکن ہوئے)

Mr. Speaker: Call Attentions: Item No. 7, Malik Badshah Saleh, MPA, to please move his call attention notice No. 1251, in the House. Mr. Badshah Saleh Sahib.

میر کلام صاحب، آپ اپنی بات کریں۔ آپ کریں اپنی بات، او س تا سو وایئ، میر عبدالکلام صاحب، پوائنٹ آف آرڈر، میر عبدالکلام صاحب، میر عبدالکلام صاحب بات کریں۔

رسمی کارروائی

جناب میر کلام: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ تھینک یو جناب سپیکر، آج مجھے موقع دیا گیا جناب سپیکر، میں اپنی تقریر کو پشتو کے ایک شعر سے شروع کرنا چاہتا ہوں، چونکہ میری آج کی تقریر ان حالات میں ہے جناب سپیکر، اسی موضوع پر ہے کہ میں مناسب سمجھتا ہوں کہ میں اپنی تقریر کو ایک شعر سے شروع کرلوں جو پشتو کا ایک شعر ہے جناب سپیکر:

ے خالق مے ککرئ سجدے ته نه ده پیدا کړے
تندیه ما تووم دی لګومه خو د نه

توجناب سپیکر، یہاں پر بات ہوئی دہشت گردی کے حوالے سے، عصام الدین کی سپیچ کے حوالے سے، شوکت خان نے تفصیل سے بات کی، ہمارے انفارمیشن منسٹر نے بھی بات کی لیکن جناب سپیکر، یہ بات کسی نے بھی نہیں کی، سب کے سب نے یہ کہا کہ اس بندے نے غلط بیانی کی ہے، اس نے دہشت گردی کے الفاظ استعمال کئے لیکن جناب سپیکر، ان چیزوں کو کوئی بھی نہیں دیکھتا کہ میں آپ کے آفس میں بھی گیا، آپ نے میرے ساتھ وعدہ بھی کیا، ایک گھنٹہ ہوا کہ مجھے بات کرنے کا موقع نہیں دیا جارہا ہے۔ جناب سپیکر، کل شام کو مجھ پر قاتلانہ حملہ ہوا ہے، میں اپنی جان کی بات نہیں کررہا ہوں جناب سپیکر، میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اگر وزیرستان میں، اگر وزیرستان میں ایک منتخب نمائندہ جو اس کے ساتھ سیکیورٹی بھی ہوتی ہے، اس کے ساتھ پولیس بھی ہوتی ہے، اس کا یہی حال ہے کہ میں بال بال بچ گیا ہوں تو جناب سپیکر، وہاں پر رہنے والے لوگوں کا کیا حال ہوگا؟ جناب سپیکر، ہماری باتوں کو آپ نے سمجھنے کی کوشش کرنا ہوگی جناب سپیکر، آپ کے جاسوسی ادارے وزیرستان میں اتنے بے لگام ہو گئے ہیں جناب سپیکر، کہ کوئی اس کو لگام نہیں لگا سکتا جناب سپیکر، جناب سپیکر، اتنا بد مست ہاتھی بن گیا ہے وہ کہ وزیرستان کے لوگوں کو روز بروز کھا رہے ہیں جناب سپیکر، صرف نامعلوم کے الفاظ ہمیں یہاں پر آتے ہیں اور میڈیا پر بھی آتے ہیں کہ نامعلوم نے ایسا کیا لیکن جناب سپیکر، میں یہ الزام لگاتا ہوں جناب سپیکر، میں یہ واضح طور پر کہنا چاہتا ہوں کہ یہ جو نامعلوم ہے، یہ ہمیں معلوم ہے۔ (تالیاں) جناب سپیکر، فروری 2018 سے لے کر آج کے دن تک صرف شمالی وزیرستان میں دو سو سے زیادہ ٹارگٹ کلنگ کے واقعات ہوئے ہیں، جناب سپیکر، ایک واقعہ کی تحقیقات نہیں ہوئیں آج کے دن تک، آپ کے جاسوسی اداروں نے ہمارے پڑوسی ملکوں کے اندر بھی بربادی مچائی ہے، پاکستان کے علاوہ تو چھوڑو، خیبر پختونخوا کے علاوہ تو چھوڑو، قبائلی علاقوں کے علاوہ تو چھوڑیں، اس کو دو سو ٹارگٹ کلنگ کا پتہ نہیں ہے۔ جناب سپیکر، یہاں پر دو باتیں ہیں، اگر وہ اتنے نااہل ہیں جناب سپیکر، اگر وہ اتنے نااہل ہیں، اگر وہ اتنے نالائق ہیں تو جناب سپیکر، ان ایجنسیوں کی کوئی ضرورت نہیں ہے، اگر ان میں صلاحیت ہے تو کیوں دو سو بندوں کا آج کے دن تک ایک بھی بندہ معلوم نہ ہو سکا جناب سپیکر، ہم نے آج کے دن تک مہذب طریقے سے اس طریقے سے اس ایوان میں بات کی ہے جناب سپیکر، ہم نے ہر حوالے سے میڈیا پر بھی بات کی ہے، ہر جگہ پر بات کی ہے لیکن جناب سپیکر، ہماری بات کو کوئی سمجھنے کی کوشش نہیں کررہا ہے جناب سپیکر۔ لیکن میں جناب سپیکر، آج واضح طور پر کہنا چاہتا ہوں کہ آپ یہ ہمارے ریاستی ادارے جو اتنے بے لگام ہو گئے ہیں جناب سپیکر کہ روز روز منتخب نمائندوں کو

قتل کر رہے ہیں، روز روز ہمارے قبائلی مشران کو قتل کر رہے ہیں جناب سپیکر، کیا میسج دینا چاہتے ہیں ہمیں؟ حیات بلوچ کا قتل، نقیب اللہ شہید کا قتل، بشیر بلور کا قتل، طاہر داوڑ کا قتل، عارف وزیر کا قتل، جناب سپیکر، ہم ریکویسٹ کرتے ہیں کہ اگر ان حالات کو حکومت نے سنجیدگی سے نہیں لیا، اگر ان چیزوں پر سنجیدگی سے غور نہیں کیا گیا جناب سپیکر، تو پاکستان بنا تھا، مغربی پاکستان بھی تھا، مشرقی پاکستان بھی تھا لیکن جناب سپیکر، اس طرح کے رویئے جو ہمارے ساتھ ہو رہے ہیں، اس نے پاکستان کو دو ٹکڑوں میں تقسیم کیا۔ جناب سپیکر، ملک آسمان سے نہیں گرتے، جناب سپیکر، اس دنیا میں پہلے اتنے ملک نہیں تھے جو آج بن گئے ہیں، جناب سپیکر، اس کی وجہ صرف ایک ہی ہوتی ہے، وہ محرومیاں ہوتی ہیں جناب سپیکر، کہ وہاں پر وزیرستان میں عارف وزیر کو قتل کیا گیا، آپ کے خیبر پختونخوا پولیس کے آئی جی کا بیان آتا ہے کہ اس نے افغانستان میں ایک انٹرویو دیا تھا اس لئے اس کو قتل کیا گیا۔ جناب سپیکر، آپ ہمیں کیا میسج دینا چاہتے ہیں، وہ ہمیں بتائیں جناب سپیکر، میں نے کال اٹنشن بھی جمع کیا تھا، کوسچن بھی جمع کیا تھا کہ اس نے کس Source سے یہ بات کی ہے لیکن میں آج کہتا ہوں جناب سپیکر، کہ مجھ پر حملہ کرنے والے کون تھے اور میں نے کہاں پر انٹرویو دیا تھا؟ جناب سپیکر، ہمارے دوست جیلوں میں ہیں، ہمارے دوست جو وہ بات کرتے ہیں، اس ملک میں جناب سپیکر، جو حق کی بات کرتے ہیں جناب سپیکر، جو اپنے علاقے کی نمائندگی کرتے ہیں جناب سپیکر، جو اپنے علاقے کے سفید داڑھی والے بزرگوں کی عزت کی بات کرتے ہیں جناب سپیکر، جو اپنے علاقے کے بچوں کے مستقبل کی بات کرتے ہیں تو جناب سپیکر، یہاں پر ان لوگوں کو گولی سے مار دیا جاتا ہے جناب سپیکر، کوسچنز ہیں ہمارے جناب سپیکر، سوالات ہیں ہمارے، آپ بندوں کا ٹارگٹ کر کے سوالات نہیں ختم کر سکتے، جناب سپیکر، سوالات کا جواب دیا جائے۔ اس دن بھی عصام الدین اس بات پر یہاں تک آ گیا کہ اس نے لینڈ مائنز کی بات کی، اس میں کیا بری بات تھی لیکن جناب سپیکر، یہ اس اسمبلی نے آج ثابت کر دیا وزیرستان کے ایک ایم پی اے کو اس اسمبلی سے نکالنے کی بات کی آپ نے، یہاں پر قرارداد لائی گئی جناب سپیکر، آپ کی پارٹی نے پی ٹی وی پر حملہ کیا، کس نے قرارداد لائی جناب سپیکر، (تالیاں) کس نے ایوان سے باہر نکالا آپ کو؟ یہاں پر ایک وزیرستانی جب بولتا ہے تو آپ ان کو باہر نکالتے ہیں جناب سپیکر، تو ہم نے کیا کرنا ہو گا، ہم کیا میسج دے رہے ہیں جناب سپیکر، جناب سپیکر، میں یہ واضح کہنا چاہتا ہوں، ہمارے جتنے بھی ادارے ہیں، یہ اتنے نااہل نہیں ہیں کہ ان کو پتہ نہیں ہے کہ یہ کیا ہو رہا ہے، یہ کون کر رہا ہے جناب سپیکر؟ لیکن وزیرستان میں اتنی چیک پوسٹوں کے باوجود، پینتیس ہزار فوج کے باوجود، اتنی

ایف سی کے باوجود جناب سپیکر، وہاں پر ٹارگٹ کلنگ ہو رہی ہے، آج کے دن تک پتہ ہی نہیں چلا، صرف نامعلوم کا لفظ استعمال کر کے ہمیں ور غلایا جاتا ہے جناب سپیکر، تو جناب سپیکر، میری ریکویسٹ ہو گی کہ ہم یہاں پر اس لئے آئے تھے کہ اس ایوان میں ہم نے آ کے اپنے حلقے کے اپنے عوام کی نمائندگی کرنا ہو گی جناب سپیکر، آپ اس سے اندازہ لگائیں کہ ایک منتخب نمائندہ اپنے علاقے میں آزاد نہیں گھوم پھر سکتا تو وہاں کے لوگوں کا کیا حال ہو گا؟ جناب سپیکر، چار دن پہلے خیسور میں دو بھائیوں کو فوج نے اٹھایا ہے، اس کی ایک بہن نے خودکشی کر لی جناب سپیکر، اس کو کون انصاف دے گا جناب سپیکر؟ میں آج میں ایک بار پھر واضح طور پر کہنا چاہتا ہوں جناب سپیکر، کہ ہم اس ملک میں غلاموں کی طرح قطعاً نہیں رہتے جناب سپیکر، کسی قیمت پر غلاموں کی طرح نہیں رہیں گے جناب سپیکر، اس ملک میں جتنے بھی بالادست طبقوں کے اور بالادست قوموں کو حق حاصل ہے، اتنا حق ہمیں بھی حاصل ہونا چاہیئے جناب سپیکر۔

<u>جناب سپیکر:</u> تھینک یو۔

<u>جناب میر کلام:</u> آج کے دن تک اس ملک میں ایک دائرہ کھینچا ہوا ہے کہ اس پار کھیل ہو گا، اس پار ڈانس ہو گا، اس پار کاروبار ہو گا، ایجوکیشن ہو گی، جس کا تخلص ہے پنجاب، اور یہاں پر جو پختونخوا کہلاتا ہے، یہاں پر جنگ ہو گی، یہاں پر بم بلاسٹ ہو گا، یہاں پر ٹارگٹ کلنگ ہو گی، جناب سپیکر، ہمارے سروں پر کتنے ڈالر چاہئیں حکومت کو؟ اگر آپ مظلوم قوموں کو یہ میسج دینا چاہتے ہیں کہ میر کلام وزیر کو ٹارگٹ کریں کہ وہ اپنی بات سے ہٹ جائے، عارف وزیر کو ٹارگٹ کریں کہ وہ اپنی بات سے ہٹ جائے، طاہر داوڑ کو ٹارگٹ کیا جائے جناب سپیکر، یہ آپ کی اور آپ کے ریاستی اداروں کی غلطی ہے جناب سپیکر، یہ ایک بڑی غلطی ہے جناب سپیکر، لوگوں کو مارنے سے کچھ نہیں ہوتا، جناب سپیکر، ہم نے ہزاروں کی تعداد میں مشران قربان کئے۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> تھینک یو، میر کلام صاحب۔

<u>جناب میر کلام:</u> جناب سپیکر!

<u>Mr. Speaker:</u> Please windup.

<u>جناب میر کلام:</u> لیکن، تھینک یو جناب سپیکر، میں End پر آتا ہوں۔ جناب سپیکر، Conclusion یہ ہے کہ بھائی کہہ رہا ہے کہ بات ختم کر لیں، جناب سپیکر، یہاں پر بدقسمتی یہ ہے کہ ہم جب بات کرتے ہیں، میری آپ سے یہ ریکویسٹ ہے جناب سپیکر، کہ اس اسمبلی کا استحقاق مجروح ہوا ہے جو مجھ پر حملہ ہوا ہے، تین مہینے چار مہینے پہلے آپ کی پارٹی کے ایم پی اے یہاں پہ بیٹھا ہو گا، اقبال وزیر پر بھی حملہ ہوا تھا جناب

سپیکر، دوسری جگہوں پر بھی ایسا ہوتا ہے تو جناب سپیکر، اس پر آپ نے کیا کرنا ہو گا؟ یہاں پہ ایک وزیر کھڑا ہو کے مجھے جواب دے گا کہ آپ نے دہشت گردی کی باتیں کیں، آپ نے ہماری فوج پر الزامات لگائے، آپ نے ہماری ایجنسیوں پر الزامات لگائے، یہ ٹھیک نہیں کیا جناب سپیکر، مجھے ایسا جواب بالکل نہیں چاہیئے جناب سپیکر، میں بالکل یہ واضح طور پر کہنا چاہتا ہوں جناب سپیکر، کہ اگر آپ مظلوم قوموں کو مارنے کے ڈر سے اپنی باتوں سے ہٹانا چاہتے ہیں جناب سپیکر، تو بسم اللہ ہمارے سر موجود ہیں جناب سپیکر، بسم اللہ ہم نے زندگی سے، ہمارا زندگی سے کوئی شوق نہیں ہے باقی جناب سپیکر، جس علاقے میں ہم رہتے ہیں۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: تھینک یو، میر کلام صاحب، تھینک یو۔ آپ کی بات آ گئی ہے، Thank you, thank you very much, thank you very much, thank you very much. Ji, Shaukat Yousafzai Sahib, Shaukat Yousafzai Sahib.

<u>جناب احمد کنڈی</u>: جناب سپیکر، ایک منٹ۔

<u>جناب سپیکر</u>: دیتے ہیں۔

<u>جناب شوکت علی یوسفزئی (وزیر برائے محنت وافرادی قوت)</u>: جناب سپیکر، بہت شکریہ۔ میرے بھائی نے جو باتیں کیں، دیکھیں میرے خیال سے سب سے پہلی بات تو یہ ہے کہ اگر حکومت یا کوئی ادارے چاہتے کہ ان کی بات نہ سنی جائے تو آج یہ یہاں اسمبلی میں کیسے پہنچتے؟ یہ تو اسی لئے اسمبلیوں میں لایا گیا Merged کیا گیا تاکہ جو اگر کوئی زیادتیاں ہوتی رہیں، کوئی ان کے ساتھ محرومیاں ہوتی رہیں تو ان محرومیوں سے نکالنے کے لئے ان کو یہاں اسمبلی میں نمائندگی دی گئی۔ آج یہ اپنے دل کی بھڑاس نکال رہے ہیں تو یہ اس لئے کہ ان کو آزادی ہے، یہ اپنے علاقے کی بات یہاں آ کے آرام سے کر سکتے ہیں۔ تو جناب سپیکر، میں یہ سمجھتا ہوں کہ ایک وقت ایسا بھی تھا جو کوئی باہر نکلتا تھا تو اس کو یقین ہی نہیں ہوتا تھا کہ گھر واپس آنا ہے کہ نہیں آنا؟ تو یہ تو ایک بہت بڑی دہشت گردی کی لہر سے ہم گزرے ہیں، ہم یہ تو نہیں کہہ سکتے کہ ٹوٹل ختم ہے دہشت گردی، آج بھی فوجی مر رہے ہیں، آپ نہیں دیکھ رہے ہیں کتنے لوگ شہید ہو رہے ہیں؟ تو یہ تو ایک جنگ ہے جو لڑی جا رہی ہے، تو ان کو مارنے والا کون ہے؟ پھر ہم یہ بھی پوچھ سکتے ہیں لیکن یہ دہشت گردی ہے، اس خطے کے اندر ہے جناب سپیکر، یہ بہت گھمبیر ایشو ہے لیکن اس پہ قربانیاں دی جا رہی ہیں، ہمارے لوگ بھی دے رہے ہیں، فوج بھی دے رہی ہے، سیکیورٹی ادارے بھی دے رہے ہیں اور اس کو اپنی طرف کر کے اس طرح یہاں اسمبلی کے اندر اگر ہم کسی ادارے کو ٹارگٹ کریں گے،

نفرتیں پھیلائیں گے میرے خیال سے یہ رویہ ٹھیک نہیں ہے۔ ہمیں بات کرنی چاہیئے بالکل کریں آپ، آپ کو حق حاصل ہے، آپ کے ساتھ جو بھی زیادتی ہو رہی ہے آپ بالکل یہاں کریں، آپ کا حق ہے لیکن یہ کہ اگر ہم سارا ملبہ کسی پر ڈال رہے ہیں جبکہ وہ خود دہشت گردی کا شکار ہو رہے ہیں، خود قربانیاں دے رہے ہیں اور کس کے لئے دے رہے ہیں؟ اس ملک کے لئے دے رہے ہیں اور یہ کوئی Banana Republic تو نہیں ہے، یہ اللہ کے فضل سے ایک اسلامی ملک ہے، ایک ایٹمی ملک ہے، مستحکم ملک ہے اور تب ہی تو ہم نے دہشت گردی کو شکست دی ہے، تب ہی تو ہم سارے آزاد گھوم پھر رہے ہیں ورنہ ایک وقت ایسا تھا جو ہم نہیں پھر سکتے تھے، ہم اپنے ساتھ لوگوں کو پھراتے تھے، سیکیورٹی ادارے آگے پیچھے، اب تو بہت سارے ایم پی ایز، بہت سارے منسٹرز خالی خالی پھر رہے ہیں، خود گاڑیاں ڈرائیو کر کے لے جا رہے ہیں۔ تو ایک سیچویشن تھی اور اس سیچویشن کو ہم نے دیکھنا پڑے گا کیونکہ ہمارے ساتھ جناب سپیکر، جو ہمارے قریبی ملک ہیں، میں یہ نہیں کہہ سکتا کہ وہ ہمارا دشمن ہے لیکن وہاں پہ کچھ لوگ تو بیٹھے ہیں، وہاں پہ کچھ لوگ ہیں جو ابھی بھی کاروائیاں کر رہے ہیں، جو ابھی بھی اس کو Manage کر رہے ہیں، اس سے ہمیں انکار تو نہیں ہے تو اس کے لئے میرے خیال سے میں سمجھتا ہوں کہ جو قربانی فوج دے رہی ہے، جو قربانیاں ہمارے سیکورٹی ادارے دے رہے ہیں ان کو، کیونکہ ان کی نمائندگی یہاں نہیں ہے کیونکہ یہاں وہ آپ کو جواب نہیں دے سکتے، اس لئے ہمیں کم از کم اس چیز سے احتیاط ضرور کرنا چاہیئے، آپ کی جو محرومیاں ہیں اس لئے Merged districts آپ دیکھ رہے ہیں کہ اگر آپ کو تفصیل چاہیئے تو میں آپ کو کل تفصیل بھی دے سکتا ہوں کہ اس وقت جتنے ترقیاتی کام Merged area میں ہو رہے ہیں، اس سے پہلے مجھے کوئی دکھا دیں، مجھے اس کی کوئی جھلک دکھا دیں کہ جی اتنے ارب کے پہلے بھی ہو رہے تھے لیکن اب نہیں، تو یہ جو چیزیں ہیں، محرومیوں کا ازالہ کرنے کے لئے ٹائم لگتا ہے، آپ کی جو محرومیاں ہیں ہم آپ کے ساتھ ہیں، گورنمنٹ آپ کے ساتھ ہے اس لئے تو تمام تر مخالفت کے باوجود Merged کیا گیا فاٹا کو، آپ کو پتہ ہے کہ بہت ساری پارٹیوں نے اس کی مخالفت کی تھی لیکن گورنمنٹ چونکہ اس کے ساتھ پرعزم تھی، انہوں نے تمام تر مخالفت کے باوجود فاٹا کو Merged کیا، لوگوں کو اب ترقیاتی کام، اب اس وقت سڑکیں شروع ہیں، ہاسپٹلز شروع ہیں اور سکول بن رہے ہیں، تو اس میں تھوڑا ٹائم لگے گا لیکن آپ کی محرومیاں ان شاء اللہ ضرور ختم ہوں گیں، آپ کو پورا حق حاصل ہے اور آپ کی جو بھی محرومیاں ہیں آپ ضرور بات کریں، ان شاء اللہ تعالیٰ آپ کی باتوں کو سنا بھی جائے گا اور آپ کے جو فاٹا کے عوام نے

قربانیاں دی ہیں، بالکل ہم ان کو سلوٹ کرتے ہیں، میں بالکل فاٹا کے عوام Same ملاکنڈ ڈویژن کے عوام Same پشاور کے عوام اور خیبر پختونخوا کے عوام کو سلوٹ پیش کرتا ہوں جناب سپیکر کہ قربانیاں دی ہیں لیکن اگر یہ قربانیاں نہ دی ہوتیں تو آج ہمیں یہ موقع نہ ملتا، جس پر امن طریقے سے ہم آج گھوم پھر رہے ہیں، جو ہمارے بازار کھلے ہوئے ہیں، وہ ایک وقت ہوتا ہے جو لوگ بھاگ چکے تھے، یہاں انڈسٹریاں بند ہونے لگی تھیں، تجارت ختم ہو رہی تھی جناب سپیکر، لوگوں کو Confidence میں لایا، واپس آرہے ہیں تو کم از کم ہمیں اپنے ان اداروں کو، اس میں پولیس بھی شامل ہے، کم از کم ان اداروں کو ہمیں یہ تسلیم کرنا چاہیئے کہ ان کی قربانیوں کو ہمیں اس طرح نہیں وہ کرنا چاہیئے، ٹھیک ہے آپ کے ساتھ جو کچھ بھی ہوا، یہ ریاست کی ذمہ داری ہے کہ آپ کو تحفظ دے اور ایم پی ایز کو اور عام عوام کو، صرف ایم پی ایز نہیں، عام آدمی کو تحفظ دینا یہ ریاست کی ذمہ داری ہے، وہاں کہیں کوتاہی ہوئی ہے، بالکل آپ اس کی نشاندہی کریں، ان شاء اللہ تعالیٰ جناب سپیکر، ہم ان کے ساتھ ہوں گے اور گورنمنٹ کی ذمہ داری ہے کہ ان کو تحفظ دے، اگر یہ سمجھتے ہیں کہ ان کے ساتھ جو سیکیورٹی ہے وہ کم ہے، ان کو مزید سیکیورٹی کی ضرورت ہے جناب سپیکر، اس کے لئے بھی ہم تیار ہیں۔

<u>جناب سپیکر:</u> تھینک یو۔ ملک بادشاہ صالح صاحب آ گئے ہیں؟ ان کا کال اٹنشن ہے۔

<u>جناب احمد کنڈی:</u> سر، ایک Kindly Sir, ایک منٹ۔

<u>جناب سپیکر:</u> اس کے بعد چلتے ہیں۔

<u>سردار اورنگزیب:</u> سر، ایک بات، میرا بھی پوائنٹ آف آرڈر ہے۔

<u>جناب احمد کنڈی:</u> سر، دیکھیں اس طرح نہ کریں، سر، دیکھیں ہمیں اپنا موقف، ہم غیر ضروری بات۔

<u>جناب سپیکر:</u> بادشاہ صالح صاحب نہیں ہے، سردار خان صاحب ہے، میں اس کے بعد دیتا ہوں ٹائم، تھوڑا Order of the Day بھی Complete کرنا ہے۔ بادشاہ صالح صاحب ہیں تو Badshah Saleh Sahib, move your call attention No. 125. اس کے بعد کر لیں۔

<u>جناب احمد کنڈی:</u> سر، دو منٹ ہمیں دے دیں، دو، دو منٹ بات کر لیں گے۔

<u>جناب سپیکر:</u> یہ تقریریں جب شروع ہوتی ہیں، اس دن پندرہ ہوتی ہیں، میں نے کسی کو ٹائم نہیں دینا، اس دن یہ بات ہو گئی تھی کہ کوئی پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہوگا جب تک چیمبر میں آ کے مجھے دکھایا نہیں جائے گا، یہ بابک صاحب نے بات کی تھی۔ بادشاہ صالح صاحب، باشاہ صالح صاحب۔

سردار اورنگزیب: سر، اسی کے ساتھ Relative بات ہے ہماری، اسی کے ساتھ Relative ہم نے بات کرنی ہے۔

جناب سپیکر: میں دے دیتا ہوں ٹائم لیکن تھوڑا سا مجھے آگے چلنے دیں۔ بادشاہ صالح صاحب، دے دیتا ہوں ٹائم، لوڈ شیڈنگ پہ آپ نے بات کرنی ہے، اس میں ساتھ بات کرلیں جو بھی کرنی ہے۔

توجہ دلاؤ نوٹس ہا

ملک بادشاہ صالح: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ میں وزیر برائے محکمہ توانائی و برقیات کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں، وہ یہ کہ پی ٹی آئی کی سابقہ حکومت نے ملاکنڈ ڈویژن میں پانی سے بجلی پیدا کرنے کے لئے بہت سے جنریٹرز منظور کئے تھے اور جنریٹر بنانے کے لئے محکمہ پیڈو نے مختلف این جی اوز کو ٹھیکے بھی دیئے اور مختلف این جی اوز کو کروڑوں روپے کی ادائیگی بھی کر چکا ہے۔ حکومت نے حلقہ پی کے 10 دیر اپر میں بھی بہت سے جنریٹرز منظور کئے تھے جس پر کام بھی شروع ہوا تھا لیکن حلقہ پی کے 10 دیر اپر میں ابھی تک ایک جنریٹر بھی مکمل نہیں ہوا ہے، لہذا حکومت اس کی مکمل انکوائری کرے اور ذمہ داروں کو سزا دی جائے اور مکمل پیمائش کروا کر ہڑپ شدہ رقم واپس کی جائے اور مذکورہ جنریٹرز جلد از جلد مکمل کروا کر قوم کے حوالے کئے جائیں تاکہ عوام اس سے فائدہ اٹھا سکیں۔

جناب سپیکر صاحب، جناب سپیکر صاحب، میں تھوڑی سی وضاحت سے۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی بادشاہ صالح۔

ملک بادشاہ صالح: یہ جو جتنے بھی جنریٹرز منظور ہوئے تھے، یہ 2012 میں یورپی یونین اور صوبائی حکومت بیٹھ کے جتنی زیادہ خط و کتابت جو ہوتی تھی، وہ میرے پیڈ سے ہوئی تھی، یورپی یونین نے صوبائی حکومت کے تعاون سے ملاکنڈ ڈویژن میں اور اس وقت عمران خان صاحب کو بھی Misguide کیا گیا تھا کہ یہ 350 ڈیم ہیں لیکن یہ ڈیم نہیں یہ تو جنریٹرز تھے لیکن میرے حلقے میں جتنے بھی ہیں ابھی تک، پھر یہ اس طرح ہوا کہ پیڈو محکمے نے این جی اوز کے درمیان ٹینڈر کروا کے ان کو دے دیئے ہیں اور اس میں ابھی تک چار سو کروڑ روپے بھی نکالے جا چکے ہیں لیکن میرے حلقے میں ایک جنریٹر، کوئی مجھے یہ نہیں بتا سکتا، کوئی مجھے یہ نہیں بتا سکتا کہ اس میں بارہ جنریٹر جو تھے وہ 100 کلوواٹ کے تھے لیکن ان میں ابھی تک ایک بھی مکمل نہیں ہوا ہے۔ جو بھی انہوں نے تھوڑے سے 10 کلوواٹ یا 15 کلوواٹ جو دو دو یا تین لاکھ روپے پہ ہم چندہ کر کے آپس میں بیٹھ کے بناتے ہیں، اس میں وہ بھی بنا کے ابھی وہ فنکشنل نہیں ہے، تو میں حکومت

سے درخواست کرتا ہوں، خدا کے لئے اس پر تھوڑی سی انکوائری کریں خود کریں، آفیسر صاحبان سے کروائیں، جو خدا سے تھوڑے سے ڈرتے ہو۔

جناب سپیکر: یہ جنریٹرز نہیں ہیں، یہ منی مائیکرو ہائیڈل پاور پراجیکٹس ہیں۔

ملک بادشاہ صالح: منی پراجیکٹس ہیں، سر، یہ ہمارے علاقے میں، تو اس پر تھوڑی سی انکوائری کروا کے یہ جو ذمہ دار لوگ ہیں، ان کو سزا دی جائے۔

Mr. Speaker: Ji, Shaukat Yousafzai Sahib, Shaukat Yousafzai Sahib, respond please.

وزیر برائے محنت وافرادی قوت: جناب سپیکر یہ منی مائیکرو پراجیکٹس ہیں اور یہ ان علاقوں کے لئے تھے جہاں پہ واپڈا کی بجلی نہیں تھی اور لوگ بجلی سے محروم تھے ان کے لئے یہ 356 پراجیکٹس تھے اس میں 28 Projects جو تھے وہ Unfeasible ہوئے تھے اور وہ بھی جو Social dispute تھا اس کی وجہ سے رہ گئے تھے، 302 ڈیم، 302 پراجیکٹس جو ہیں منی مائیکرو، یہ Complete ہو چکے ہیں ان کے حلقے میں جو ٹوٹل تھے تقریباً یہ 49 تھے، اپر دیر کے اندر اور ان کے حلقے میں، جو پی کے 10 ہے، اس میں 16 تھے، 16 میں سے 7 کمپلیٹ ہیں جس پہ میرے ساتھ باقاعدہ وہ بھی ہے جو تصویروں کے ساتھ موجود ہیں اور باقی 11 کے اوپر۔ وہ باقی جو رہتے ہیں، ان کے اوپر کام جاری ہے۔ میں بادشاہ صالح صاحب سے ریکویسٹ کروں گا کہ اگر یہ کہتے ہیں کہ ایک بھی کمپلیٹ نہیں ہے تو میں نے ڈیپارٹمنٹ سے بات کی ہے، Seven انہوں نے Complete show کئے ہیں، میں Physical verification کے لئے تیار ہوں کہ اگر یہ کہتے ہیں تو Physical verification کے لئے ہم تیار ہیں کیونکہ ایوان میں اگر ہم یہ کہیں گے کہ ایک ڈیم بھی نہیں بنا، ایک پراجیکٹ بھی نہیں بنا تو زیادتی ہوگی کیونکہ تمام جو انہوں نے مجھے ڈاکومنٹس دی ہیں اور باقاعدہ اس پر تقریباً جو ٹوٹل 302 جو کمپلیٹ ہوئے ہیں، 24 میگاواٹ بجلی پیدا ہو رہی ہے اور لوگوں کو ارزان بالکل Un-interrupted بجلی وہاں مل رہی ہے تو میرے خیال میں بادشاہ صالح صاحب سے ریکویسٹ کروں گا کہ اگر آپ کو اس پر اعتراض ہے، Simple سی بات ہے جناب سپیکر، میں آپ کے ساتھ بحث نہیں کرنا چاہتا، میں یہی عرض کرنا چاہتا ہوں، میں کسی کو Defend نہیں کرنا چاہتا سر، آپ میرے لئے بڑے معزز ہیں۔

جناب سپیکر: بادشاہ صالح صاحب، ان کی بات سن لیں پھر آپ بات کر لیں۔

__وزیر برائے محنت وافرادی قوت:__ بادشاہ صالح صاحب،آپ میرے لئے بڑے معزز ہیں،آپ اس اسمبلی کے رکن ہیں، منتخب ہیں،آپ جو بات کر رہے ہیں، میں اس لئے آپ سے عرض کر رہا ہوں کہ اگر یہ کمپلیٹ نہ ہوئے، بالکل جو آپ سزا تجویز کریں گے ہم آپ کے ساتھ ہوں گے، میں تو آپ سے کوئی وہ نہیں کرنا چاہتا لیکن جو ڈیپارٹمنٹ نے کہا ہے کہ Physical verification کے لئے ہم تیار ہیں تو جب وہ اتنا کہہ رہے ہیں دعوے کے ساتھ تو میرے خیال سے آپ کا حلقہ ہے،آپ ایک دن نکالیں اور یہاں پیڈو کے جو لوگ بیٹھے ہیں جناب سپیکر،وہ ان کو Assure کرائیں گے۔

__جناب سپیکر:__ ابھی اس کے بعد ان کے ساتھ ان کو بیٹھا دیں۔

__وزیر برائے محنت وافرادی قوت:__ بالکل، میں اس کے لئے تیار ہوں جناب سپیکر۔

__جناب سپیکر:__ بادشاہ صالح صاحب، جی بادشاہ صالح صاحب، بادشاہ صالح صاحب کا مائیک کھولیں۔

__ملک بادشاہ صالح:__ جناب سپیکر،ان کے ساتھ ہماری Sitting ہوئی،انہوں نے مجھے بتایا کہ یہ جون تک ہم کمپلیٹ کر دیں گے، ہمیں پتہ ہے کہ دیر میں بہت سے کمپلیٹ، کہ آپ کے حلقے میں جو تھے وہ سارے ابھی تک اس پوزیشن میں ہیں جو کمپلیٹ نہیں ہیں، پھر مارچ میں میری اس کے ساتھ میٹنگ ہوئی تو پھر انہوں نے کہا کہ جون میں، پھر جون میں پھر ہماری میٹنگ ہوئی تو انہوں نے کہا کہ یہ جو کورونا کی وجہ سے ہم دسمبر میں کمپلیٹ کریں گے۔ سر جی، میں گورنمنٹ کو چیلنج کرتا ہوں،اس میں آ جائے، جو بھی آئے، جو بھی آفیسر ہو، جو بھی منسٹر ہو۔۔۔۔

__جناب سپیکر:__ میری عرض سنیں، عرض سنیں، بادشاہ صالح صاحب، بادشاہ صالح صاحب، میری عرض سنیں، وہ کہتے ہیں پیڈو والے یہاں موجود ہیں، ابھی تھوڑی دیر بعد آپ اور شوکت یوسفزئی صاحب ان کے ساتھ بیٹھ جائیں، وہ بھی آپ کے ساتھ بات کر لیں گے،ادھر ہی، جی شوکت صاحب۔

__وزیر برائے محنت وافرادی قوت:__ جناب سپیکر،اس میں۔۔۔۔

__ملک بادشاہ صالح:__ سر،اس میں ایک بھی وہ نہیں ہے۔

__جناب سپیکر:__ حل نکالتے ہیں مسئلے کا۔

__وزیر برائے محنت وافرادی قوت:__ میں آپ کو، میری گزارش آپ سن لیں،آپ کا مسئلہ حل ہو رہا ہے۔ جناب سپیکر، Seven جو مکمل ہوئے ہیں، یہ کمیونٹی کو 'ہینڈ اوور' ہو چکے ہیں، ٹھیک ہے ناں،اگر وہ اتنی بڑی بات کر رہے ہیں ناں پھر وہ تمام تصاویر لے کر آئے ہیں جو کمپلیٹ ہیں اور باقی جو Incomplete ہیں

وہ رواں مالی سال میں کمپلیٹ ہو جائیں گے، تو میں تو آپ کے لئے اگر آپ اس پہ مطمئن نہیں ہیں، آپ چاہتے ہیں Physical verification کا، ہمارے ساتھ اور کیا چارہ ہے آپ مجھے بتائیں؟ اگر Physical verification آپ کو کرادی جاتی ہے تو مسئلہ ہی حل ہو جائے گا۔

ملک بادشاہ صالح: سر، اس میں ایک بھی مکمل نہیں ہے، اسمبلی فلور پر تو میں جھوٹ نہیں بول سکتا سر جی، اور آپ لوگ اپنی اپنی بات پر ڈٹے ہوئے ہیں کہ ایسا محکمے نے مجھے جواب دیا ہے۔

وزیر برائے محنت وافرادی قوت: پھر وہی بات کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر: شوکت صاحب، پیڈ والے ادھر بیٹھے ہوئے ہیں تو بس بادشاہ صالح صاحب۔ تھوڑی دیر میں آپ پیڈ ووالوں سے ادھر ہی ملیں اور شوکت صاحب بیچ میں بیٹھیں گے، ٹھیک ہے؟

ملک بادشاہ صالح: ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: تھینک یو۔ سردار خان صاحب، توجہ دلاؤ نوٹس نمبر 1266، سردار خان صاحب۔

جناب سردار خان: جناب سپیکر صاحب، شکریہ۔ میں وزیر محکمہ تعلیم کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں، وہ یہ کہ حلقہ پی کے 3 ویلج کونسل بارگین جس کی آبادی تقریباً آٹھ ہزار پر مشتمل ہے، جس میں ایک بوائز مڈل سکول موجود ہے لیکن طالبات کے لئے کوئی سکول موجود نہیں ہے، لہذا بارگین ویلج کونسل میں کم از کم طالبات کے لئے زنانہ پرائمری سکول منظور کیا جائے تاکہ علاقے کی لڑکیاں اسی سکول میں پرائمری تک تعلیم حاصل کر سکیں۔ جناب سپیکر صاحب، ویلج کونسل بارگین کے لئے۔۔۔۔

جناب سپیکر: کنڈی صاحب، ادھر ہی رہیں، آپ کا نمبر ہے اس کے بعد۔

جناب سردار خان: آٹھ هزار آبادئ باندې مشتمل ده، هغې کښې د زنانو حقوق، هغه بچی د تعلیم نه محرومه ساتل د هغې باره کښې زه تاسو ته او معزز ایجوکیشن منسټر صاحب ته، دې معزز ایوان ته عرض کومه چې د هغه ډی ای او فیمیل سوات ته د احکامات جاری شی، د هغه علاقې وزټ دې اوکړی او د هغوی د بچو تعلیم دې اوګوری، د هغې علاقې هغه آبادی دې اوګوری، هلته پرائیویټ سکول نشته چې هغه بچی پکښې تعلیم حاصل کړی او دا میدانی علاقې سره منسلک علاقه ده، تاسو په دیکښې احکامات جاری کړئ چې دوئ له ایجوکیشن ورکړی جی۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے، منسٹر صاحب سے جواب لے لیتے ہیں۔ جی شوکت، کون؟ڈاکٹرامجد صاحب، پلیز ریسپانڈ پلیز۔ ڈاکٹر صاحب کا مائیک، ہاں کھول دیں مائیک۔

جناب امجد علی (وزیر ہاؤسنگ): بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ جناب، محترم ایم پی اے صاحب نے جو بات کہی ہے اور جو انہوں نے ڈیمانڈ کی ہے، بالکل حق بجانب ہیں کہ ایک ویلج کونسل جس میں طالبات کے لئے کوئی سکول نہیں ہے تو میں اس کے ساتھ Agree کرتا ہوں اور میں ایم پی اے صاحب سے ریکویسٹ کرتا ہوں کہ وہ میرے ساتھ آئیں، ڈیپارٹمنٹ کے ساتھ میں نے ابھی بات کی ہے کہ وہ ان کے ساتھ میں ان کو یہاں پہ بیٹھاؤں گا اور ان شاء اللہ اس کے سکول پہ بھی منظوری دیں گے کیونکہ ہماری حکومت کی Priority ہے ایجوکیشن، تو میں اس کو ڈیپارٹمنٹ والوں کے ساتھ بٹھاتا ہوں تاکہ ان کے سکول کا مسئلہ حل ہو جائے۔ شکریہ۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے جی، سردار خان صاحب!

جناب سردار خان: شکریہ۔

جناب سپیکر: ابھی بیٹھ جائیں ان کے ساتھ۔

جناب سردار خان: ٹھیک ہے۔

بجلی کی لوڈ شیڈنگ پر بحث

Mr. Speaker: Discussion on Electricity load shedding. Janab Kundi Sahib.

جناب احمد کنڈی: شکریہ سر، اصل میں Basically سر، میں بار بار آپ سے ریکویسٹ کر رہا تھا اور میری ذاتی کوشش ہمیشہ رہتی ہے کہ میں غیر ضروری آپ کا وقت ضائع نہ کروں، اس ایوان کا وقت ضائع نہ کروں۔ تو میں اصل میں جس طرح بزنس تھا وہ تو ہم تیاری تو لوڈ شیڈنگ کے لئے کر کے آئے ہیں لیکن یہاں پہ ایک نیا پینڈورا بکس دہشت گردی کے نام پہ جو کھلا جس کی نگہت اورکزئی صاحبہ نے بڑی Categorically ہماری پارٹی کی طرف سے مذمت کی لیکن ہر پارٹی کا موقف آیا، ہمارا موقف اس پہ نہیں آیا تو میں سمجھتا ہوں پہلے میں اس پہ اپنا موقف دو چار منٹ کے لئے دے دیتا ہوں، اس کے بعد پھر میں موضوع پہ آتا ہوں۔

کیسے کیسے زخم لگے ہیں دہشت گردی کے ہاتھوں سے
کب جا کر یہ خون دھلے گا اپنے بیٹوں کے ماتھوں سے

اور محنت کش نے جس جنت کا دیکھا تھا اک سندر سپنا
کیا وہ خواب بنے گا آخر مسقبل اس حال میں اپنا
قوم کی ایک بہادر بیٹی جس دم لوٹ وطن کو آئی
کس ظالم نے حکم دیا اور کس بندوق سے گولی آئی
تیر انداز ستم گر کیسے قاتل او جھل ہو بیٹھیں ہیں
قاتل کی دہلیز سے خون کے دھبے دھو بیٹھے ہیں

میں سپیکر صاحب، صرف یہ کہنا چاہتا ہوں، دہشت گردی کا بڑا اہم موضوع خاص کر ہمارے خیبر پختونخوا کے حوالے سے، اگر میں اس کی داستان شروع کروں پورا دن لگ جائے گا لیکن میں آپ کا وقت ضائع نہیں کرنا چاہتا، پیپلز پارٹی کی صرف یہ تاریخ نہیں ہے، اس پورے ریجن کی تاریخ ہے، اس شخص نے جان دی تھی جناب سپیکر، جو ملت اسلامیہ میں، جو اسلامی مملکت میں سب سے پہلی منتخب وزیر اعظم تھی جناب سپیکر، اس نے شہادت دی ہے، اس دہشت گردی مرض کے خلاف اس وطن کی خاطر، یہ پیپلز پارٹی کا اثاثہ نہیں تھا اس پوری قوم کا اثاثہ تھیں، اس پوری ملت کا اثاثہ تھیں، اس پوری اسلامی ملکوں کا اثاثہ تھیں جناب سپیکر، کہنے کا مقصد یہی ہے، اس پہ جو انہوں نے بات کی، اس پر مذمت تمام پارٹیاں کرتی ہیں، ہمیں آپ پہ فخر بھی ہے اور ہمیں آپ پہ کبھی کبھی افسوس بھی آتا ہے، ہمیں فخر آپ پہ یہ ہے جناب سپیکر، جو آپ نے قرارداد کو سپورٹ کیا، خدارا یہ بہت بڑی تاریخی بات آپ نے کی ہے، اگر یہ کام پانچ سال یا سات سال ہوتے تو شاید آج ہم اس حالت میں نہ پہنچتے لیکن بد قسمتی یہ ہے جناب سپیکر، جس طریقہ کار سے آپ نے کیا ہے اس طریقہ کار پہ ہمیں بہت سخت افسوس آیا، آپ نے Complainant کو سنا ہی نہیں ہے اور آپ نے اپنا فیصلہ سنا دیا ہے، اتنی عجلت میں، اتنی تیزی میں جناب سپیکر، (تالیاں) کیا ہمیں جلدی تھی جناب سپیکر، اگر آرام سے آپ قرارداد پیش کر لیتے، ہم اس کی مذمت کر رہے تھے، اے این پی مذمت کر رہی تھی، جے یو آئی کے لیڈر اٹھے اور انہوں نے Categorically کہا کہ جو ہم معذرت کرتے جناب سپیکر، آپ کی کرسی کے ساتھ جناب سپیکر، یہ میری ناچیز کی ایک رائے ہے، اس ہاؤس کو جس طریقے سے آپ چلا رہے ہیں، خدارا ہم باقی ہاؤسز کو دیکھتے ہیں تو ہمیں فخر محسوس ہوتا ہے، آپ کی قیادت کے اوپر اور Being Custodian of the House جو یہ ہاؤس جس طرح چل رہا ہے، خدارا میں کہتا ہوں پورے پاکستان میں تمام اسمبلیاں اور سینیٹ اور قومی اسمبلی میں ذاتی طور پہ دیکھ

کے آیا ہوں جناب سپیکر، اس طرح نہیں چل رہیں لیکن خدارا عجلت میں کام نہ کریں، یہ چیزیں جلدی جلدی میں کروانا چاہتے ہیں، یہ جلدی کی چیزیں نہیں ہیں جناب سپیکر، یہ ہماری اس ریاست کی بیماری ہے، سب سے بڑی دہشت گردی اور میں خود اس دن گیا اس شخص کے پاس اور مولانا صاحب کے پاس جو یہ بات انہوں نے کی ہے، بہت غلط بات ہے اور ہم اس کو Condemn کرتے ہیں، نگہت بی بی نے Condemn کیا، کونسی پارٹی ہے اس ملک میں جو اس چیز کو سپورٹ کرتی ہے جناب سپیکر، کوئی بھی نہیں سپورٹ کرتا، ہر بندہ متاثر ہے اور ہمارے صوبے کے تو بچوں نے بھی اس میں قربانی دی ہے جناب سپیکر، اے پی ایس کا واقعہ کس سے بھول سکتا ہے جناب سپیکر، آج بھی اس کی جوڈیشل کمیشن کی رپورٹ سپریم کورٹ میں پڑی ہوئی ہے اور ہماری درخواست ہے کہ جلد سے جلد وہ رپورٹ سامنے آئے تاکہ ہمیں پتہ چلے کہ وہ کون لوگ ہیں جو ہمارے بچوں کے بھی قاتل ہیں، ہماری اس ریاست کے بھی قاتل ہیں؟ ہمارے ان شہریوں اور وکیلوں جناب سپیکر، سیاست دانوں نے بھی قربانیاں دی ہیں۔ جناب سپیکر، میں لمبا نہیں جانا چاہتا کیونکہ آپ کا وقت بہت قیمتی ہے، یہ ایوان کا وقت بہت قیمتی ہے، بڑے ہم دور سے آتے ہیں جناب سپیکر، چھ گھنٹے کا سفر کر کے کوشش یہی ہوتی ہے کہ جو چیز بزنس میں ہوتی ہے، اس پہ بات ہو، غیر ضروری نہ ہو۔ جناب سپیکر، میں بار بار کہتا ہوں، لوڈشیڈنگ پہ آجاتے ہیں، وہ صوبہ جناب سپیکر، بڑی حیرانگی ہوتی ہے، آپ نے اس دن مجھے درخواست بھی کی تھی، میں نے بلکہ آپ سے درخواست کی تھی کہ ایک کمیٹی بنائیں، فنانس منسٹر صاحب نے یہاں سے اٹھ کے کہا تھا کہ بھئی ہم جلد سے جلد کمیٹی بنائیں گے۔ انرجی جناب سپیکر، اس صوبے کا سب سے بڑا ایشو ہے جناب، انرجی، اس پہ خدارا جناب سپیکر، میں بار بار کہتا ہوں، ان سے ہمیں توقع نہیں ہے، یہ صوبائی حکومت چھوٹی چھوٹی نوکریوں کی خاطر، چھوٹی چھوٹی منسٹریوں کی خاطر، چھوٹے چھوٹے جھنڈوں کی خاطر یہ لوگ خاموش بیٹھے ہیں، اپنے صوبے کا مقدمہ بھول چکے ہیں جناب سپیکر، اور میں آپ کو Proof کر کے دوں گا جناب سپیکر، یہ کوئی میری ان سے جذباتی بات نہیں ہے، یہ ریاست ہمارے ساتھ زیادتی کر رہی ہے جناب سپیکر، وہ صوبہ جناب سپیکر، جو بجلی بناتا ہو، وہ صوبہ جو سب سے سستی ترین بجلی بناتا ہو جناب سپیکر، آیا اس میں لوڈشیڈنگ ہو سکتی ہے؟ کبھی آپ نے سنا ہے کہ پنجاب میں جو گندم وافر مقدار میں پیدا کرتا ہے، Wheat surplus Province ہے کبھی ادھر آپ نے سنا ہے کہ پنجاب میں گندم کم پڑی ہے؟ میرا صوبہ گیس سب سے زیادہ بناتا ہے، میرا صوبہ اس ریاست کو پچاس ہزار بیرل Per day تیل دیتا ہے، میرا صوبہ بیس ارب یونٹ بناتا ہے

جناب سپیکر، نوٹ کر لیں، اگر نہیں ہے ان کے پاس، کاغذ اور پین اٹھالیں اور میں اگر کوئی بات غلط کروں گا، میں اس کا جرمانہ دوں گا جناب سپیکر، اور میرے جتنے بھی References ہوں گے، Pakistan Energy Book, 2018 سے میں دوں گا جناب سپیکر، میرا تربیلا جو پاکستان میں سب سے بڑا نہیں ہے بلکہ جناب سپیکر، دنیا کا سب کا بڑا ڈیم ہے، ساؤتھ ایشاء کا سب بڑا ہائیڈرو سٹیشن میرا تربیلا ہے۔ جناب سپیکر، میں ڈیٹا کہ طرف آتا ہوں، اس ریاست میں 106 ارب یونٹ بنتے ہیں، 106 ارب یونٹ خرچ ہوتے ہیں جناب سپیکر، یہ سنیں 106 Gigawatts Hour جس کو بولا جاتا ہے، میرا صوبہ سب سے سستی ترین بیس ارب یونٹ بناتا ہے، 20 ہزار گیگاواٹ آور بناتا ہے، اس میں تربیلا کتنا بناتا ہے؟ سترہ ارب یونٹ میرا تربیلا صرف بناتا ہے جناب سپیکر، صرف تربیلا اور کتنے پہ بناتا ہے جناب سپیکر؟ سب سے اہم سوال یہ ہے، کتنے پہ بناتا ہے؟ 0.87 روپے سے بھی کم میرا یونٹ پیدا ہوتا ہے جناب سپیکر، اگر یہی سترہ ارب آپ پنجاب میں بنائیں، یہی سترہ ارب یونٹ آپ سندھ میں بنائیں، یہی سترہ ارب یونٹ آپ بلوچستان میں بنائیں تو اس سترہ ارب کی قیمت ڈھائی سو، تین سو ارب روپے ہو گی جو کہ میرا صوبہ صرف پندرہ ارب میں پہ بنا رہا ہے جناب سپیکر، پھر بھی مجھ پر لوڈ شیڈ نگ ہے۔ جناب سپیکر، میری گیس وافر ہے، میرا تیل وافر ہے، میرا پانی موجود ہے، میرا زمیندار پانی کی ایک ایک بوند کے لئے ترس رہا ہے جناب سپیکر، اور ان سے گلہ کیا جناب سپیکر، یہ صوبائی حکومت کا مسئلہ نہیں ہے، میں بار بار کہتا ہوں، ہم ان سے کوئی انتقام نہیں لینا چاہتے، مجھے پانی تیس سالوں سے نہیں مل رہا، مجھے فیڈرل ایکسائز ڈیوٹی تیل کے اوپر بیس سالوں سے نہیں مل رہی ہے جناب سپیکر۔۔۔۔

جناب سپیکر: شوکت صاحب، ریسپانڈ آپ نے کرنا ہے، Conclude ہو جائے۔

جناب احمد کنڈی: جناب سپیکر صاحب، آپ کی طرف ہمیں توجہ ہے، خدا کی قسم ان کو میں اب کیا کہوں؟ جو بندہ یہ کہے جو ڈالر کے بڑھنے سے اس ریاست کو فائدہ ہوتا ہے تو میں اس سے کیا جواب کی توقع؟ جناب سپیکر، صرف آپ سے توقع ہے، خدا کی قسم آپ سے توقع ہے، جو یہ کہے کہ ڈالر کے بڑھنے سے، مجھے سائنس کی سمجھ نہیں آتی ہے جناب سپیکر، میں اس کے پیچھے پندرہ دن گوگل مارتا رہا، خدا کی قسم کہ بھئی ڈالر کے بڑھنے سے اس ریاست کو فائدہ ہو گا، جو آپ نے Loan لیا ہوا ہے جناب سپیکر، کیا ہمیں جواب دینگے؟ (تالیاں) میں یہ کہتا ہوں (تالیاں) خدا کی قسم میں ایک بڑا نالائق طالب علم ہوں، (تالیاں) بہت نالائق ہوں اور دیہات سے تعلق ہے جناب سپیکر، (تالیاں)

میں صرف اسی بات پہ پھر دوبارہ آتا ہوں، میں کسی کی دل آزاری نہیں کرنا چاہتا جناب سپیکر، صرف صوبائی حکومت کی خاموشی کے اوپر دکھ ہے، ہمارے کیس میں جان ہے، ہمارا مقدمہ بہت مضبوط ہے لیکن ہمارا وکیل بے جان ہے، وہ خاموش ہے، وہ نوکریوں کی خاطر چپ بیٹھے ہیں، ان کی ترجیحات اور ان کا جو عمل ہے اور ان کی سمت ٹھیک نہیں ہے۔ جناب سپیکر، ابھی میں آتا ہوں اپنے مقدمے کے طرف، جناب سپیکر، پورا پاکستان جناب سپیکر، میں نے پھر کہا بیس ارب یونٹ میرا صوبہ بناتا ہے، میری Consumption کتنی ہے؟ دس ارب یونٹ جناب سپیکر، دس ارب اضافی سستی ترین بجلی دے رہا ہوں اس ریاست کو، میرا صوبہ تیل کتنا بناتا ہے پچاس ہزار بیرل Per day، پورا پاکستان کتنا بناتا ہے؟ نوے ہزار بیرل Per day، اس ریاست کو ڈھائی سو تین سو ارب کا تیل دے رہا ہوں۔ میرا صوبہ گیس کتنی بناتا ہے؟ چار سو ایم ایم سی ایف ڈی، چار سو ملین کیوبک فٹ Per day، میری Consumption کتنی ہے؟ دو سو سے تین سو، میری گیس کے اوپر پنجاب کے تھرمل یونٹ چل رہے ہیں، میری گیس کے اوپر پنجاب میں بجلی بن رہی ہے، پنجاب ہمارا دل ہے، پنجاب ہمارا دل ہے لیکن میں کہتا ہوں خاموش مت بیٹھو، اپنا مقدمہ اپنا دعویٰ رکھو خدارا لیکن یہ اپنا دعویٰ بھول چکے ہیں، ان ایوانوں میں بات نہیں کرتے، ان کانسٹی ٹیوشنل فورم پر بات نہیں کرتے جناب سپیکر۔ جناب سپیکر، میں بار بار کہتا ہوں، دیکھیں پانی ہمارے پاس موجود ہے، نو ملین ایکڑ فٹ پانی ہمارا شیئر ہے، چھ ہم Use کرتے ہیں، تین Un-utilized چلا جاتا ہے، ابھی بھی ہمارا زمیندار پانی کی بوند بوند کے لئے جناب سپیکر، رو رہے ہیں، میرا لفٹ کینال انہوں نے اڑا دی جو 2000 میں اس ریاست نے میرے ساتھ وعدہ کیا تھا، کچی کینال کمپلیٹ ہو گئی، (Rainy) رینی کمپلیٹ ہو گئی، تھر کینال کمپلیٹ ہو گئی ہے، جناب سپیکر، میں وائنڈ اپ کر رہا ہوں، آپ کو کہنے کی ضرورت بھی نہیں ہو گی، میں صرف آپ کو کہتا ہوں، یہ دس منٹ کا مقدمہ نہیں ہے، خدارا یہ اس صوبے کا مقدمہ ہے، یہ کسی پارٹی کا مقدمہ نہیں ہے جناب سپیکر، بار بار کہتے ہیں، یہ لوگ بات نہیں کریں گے، سی سی آئی وہ فورم ہے جس پہ صوبے بات کرتے ہیں۔ جناب سپیکر، بنگش صاحب نے اس دن کہا، میرے بھائی ہیں 6 اگست کی میٹنگ میں ان کو رو رو کے کہہ رہا تھا، جس میں ہمارا کوئی ایجنڈا نہیں ہے، پہلے آٹھ پوائنٹس میں جناب سپیکر، ہمارا کوئی ایجنڈا نہیں تھا، یہ بات نہیں کر سکتے، ان کی Presentation نہیں ہے، میں نے آپ کو کہا تھا کہ ہمارے پاس ورکنگ پیپر ہے جناب سپیکر، آپ ایک کمیٹی بنائیں، خدا کی قسم اگر ہمارا مقدمہ بے بنیاد ہوا تو ہم آپ کو جرمانہ بھی دیں گے اور آپ سے معافی بھی مانگیں گے لیکن ہمارے

مقدمے میں جان ہے جناب سپیکر، یہ صوبہ جس کی آبادی 17 فیصد ہے، جس کا رقبہ 11 فیصد ہے، یہ 35 فیصد انرجی دیتا ہے، اس ملک کو جو Energy deficit ملک ہے۔ جناب سپیکر، میں بار بار کہتا ہوں، ہمارے صوبے کو اللہ تعالیٰ نے نعمتیں دی ہوئی ہیں اور اگر جب جنگ آتی ہے اس ریاست کی سلامتی کی خاطر، اس ریاست کی خوشحالی کی خاطر، اس ریاست کی یکجہتی کی خاطر، اس ریاست کے استحکام کی خاطر ہم نے چالیس سال جنگ لڑی ہے جناب سپیکر، ہم اپنے حقوق مانگ رہے ہیں جناب سپیکر، نیٹ ہائیڈل میرا حق ہے آرٹیکل 161 کلاز (2) کے نیچے:

"The net profits earned by the Federal Government, or any undertaking established or administered by the Federal Government from the bulk generation of power of at a hydro-electric station shall be paid to the Province in which the hydro-electric station is situated".

وہ کہاں پہ ہے ہائیڈروالیکٹرک سٹیشن، ساؤتھ ایشاء کا سب سے بڑا ہائیڈرو سٹیشن میرے پاس تربیلا کے نام پہ ہے، 17 ارب اس سال اس نے بجلی پیدا کی ہے اور کتنے پہ؟ 0.87، 15 ارب روپے پہ میں نے، 17 ارب، اگر یہ بجلی آپ کہیں اور پیدا کریں تو ڈھائی سو ارب اس ریاست کو نقصان ہوگا، یہ خاموش بیٹھے ہیں، یہ اپنی نوکریوں کی خاطر آواز نہیں اٹھا سکتے اور جو لوگ آوازیں اٹھاتے ہیں ان کو وہ منسٹریوں سے فارغ کر دیتے ہیں جناب سپیکر، آخر میں میں یہ کہوں گا جناب سپیکر، خدارا آپ ایک کمیٹی بنائیں، نہیں تو ہم تڑپ تڑپ کے مر جائیں گے جناب سپیکر، آخر میں بس ایک شعر سے:

مر بھی جاؤں تو کہاں لوگ بھلا ہی دیں گے
میرے لفظ میرے ہونے کی گواہی دیں گے
میرے لفظ میرے ہونے کی گواہی دیں گے

(تالیاں)

<u>Mr. Speaker:</u> Aurangzeb Nalotha Sahib, on load shedding, ji.

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی:</u> اس کے بعد لوڈشیڈنگ پہ کوئی جان نہیں ہے۔

<u>سردار اورنگزیب:</u> شکریہ جناب سپیکر۔ سپیکر صاحب، مجھے آپ سے گلہ ہے کہ پاکستان مسلم لیگ نون کی نمائندگی اس ہاؤس میں ہے اور جب بھی کوئی ایشو آتا ہے تو آپ مسلم لیگ نون کے کسی آدمی کو بولنے کی اجازت نہیں دیتے، میں نے بار بار آپ سے درخواست کی، میں آپ کی بہت زیادہ عزت اور احترام کرتا

ہوں اور آپ کی چیئر کی بھی میں بہت زیادہ عزت کرتا ہوں لیکن جناب سپیکر صاحب، یہ میری چیئر مجھے چالیس ہزار ووٹروں نے دی ہے، اگر آپ اس کی عزت نہیں کریں گے تو پھر شاید میں بھی سوچنے پر مجبور ہوں گا، مجھے بہت افسوس ہوا ہے کہ یہاں پہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ بھی بم باندھ کے آئیں گے۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: اللہ نہ کرے سر، آپ خود کوئی بات کرنا چاہتے ہیں تو پھر وہی ایشو۔

سردار اورنگزیب: اتنا اہم ایشو تھا اور آپ نے مسلم لیگ نون۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: دیکھیں، وہ بات ایک ختم ہو گئی، اس پہ بڑی ڈیبیٹ بھی ہو گئی ورنہ اب ہم سے لوڈ شیڈنگ رہ جاتی ہے، اس دن بھی رہ گئی تھی۔

سردار اونگزیب: بات ختم نہیں ہوئی ہے سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: بہرکیف آپ کر لیں ابھی بات۔

سردار اورنگزیب: آپ کو چاہیئے تھا کہ آپ ہمارا موقف بھی سنتے، مجھے اگر نہ سہی تو آپ مسلم لیگ نون کے کسی اور آدمی کو موقع دے دیتے جو اس ایشو پہ بات کر لیتا۔

جناب سپیکر: اس وقت یہاں سے کوئی پچاس بندے بات کرنا چاہتے، پھر تو ہم ابھی تک اسی پہ لگے رہتے اور میں نے آرڈر آف دی ڈے بھی کمپلیٹ کرنا ہوتا ہے، Any how آپ ابھی بات کر لیں۔

سردار اورنگزیب: سپیکر صاحب، اسی طرح جو ہے نا یہ آپ کی طرف سے ہماری دل آزاری ہوتی ہے، ہم یہ سمجھتے ہیں کہ سپیکر صاحب،۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: آئندہ کوشش کریں گے کہ آپ کی دل آزاری نہ ہو۔

سردار اورنگزیب: ہمارے ساتھ، ہماری پارٹی کے ساتھ کوئی ذاتی عناد ہے اس لئے آپ ہمیں بات کرنے کا موقع نہیں دیتے، تو وہ بات جو کنڈی صاحب نے بھی کی ہے، اگر پہلے موقع مل جاتا تو مجھے شاید ابھی میں لوڈ شیڈنگ پر بات کرتا، آپ نے موقع نہیں دیا، ہم بھی دہشت گردی کے خلاف ہیں اور جو بات ہمارے ممبر صاحب نے کی ہے واقعی اس کی ہم پرزور الفاظ میں پاکستان مسلم لیگ نون کی طرف سے مذمت کرتے ہیں لیکن مولانا لطف الرحمان صاحب جو ان کے پارلیمانی لیڈر ہیں، انہوں نے اٹھ کر معذرت کر لی اور ممبر صاحب کو آپ نے موقع ہی نہیں دیا، وہ بھی اپنی بات پہ نادم تھے اور معذرت کرنا چاہتے تھے، اب چونکہ قرارداد آپ نے پاس کروانی تھی، آپ کو حکومت کی طرف سے دباؤ تھا کہ آپ قرارداد پاس کریں، جناب

سپیکر صاحب، ایسے قومی ایشوز کے اوپر میرے خیال کے مطابق ہمیں پوائنٹ سکورنگ نہیں کرنی چاہیئے جو کہ دہشت گردی۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: سردار اورنگزیب نلوٹھا صاحب، ایک بات میری آپ آج سن لیں، اگر اس طرح کی بات اس طرف سے بھی کسی نے کی تو میرا یہی رویہ ہوگا اس کے ساتھ، یہ نہیں کہ اپوزیشن کرے کہ تو اس کے ساتھ اور رویہ ہو اور ٹریژری بنچز کرے تو اور رویہ، دیکھیں یہ ایک مقدس ایوان ہے، اس صوبے کا نمائندہ ہے، اس ایوان کے اندر آپ اپنے مسائل کھل کے بیان کریں، حکومتوں پر تنقید کھل کے کریں لیکن یہ حق کسی کو نہیں پہنچتا۔۔۔۔۔

سردار اورنگزیب: جناب سپیکر صاحب، آپ کا رویہ بہت اچھا ہے، ہم آپ کے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: کہ دہشت گردی کے بارے میں یہاں اتنے فوجی جوان شہید ہوئے، پولیس کے لوگ شہید ہوئے، سویلین شہید ہوئے اور ایک آنریبل ممبر کھڑا ہو کے کہیں کہ میں بم باندھ کے آ کے اس ہاؤس کو اڑا دوں گا، تو یہ مذاق نہیں ہے، وہ بات جو تھی، بہرکیف آپ لوڈشیڈنگ پر اپنے آپ کو، وہ پلیز کریں۔

سردار اورنگزیب: جناب سپیکر صاحب، آپ کا رویہ بہت اچھا ہے، آپ کو دونوں طرف سے سپیکر صاحب، سننا چاہیئے، آپ کو دونوں طرف سے سن کر پھر فیصلہ دینا چاہیئے، یہاں پر آج تحریک انصاف، آج تحریک انصاف والوں نے روایت کی۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: میں نے ان کو اس دن سن لیا تھا، میں نے اس فاضل ممبر کو اس دن سن کر میں نے ہی ان کو ان کا مائیک بند کر دیا تھا، آج میں ان سے کیا سنتا؟

سردار اورنگزیب: جناب سپیکر، ان چیزوں کی بنیاد تحریک انصاف نے رکھی ہے، انہوں نے پارلیمنٹ ہاؤس کو جلانے کی بات کی ہے، پی ٹی وی پر انہوں نے حملہ کیا ہے، فورسز پر حملہ کیا ہے، اس وقت روایات کدھر تھیں، آج روایات ان کو یاد آئی ہیں؟

جناب سپیکر: آپ لوڈشیڈنگ پر بات کریں گے یا کسی اور چیز پر بات کریں گے؟

سردار اورنگزیب: ہم یہ کہتے ہیں کہ پاکستان آرمی نے قربانیاں دی ہیں، سیکیورٹی اداروں نے قربانیاں دی ہیں، یہاں پر وکلاء نے قربانیاں دی ہیں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: نلوٹھا صاحب، آپ صرف ٹاپک پر آ جائیں۔

سردار اورنگزیب: تاجروں نے دی ہیں، ایم پی ایز نے دی ہیں اور اس صوبے کا بچہ بچہ دہشتگردی کی بھینٹ وہ چڑھا ہے، سینکڑوں نہیں ہزاروں کی تعداد میں ہمارے صوبے کے لوگوں نے اپنی جانوں کے نذرانے پیش کئے ہیں اور دہشتگردی کا ڈٹ کر مقابلہ کیا ہے۔ ہم یہ کہتے ہیں کہ جناب سپیکر صاحب، آپ کو دونوں طرف سے سن کر فیصلہ دینا چاہیئے تھا تاکہ وہ ممبر اگر وہ معذرت کرتا ہے تو پھر قرارداد پیش کرنے کی کیا ضرورت تھی، قرارداد پاس کرنے کی کیا ضرورت تھی؟ میں لوڈشیڈنگ پر یہ بات کہنا چاہتا ہوں، شوکت یوسفزئی صاحب کو ہمیشہ ہماری بات ذرا چبھتی ہے۔ جب پاکستان مسلم لیگ کی یہاں پر حکومت ہوا کرتی تھی تو لوڈشیڈنگ کے بغیر کوئی ایشو اس اسمبلی میں سابقہ پانچ سالوں میں نہیں آتا تھا اور یہ بالکل اٹھ اٹھ کر کہتے تھے کہ مرکز میں مسلم لیگ کی حکومت ہے اور ہمارے صوبے کو اندھیروں میں دھکیل دیا ہے، نواز شریف نے تو سپیکر صاحب، لوڈشیڈنگ زیرو پر لائی تھی، آج کیوں دوبارہ لوڈشیڈنگ پندرہ اور سولہ بیس بیس گھنٹے ہو رہی ہے؟ میں پوچھنا چاہتا ہوں شوکت یوسفزئی صاحب سے اور ان کی حکومت سے کہ آج کیوں دوبارہ لوڈشیڈنگ نے سر اٹھایا؟ اور ہمارے صوبے کے ایک ایک ضلع میں آپ جائیں جناب سپیکر صاحب، ایبٹ آباد میں جائیں، وہاں پر بھی آٹھ سے دس گھنٹے لوڈشیڈنگ ہوتی ہے اور جس طرح کنڈی صاحب نے تفصیل سے اس کے اوپر، جو ہمارے صوبے کے حقوق ہیں، انہوں نے روشنی ڈالی ہے، میں یہ سمجھتا ہوں کہ شوکت یوسفزئی صاحب اور صوبائی حکومت اگر اپنے حقوق کے لئے مرکز سے بات کریں، اگر یہ شرمانا چھوڑ دیں تو ہم ان شاء اللہ ان کے ساتھ کھڑے ہوں گے۔ اب تو مرکز میں بھی آپ کی حکومت ہے اور صوبے میں بھی آپ کی حکومت ہے، کیوں نہیں آپ اپنے حقوق کی بات کرتے، کیوں نہیں اپنے حصے کی بجلی خیبر پختونخوا کا جو شیئر ہے، وہ کیوں نہیں یہاں پر لاتے؟ اور صوبے کے عوام کو جو آج پھر ایک دفعہ اندھیروں میں ڈوب گئے ہیں، اس گرمی کے دور میں سڑکوں پر لوگ باہر سارا سارا دن احتجاج کرتے ہیں تو مہربانی کر کے شوکت یوسفزئی صاحب کچھ کام کیا، کچھ کام بھی کیا کریں، اب پوائنٹ سکورنگ کی بات آپ کی کوئی نہیں مانے گا۔ مرکز میں بھی آپ کی حکومت ہے، صوبے میں بھی دو تہائی کی اکثریت والی یہ آپ کی حکومت ہے، میں آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ سپیکر صاحب ہمارے سپیکر، سب پارٹیوں کے سپیکر ہیں اور مہربانی کر کے سپیکر صاحب کو یرغمال نہ بنایا کریں تاکہ ہماری دل آزاری ہوتی ہے۔ بڑی مہربانی سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: نلوٹھا صاحب، میں آپ کو ایک بات بتا دوں، ان شاء اللہ مجھے کوئی یرغمال نہیں بنا سکتا اور مجھے کوئی پریشرائز نہیں کر سکتا، اگر آپ کی یہ غلط فہمی ہے کہ مجھے گورنمنٹ نے کہا ہے تو میں حلفاً کہتا ہوں کہ ایسی کوئی بات بھی نہیں ہے، میں چونکہ اس سیٹ پر بیٹھا ہوا ہوں، میری موجودگی میں میرے ایم پی ایز، لفٹ رائٹ میرے ایم پی ایز بیٹھے ہیں اور کوئی آنریبل ممبر لفٹ سے یا رائٹ سے یہ کہے کہ میں اس ایوان کو بموں سے اڑا دوں گا تو میں اس پر چپ نہیں رہ سکتا، مجھے اس کے اوپر ایکشن لینا چاہیئے تھا اور میں نے ایکشن جو مناسب تھا وہ میں نے لے لیا۔ Shakeel Bashir Khan Sahib, on load shedding.

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر، مجھے ایک دو منٹ کے لئے بات کرنے کی۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی؟

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر، مجھے بات کرنے کا موقع دے دیں۔

جناب سپیکر: ابھی ہر پارٹی کو مجھے نمائندگی دینے دیں ناں، ابھی تو کنڈی صاحب نے بات کی ہے تو ابھی ان کا بھی حق بنتا ہے۔ جی شکیل بشیر صاحب۔

جناب شکیل بشیر خان: میڈم، ہمیں بھی ذرا بات کرنے دیا کریں خیر ہے، ہم صرف دو منٹ لیں گے، تھینک یو سر۔ سر، یہ بڑے افسوس کا مقام ہے کہ میرا صوبہ اپنی ضروریات سے دوگنی بجلی پیدا کر کے بھی بدترین لوڈ شیڈنگ کا سامنا کر رہا ہے۔ دراصل سر، یہ ہمارے ساتھ زیادتی ہو رہی ہے، ہمارا مذاق اڑایا جا رہا ہے کہ چاہے تم جتنی بھی بجلی پیدا کرو تمھیں تمہارا حق نہیں دیا جائے گا اور تمھیں اندھیروں میں رکھا جائے گا۔ جناب سپیکر صاحب، اس دن حکومتی بنچز سے یہ بات کہی گئی کہ یہ اچھی بات ہے کہ اس صوبے کی بجلی سے پنجاب روشن ہو، میں یہ سوال پوچھ سکتا ہوں کہ کیا پاکستان ایک فیڈریشن نہیں ہے، کیا یہ صوبہ پاکستان کا حصہ نہیں ہے؟ جناب سپیکر صاحب، اس صوبے کو اندھیرے میں رکھ کر پنجاب اور دوسرے علاقوں کو روشن کرنا ظلم اور ناانصافی کی انتہا ہے۔ اس صوبے کی بجلی پر سب سے زیادہ حق یہاں کے رہنے والوں کا ہے، پہلے یہ صوبہ روشن اور لوڈ شیڈنگ فری ہونا چاہیئے، بیشک بعد میں پنجاب اور دوسرے علاقے روشن ہو جائیں، ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے لیکن بدقسمتی سے موجودہ حکومت اپنی مرکزی حکومت ہونے کے باوجود اپنے صوبے کا حق، بجلی کا حق تو دور کی بات، اس سے بات بھی نہیں کر سکتی جناب سپیکر، اس دن آپ نے چیف پیسکو کو بلایا تھا، میں نے اس دن بھی یہ بات کہی تھی کہ یہ بریفنگ، اس کا کوئی فائدہ اس وقت تک نہیں ہو گا جب تک ہمارے مسائل لوڈ شیڈنگ، Low voltage, tripping کا

خاتمہ نہ ہواور ہمارے مطالبات اور تجاویز پر عمل نہ ہو، بد قسمتی سے اس دن کے بعد سے، میں اپنے حلقے کی بات کروں گا، میرے حلقے میں لوڈ شیڈنگ کم ہونے کے بجائے اس میں اور بھی اضافہ ہوا، لوگوں کی الیکٹرانکس، قیمتی اشیاء جل گئیں، میں تو آپ سے درخواست کروں گا کہ اگر آپ کے پاس اختیار ہو تو آپ رولنگ دیں کہ جس جس کی یہ چیزیں، یہ قیمتی چیزیں جل گئی ہوں یا جس جس کا نقصان ہو، واپڈا پر ایف آئی آر ہونی چاہیئے۔ جناب سپیکر، اس کے علاوہ Low voltage, tripping سے ہماری تاجر برادری کو بڑا نقصان ہو رہا ہے۔ ان کا کاروبار روز بروز خراب ہو رہا ہے۔ ہمارے ہنر مند بھائی جیسے ترکھان، لوہار، درزی وغیرہ، ان بیچاروں کا تو بہت زیادہ برا حال ہے۔ تو میں آپ سے، آپ کی وساطت سے واپڈا کے اعلیٰ حکام سے گزارش کروں گا کہ خدا را اس بجلی کا کوئی حل نکالیں۔ اس Low voltage اور اس Tripping کا کوئی حل نکالیں۔ میں نے اس دن بھی کہا تھا کہ میرے حلقے میں فیڈر عمرزئی، فیڈر تھری اور ڈھکی فیڈر پر کام بہت Slow جارہا ہے اور ابھی تک بہت Slow ہے، میں یہ ریکویسٹ کروں گا کہ اس پر روز Daily basis پر تیز تر کام ہونا چاہیئے۔ جناب سپیکر صاحب، یہ جب ٹرانسفارمرز خراب ہوتے ہیں اور وہ Repair کے لئے سٹور جاتے ہیں تو اس میں بھی ہمارے ساتھ وہ والا سلوک نہیں کیا جارہا ہے جو حکومتی پارٹی کے ممبران سے کیا جارہا ہے، ہمارے ایس آر کے لئے مشکلات پیدا کی جارہی ہیں، تو جناب سپیکر صاحب، آپ اس میں مداخلت کر کے ہمارے اپوزیشن ممبران کی جو مشکلات ہیں ان کو حل کرنے میں مدد دیں تو یہ آپ کو بہت بڑا احسان ہوگا۔ میں زیادہ وقت نہیں لوں گا، کنڈی صاحب نے جو بات کرنی تھی وہ انہوں نے تقریباً کہہ دی، میں نے تو بس اپنا فرض پورا کیا۔ تھینک یو سر۔

جناب سپیکر: نثار مہمند صاحب، ذرا بریف کریں، پھر جواب بھی آجائے تاکہ سارے لوگ کافی سارے رہتے ہیں، یہ کافی نام ہیں میرے پاس۔ جی، نثار صاحب۔

جناب نثار احمد: شکریہ سپیکر صاحب، شکریہ سپیکر صاحب۔ ایکس فاټا د لوډ شیډنګ بلکه چې هغلته د بجلئ هم څه سوچ نشي کیدلے، لوډ شیډنګ خو درکنار، ګورنمنټ شپږ ګهنټو د پاره بجلي راکوی خو سره د ټیسکو (TESCO) هغه بجلي مونږ ته په بیس ګهنټې کښې په یو یو فیډر باندې نه چلوی او هغه مونږ ته په دوه منټه او درې منټه کښې او هغې باندې فالټ هم، اکثر په هغې فالټونه وی۔ بله دا چې زمونږ په، زه به د خپلې ضلعې په حواله خبره اوکړم، زما په حلقه کښې هغلته هغوی د پاره د کمپلینټ آفس نشته په تحصیلونو کښې، چې په کوم

ځائې کښې کمپلینټ آفس نه وی نو هغلته به خا مخا داسې مسئلې پیدا کیږی، مونږه ډیرې رابطې او کړې، د ټیسکو سره مو او کړې خو هغوی د خپل هیڅ دغه نه مخکښې نشو۔ بله دا چې هغوی دومره Low voltage ساتی چې یو که د اوبو مشین پرې اولګوی صرف، مونږ په دې شپږ ګهنټې کښې د څښکلو اوبه مونږ هغې نه پورا کوؤ، نو هغه هم زمونږه مشینونه سوزوی او هغه چې دے په هغې باندې نه چلیږی۔ دغسې زمونږ د ټیسکو انډسټریل لائنونه چې دی دا ئے په ډومیسټک لائنونو باندی راچولی دی، هغوی ته څلیریشت ګهنټې بجلی ورکوی او د هغوی دغه پرې پورا کوی، که زمونږ فالټ راشی نو دې وجې نه مونږ فالټ نشو لرې کولے ځکه چې هغوی ته بجلی چالو وی او په ډومیسټک لائن باندې ده حالانکه د واپډې په رولز کښې نشته چې په ډومیسټک لائن باندې انډسټریل لائن راشی، دغه د پاره زمونږ تاسو ته دا خواست دے چې دا کوم شپږ ګهنټې بجلی وی، یو فاټا کښې په هر فیډر باندې ملاویږی، لهذا د خدائے د پاره دغې باندې، باید چې دغه شپږ ګهنټې بجلی صحیح اوچلیږی چې زمونږ د څښکلو اوبه پرې پورا شی، نور ضرورتونه خو څه کوې خو چې د څښکلواوبه پورا کیږی۔ ډیره مننه جی۔

<u>جناب سپیکر</u>: *تھینک یو۔لائق محمد خان صاحب۔*

<u>جناب لائق محمد خان</u>: *شکریہ جناب سپیکر۔جناب سپیکر، میرااورآپ کا تعلق ایک ہی ڈویژن سے ہے، میں تو یہ سمجھتاہوں کہ سب سے بڑی قربانی ہزارہ ڈویژن نے دی ہے، اس کی وجہ کہ تھاکوٹ سے، تورغر سے ہری پور تک سینکڑوں دیہات تربیلا ڈیم میں دریا برد ہوئے، مسجدیں، قبرستان اور لوگ در بدر پنجاب میں، کراچی میں آج بھی اپنی در بدر کی ٹھوکریں کھارہے ہیں۔ سب سے زیادہ قربانی ہزارہ ڈویژن کے لوگوں نے تربیلاڈیم بننے کے لئے دی، سب سے زیادہ فائدہ اس وقت پاکستان کو اس وقت تربیلاڈیم کی وجہ سے ہورہاہے۔جناب سپیکر، ہوناتو یہ چاہیئے تھاکہ افسوس ہزارہ ڈویژن میں بجلی کی لوڈشیڈنگ بھی نہ ہوتی اور بجلی فری ملتی لیکن شاید کہ ایسانہیں ہے، مہربانی فرماکر ہمارے ہزارہ ڈویژن پر کچھ رحم کیا جائے۔ابھی تک آپ یقین کریں، ابھی تک کتنے سال گزر گئے کہ ابھی تک تورغر کے لوگوں کو ان کا وہ حق نہیں ملا، جو زمین اس کے نیچے آئی ہے اس دریا کے، مہربانی فرماکر ہمارے سپرد، دوسری ضروری بات، ابھی جو سروے ہوا ہے اس سروے میں یہ بات سامنے آئی ہے کہ سب سے کم چوری، نہ ہونے کے برابر، ہزارہ*

ڈویژن میں ہے اور ہزارہ ڈویژن میں سب سے زیادہ اس وقت لوڈ شیڈنگ ہو رہی ہے۔ آپ یہ سوچیں کہ ایک طرف ہماری زمینیں گئیں، ایک طرف ہمارے آباء و اجداد کی روایات گئیں، ایک طرف ہماری مسجدیں، ہماری قبریں، ہماری زمینیں گئیں اور دوسری طرف سے سب سے زیادہ لوڈ شیڈنگ ہزارہ ڈویژن میں ہو رہی ہے۔

آپ بھی اپنی اداؤں پہ ذرا غور کریں   ہم عرض کریں گے تو شکایت ہوگی

شکریہ۔

جناب سپیکر: تھینک یو۔ وقار احمد خان صاحب۔

جناب وقار احمد خان: شکریه جناب سپیکر صاحب چې تاسو ما له په بجلۍ باندې د خپل موقف بیانولو موقع راکړه۔ جناب سپیکر صاحب، دا خو د الله شکر دے چې بارانونه اوشو د خیره سره نو اوس هغه لوډ شیډنګ باندې هغه خبرې چې سړے کوی نو لږ غوندې ښې نه ښکاری، د دې نه مخکښې چې کوم حالات وو د بجلۍ نو د بیانولو نه دی۔ څنګه چې د انسان د پاره د ساه اغستو ضرورت وی د ژوندی کیدو د پاره، دغه شان د کاروبار د پاره د بجلۍ ضرورت دے نن سبا او نن سبا ټوله زمانه چې ده په بجلۍ باندې ده، نو زه ستاسو په توسط حکومت ته یو دا خواست کوم چې مهربانی اوکړئ چې دا تاثر نور لرې شی او دا روایت ختم شی چې یو کار نه کیږی نو مونږه هغه ملبه په سابقه حکومتونو باندې واچوؤ، دا یو داسې روایت را روان دے چې دا څه ښه تاثر نه غورځوی، پکار ده چې سابقه حکومت څه غلطیانې کړې وی چې موجوده حکومت د هغې ازاله اوکړی او عوامو له ریلیف ورکړی۔ که مونږه دا خبره کوؤ چې مونږه خبره سابقه حکومتونو څه نه دی کړی نو دا به مونږه د خپل فرائضو نه غفلت کؤو، نو زما ستاسو په توسط حکومت وقت ته دا خواست دے چې پکار ده چې مونږه د مستقبل د پاره داسې پلاننګ اوکړو چې داسې مشکلات مونږه ته بیا نه راځی۔ جناب سپیکر صاحب، زه ستاسو شکریه ادا کوم چې تاسو واپډا والا راغوښتلی وو دلته کښې، زمونږ د حلقو مسائل ئے اوریدلی دی، په هغې باندې ئے عمل درآمد شروع کړے دے، زه د حکومت نه هم دا خواست کوم، زمونږه حلقه چې ده، علاقه تحصیل کبل، دا ډیر متاثره دے د بجلې نه او د لوډ شیډنګ داسې مسئلې

وی چې جناب سپیکر صاحب، چې یوه گهنټه بجلی که راشی نو نوره دیریش گهنټې بجلی نه وی، اوس خو باران اوشو، لږ ډیر حالات برابر شوی دی خو ستاسو په توسط زما خواست دے حکومت ته چې Bifurcation کوم فیډر چې دے او د گرډ سټیشن د پاره چې کومه منظوری شوې ده چې هغې ته عملی جامه پهناؤ شی او جناب سپیکر صاحب، د دې سره سره پکار ده چې دا واپډا کوم ضرورتونه دی جی چې هغې طرف ته مونږه هم توجه ورکړو، افرادی قوت پکښې نشته هلته کښې، په ثابته علاقه کښې یو لائن مین وی، خلق پرائیویټ لگیا وی، خلق پکښې زخمیان کیږی هم، نو زما دا خواست چې پکار ده چې حکومت په دې باندې توجه ورکړی جی۔ ډیره مهربانی جی۔

جناب سپیکر: تھینک یو۔ مغرب کا ٹائم قریب آ رہا ہے، شفیق آفریدی صاحب، شارٹ شارٹ تاکہ جواب بھی آپ لوگ لیں سکیں۔ جی۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: ٹائم زیادہ دیں، Important issue ہے۔

جناب شفیق آفریدی: شکریہ جناب سپیکر صاحب، جس طرح میرے Colleague نے بھی بات کی کہ ضم شدہ اضلاع میں بجلی چھ گھنٹے واپڈا کی طرف سے بولا جاتا ہے کہ دی جاتی ہے لیکن وہ بھی لوگوں کو نہیں ملتی، اس کی کچھ وجوہات ہیں، ایک تو سابقہ نظام کی وجہ سے ادھر واپڈا والوں کا جو سسٹم ہے وہ اوور لوڈ ہونے کی وجہ سے اور ادھر بوسیدہ تاریں وہ سب کچھ سسٹم خراب ہونے کی وجہ سے چھ گھنٹے اوور لوڈنگ کی وجہ سے چوبیس گھنٹے بعد نمبر دیا جاتا ہے لیکن وہ بھی نہیں ملتی کیونکہ سسٹم چلتا نہیں ہے، اور شعبوں کی طرح صوبائی حکومت نے اور محکموں کو جو فنڈز دیئے ہیں AIP (Accelerated Implementation Programme) میں اسی طرح ٹیسکو کو بھی فنڈ فراہم کئے ہیں تاکہ یہ اوور لوڈ فیڈر جو ہے اس کو Bifurcate کیا جائے تاکہ یہ اوور لوڈنگ کا مسئلہ ختم ہو لیکن ایک سال سے زیادہ عرصہ ہوا ہے جو ٹیسکو کو فنڈ ملا ہے، وہ ابھی تک ہم بار بار اس سے رابطہ بھی کرتے ہیں، ہمیں لوگ Force کرتے ہیں کہ یہ بجلی کا جو سسٹم ہے یہ Merger سے پہلے ہمیں امید بھی نہیں تھی ٹھیک کرنے کی لیکن ابھی لوگوں کو اور شعبوں کی طرح جو امید پیدا ہو گئی ہے کہ یہ بھی ٹھیک ہو گا لیکن سر، اس پہ آج تک کوئی کام نہیں ہو رہا کوئی پیش رفت نہیں ہو رہی اور جب بھی ہم ٹیسکو سے رابطہ کرتے ہیں وہ بولتے ہیں ہم سسٹم کی Mapping کر رہے ہیں۔ جناب سپیکر، میرا حلقہ انڈسٹریل فیڈر پہ چھ سو ملین ریونیو دیتا ہے اور گرڈ دو سو فیصد سے زیادہ

اوورلوڈ ہے اور حلقوں میں گرڈز بھی بن رہے ہیں، ہم نے گرڈ کی بھی ادھر استدعا کی ہے کہ یہ چونکہ سارے 'مرجڈ' اضلاع میں سب سے زیادہ ریونیو دے رہا ہے، ٹیسکو چلتا بھی ہمارے ریونیو یہ ہے لیکن ادھر کے سسٹم کے لئے کوئی وہ کام نہیں کر رہے، تو میری استدعا یہ ہے کہ ایک تو لوگوں کی یہ غلط فہمی کہ ٹیسکو یا فاٹا کو جو بجلی نہیں ملتی، وہ فری بجلی ہے یا ادھر بجلی چوری ہے، پورے پاکستان میں جتنے بھی ٹیسکوز ہیں وہ صرف واحد ٹیسکو ہے جس کی کوئی لائن لاسز نہیں ہیں، اس کی کوئی ایک یونٹ چوری بھی نہیں ہے، جو انڈسٹریل فیڈرز ہیں، وہ ڈائریکٹ اس کو Pay کرتے ہیں بل، جو بقایا یونٹس ہیں اور سیٹلڈ سے ادھر 'مرجڈ' اضلاع میں داخل ہوتے ہیں تو اس کی گورنمنٹ ٹیسکو کو بل Pay کرتی ہے لیکن سر، جو گورنمنٹ بل Pay کرتی ہے یہ ضائع ہو جاتا ہے کیونکہ ادھر لوگوں کو دس منٹ بیس منٹ اور تیس منٹ کے دورانیے کے لئے بجلی ملتی ہے، اس پہ کوئی کام نہیں ہوتا لیکن ٹیسکو اس کا بھی بل وصول کرتا ہے۔ جناب سپیکر، جس طرح آپ نے پیسکو کے چیف کو ادھر بلایا اور ان ممبران کے سامنے بٹھا دیا تو میں آپ سے استدعا کرتا ہوں کہ آپ ٹیسکو کے چیف کو بھی بلائیں تاکہ ہم اس کے سامنے بات کریں اور اس کو بتائیں کہ جو فنڈ صوبائی حکومت نے آپ کو دیا ہے، آج تک نہ وہ ہم سے Consultation کر رہی ہے، آج تک وہ نہ ہمارے علاقے میں گیا ہے، سر، ادھر بوسیدہ تاریں ہیں، آئے روز حادثات ہوتے ہیں، کراس ٹوٹے ہوئے ہیں، بجلی کے پول ٹوٹے ہوئے ہیں لیکن وہ اس طرف جاتے نہیں ہیں، تو جس طرح اور شعبوں میں صوبائی حکومت نے ضم شدہ اضلاع میں کام کئے ہیں اور لوگ Appreciate کرتے ہیں سر، اس سے پہلے تو کوئی کام کا تصور نہیں تھا اس طرح کا۔۔۔۔

<u>Mr. Speaker:</u> Thank you, time is short.

<u>جناب شفیق آفریدی:</u> لیکن پلیز، اس کو بھی سر، آپ یہ ٹیسکو چیف بلا کے اس کو یہ جو ہم نے فنڈ دیئے ہیں اس کے بارے میں بات کر دیں سر۔ تھینک یو۔

<u>جناب سپیکر:</u> صلاح الدین صاحب، دو منٹ، آپ دو منٹ تو لیتے نہیں ہیں لیکن دو منٹ تاکہ ہم اس کو وائنڈ اپ کریں، مغرب کی نماز کا ٹائم ہے۔

<u>جناب صلاح الدین:</u> تھینک مسٹر سپیکر سر، میں جو کوشش کر سکتا ہوں:

؎ کیوں زیاں کار بنوں سود فراموش رہوں
فکرِ فردا نہ کروں محوِ غمِ دوش رہوں
نالے بُلبل کی سُنوں اور ہمہ تن گوش رہوں

ہم نوا میں بھی کوئی گل ہوں کہ خاموش رہوں

جناب سپیکر، The topic and discussion وہ اتنا Important ہے کہ کوئی خاموش کیسے رہ سکتا ہے؟ ایک طرف اگر ہم دیکھیں تو Human life on earth is not possible without water، اسی طرح، عین اسی طرح ہی In modern age آج کے دور میں There can be no prosperity, there can be no development without electricity, without power, without energy اور اس کی اہمیت کو ایک طرف رکھیں دوسری طرف پھر ہماری ترجیحات کو دیکھیں۔ جناب سپیکر، ہم آج اکیسویں صدی میں ہم، آج جب Quarter of a century پاکستان کی عمر ہو گئی ہے Seventy three years، ہم آج رونا رو رہے ہیں بجلی کی لوڈشیڈنگ کا جناب سپیکر، اور بجلی کا رونا کون سا صوبہ رو رہا ہے؟ وہ صوبہ جس میں Fourteen hydro power stations ہیں، پورے ملک میں بائیس ہیں صرف پختونخوا میں چودہ ہیں، ہم پھر بھی رو رہے ہیں۔ مسٹر سپیکر سر، وہ کون سا صوبہ رو رہا ہے، اس کے عوام رل رہے ہیں جہاں پہ جنریشن الیکٹریسٹی کی One-fourth ہے، ڈیمانڈ ہماری One-fourth ہے اور جنریشن ہماری اس سے Three-fourth ہے، جناب سپیکر، وہ صوبہ رل رہا ہے جہاں پہ سب سے سستی بجلی مل رہی ہے، ہم وہاں پہ رل رہے ہیں، ابھی تک عوامی نمائندے بجلی کی لوڈشیڈنگ پہ اکیسویں صدی میں بات کر رہے ہیں۔ جناب سپیکر، اس دن بجلی کی جب بات ہو رہی تھی تو شوکت صاحب کہہ رہے تھے کہ ہم پورے پاکستان کو روشن کر رہے ہیں، بالکل کریں جی، لاہور تو پہلے ہی پختونخوا کی بجلی سے روشن ہوا ہے، پنڈی تو پہلے ہی پختونخوا کی بجلی سے روشن ہے، آپ پنجاب کو بھی کریں، آپ سندھ کو بھی روشن کریں، آپ بلوچستان کو بھی روشن کریں لیکن پہلے پشاور کا بھی تو ذرا سوچیں نا، اس کو پہلے روشن کریں، کبھی پی کے 71 کی بھی تو بات کریں، 21st Century میں بیس سے بائیس گھنٹے لوڈشیڈنگ ہوتی ہے اور ہماری گورنمنٹ نکلی ہے پاکستان روشن کرنے، اچھی بات ہے لیکن ہمارا بھی تو، اس سے Relevant پشتو کا ایک شعر ہے:

ستا په رضا زما رضا ده ربه
کا نړے هم نفس پورې ترلے شمه
خو چې تور خامار په خزانو اووینم
آخر انسان یم ښنګه غلے شمه

Mr. Speaker: Windup, please.

جناب صلاح الدین: بالکل سر، اسی طرف آرہا ہوں۔ جناب سپیکر سر، میرے رہبر، میرے رہنما باچا خان بابا، جس کا فلسفہ تھا عدم تشدد کا، انہوں نے جیلیں کاٹیں Thirty five years، کس لئے؟ ملک پہ حملے کا کہا تھا؟ بالکل نہیں، کس لئے؟ صرف یہ ان کا کہنا تھا کہ صوبے کے وسائل پہ ریسورسز پہ پہلے صوبے کا حق ہونا چاہیئے، اس کے لئے انہوں نے جیلیں کاٹیں سر۔ جناب سپیکر سر، 1973 کا آئین اس پہ As Leader of the Opposition میرے ولی خان بابا کے سائن اس لئے ہیں کہ یہ آئین بنیادی حقوق کو گارنٹی کرتا ہے اور یہ آرٹیکل 156 جو کہ نیشنل اکنامک کمیشن، 157 الیکٹرسٹی، بجلی کے حوالے سے، 160 نیشنل فنانس کمیشن، 161 نیچرل گیس اینڈ ہائیڈرو پاور کے بارے میں ہے لیکن ہمیں پھر بھی حق نہیں مل رہا۔ جناب سپیکر، میرے حلقے میں اگر بجلی کا بل رک جائے اور وہ Miss ہو جائے تو ان کی بجلی Disconnect کر دی جاتی ہے، ان کے ٹرانسفارمرز اٹھائے گئے ہیں، ان کے کھمبے کاٹے گئے ہیں، اگر میرے وسائل پہ میرا حق ہوتا تو میں بھی آج پنجاب کی بجلی بند کر دیتا۔۔۔۔

Mr. Speaker: Thank you.

جناب صلاح الدین: جناب سپیکر سر، ایک ایک بات، آج اگر پنجاب گندم پہ سیکشن 144 لگا کہ ہماری روزی روٹی کو روک سکتا ہے تو مجھے بھی حق ہونا چاہیئے کہ میں وہی سیکشن 144 لگا کہ ان کی بجلی بھی روک دوں لیکن پھر بھی ہمیں ہمارا حصہ نہیں مل رہا اور ہمارا حصہ اس لئے نہیں مل رہا کیونکہ ہمارا وکیل کمزور ہے، ہمیں بجلی کا منافع نہیں مل رہا، ہمیں آئل کی ریگولیٹری اور اس پہ ایکسائز ڈیوٹی نہیں مل رہی، ہمارا Unutilized water اس کا مقدمہ ہماری حکومت نہیں لڑ سکتی اس لئے ہمیں ہمارا حصہ نہیں مل رہا۔

جناب سپیکر: تھینک یو، اذان بالکل قریب آگئی ہے ورنہ پھر جواب نہیں مل سکے گا۔

جناب صلاح الدین: جناب سپیکر، اگر ہمیں، بالکل سر، بالکل سر، بس یہ ہو گیا، بالکل سر ٹھیک کہا آپ نے، جناب سپیکر سر، اگر ہمیں ہمارا حصہ مل جائے تو میری تاروں میں پھر بجلی ہو گی، ہمارے گھروں میں پھر گیس ہو گی، ہماری نہروں میں پھر پانی ہو گا اور ہمارے جوانوں کے ہاتھوں میں پھر ڈگری کی بجائے ان کے پاس پھر نوکری ہو گی، ان کے پاس پھر روزگار ہو گا اور ان کے ان حقوق کے لئے ہم آواز اٹھاتے رہیں گے اور سر، اس شعر پہ ختم کرنا چاہتا ہوں کہ:

؎ کرتے رہیں گے کوشش تعمیر نشیمن
گرتی ہے اگر برق تو سو بار گرے اور

Mr. Speaker: Thank you, thank you Salahuddin Sahib, thank you very much. Shaukat Yousafzai Sahib, respond please, conclude. Who will conclude? آپ کریں گے ناں Conclude, please.

جناب شوکت علی یوسفزئی(وزیر محنت وافرادی قوت): بہت شکریہ جناب سپیکر۔۔۔۔۔

جناب بہادر خان: سپیکر صاحب، میرے حلقے کا بھی مسئلہ ہے نا بجلی کا۔

جناب سپیکر: جی، ابھی ٹائم نہیں ہے، پانچ سات منٹ رہ گئے ہیں Conclude, please آپ کا نام ہی میرے پاس نہیں ہے، میں نے اس دن نام منگوائے تھے، آپ کا نام نہیں ہے میرے پاس، بہادر خان صاحب، نگہت بی بی کا (نام) تھا، انہوں نے Sacrifice کر دیا۔

جناب بہادر خان: سر، میرا بھی اسی لوڈشیڈنگ کے بارے میں ہے۔

جناب سپیکر: یہی ہے لوڈشیڈنگ کا، تو بس اس کا جواب سنیں، بجلی تو پورے صوبے میں نہیں ہے۔

جناب بہادر خان: سر، زما د حلقې هم مسئلې دی کنه جی، مجھے بھی موقع دیں۔

جناب سپیکر: آپ کا نہیں ہے نا، میرے پاس نام ہی نہیں، مجھے بھیجا آپ نے، یہاں تو نام بھیجنا ہوتا ہے۔ جی شوکت یوسفزئی صاحب۔

(وزیر محنت وافرادی قوت): جناب سپیکر صاحب، بہت شکریہ، آپ نے تفصیل سے تمام اپوزیشن کے بھائیوں کو موقع دیا، انہوں نے بات کی لوڈشیڈنگ کی، اور یہاں تو ایسے لگ رہا تھا جیسے لوڈشیڈنگ پہلی بار ہو رہی ہے اور میرے بھائی کنڈی صاحب سپیچ کر رہے ہوتے ہیں نا تو کسی کو سمجھ تو آتی نہیں ہے کیونکہ وہ ایسا لگتا ہے جیسے چوک یادگار میں کھڑے ہو کے بات کرتے ہیں، بات ان کی بڑی اچھی ہوتی ہے، دلائل بھی اچھے ہوتے ہیں لیکن کسی کو سمجھ نہیں آتی، اگر یہ آرام آرام سے بولتے تو کم از کم اپوزیشن والوں کو بھی سمجھ آتی، ہمیں بھی سمجھ آتی اور مطلب ایکٹنگ سے زیادہ میں سمجھتا ہوں کہ ہمیں کام کی بات کرنی چاہیئے، ایکٹنگ کرنا بڑا آسان ہوتا ہے لیکن جو انرجی کرائسس کے حوالے سے بات کی، آج کی میں بات کر رہا ہوں وزیر اعلیٰ ہاؤس میں جب میں آ رہا تھا تو اس وقت فیڈرل گورنمنٹ کے جو منسٹر ہیں وہ اور ان کے واپڈا کے تمام جو Important لوگ ہیں، وہ سارے یہاں بلائے گئے تھے کیونکہ لوڈشیڈنگ کی ہم بات کرتے ہیں لیکن دو چیزیں بڑی Important ہیں جناب سپیکر، ایک یہ کہ ہمارے پاس وہ بوسیدہ لائنیں ہیں جو ہمارا جو بجلی کا لوڈ وہ برداشت ہی نہیں کر سکتیں، اس کے لئے کسی نے پلاننگ ہی نہیں کی، پہلی مرتبہ آج ہمیں بتایا گیا کہ چالیس ارب روپے اس پہ خرچہ آئے گا اور وہ جو ٹرانسمیشن لائنیں ہیں، ابھی اس وقت 1900 میگاواٹ

جو ہے وہ اٹھا ہی نہیں سکتیں اور آپ کو پتہ ہے کہ اگر ہم Comparison کریں نا تو اس وقت آپ دیکھیں اور پچھلی جو ہم سے پہلے حکومتیں تھیں، ان کی اگر ہم Comparison کریں تو گیارہ سو تیرہ سو ہمیں بتایا جاتا تھا، سات سو میگاواٹ سے زیادہ بجلی نہیں آتی تھی لیکن یہ چیزیں میں ان میں نہیں جانا چاہتا، حل کیا ہے؟ حل کسی نے نہیں بتایا، میں بتاتا ہوں، حل جناب سپیکر، ڈیم ہے، جب آپ ڈیم بنائیں گے تو آپ کی بجلی زیادہ ہو گی، یہاں سے بیٹھ کے تقریروں سے آپ کی بجلی نہیں بڑھے گی اور مسئلہ یہ ہے کہ ڈیم کس نے نہیں بننے دیا اور کس نے نعرے لگائے ڈیم بننے کے؟ مجھے تو حیرانگی ہوئی کسی صاحب نے کہا، نلوٹھا صاحب نے کہ نواز شریف کے دور میں لوڈشیڈنگ زیرو ہو گئی تھی، پتہ نہیں وہ کون سا پاکستان تھا؟ ہمیں تو نہیں پتہ ہے، میں نے تو آج تک نہیں سنا کہ جی وہ لوڈشیڈنگ بھی کبھی زیرو ہوئی ہے پختونخوا میں اور یا پورے پاکستان میں، تو میں جناب سپیکر، پہلی مرتبہ اس حکومت نے ڈیم کا افتتاح کیا اور کام شروع کیا، کام کا آغاز کیا، وہ ہے وزیراعظم عمران خان، یعنی حل کی طرف ہمیں جانا چاہیئے، ہم اس ایوان کا یہاں ایک گھنٹے سے تو میں نوٹ کرتا رہا کہ کوئی بات آئے گی تاکہ ہم اس پہ عمل کریں، تو کسی کی طرف سے سوائے جناب سپیکر، تنقید کے، بالکل آسان کام ہے، بہت آسان کام ہے، میں کنڈی صاحب سے عرض کرتا ہوں کہ ایک دور تھا جب پیپلز پارٹی وفاق کی بات کرتی تھی، آج کنڈی صاحب پتہ نہیں اس لائن سے ہٹ گئے ہیں یا ان کی پارٹی ہٹ گئی ہے کہ وہ پنجاب کو بھی ٹارگٹ کر رہے ہیں، دوسروں کو بھی ٹارگٹ کر رہے ہیں جی، یہ صوبہ ہے، دیکھیں یہ صوبہ ہے، تو یہ آج سے قانون تو نہیں بنا ہے یا تو ہمیں بتا دیں کہ یہ آئین ہم نے بنایا ہے کہ یہاں کی بجلی صرف یہیں پہ لگے گی، یہ تو کب سے آ رہا ہے، آپ کا آئین کہتا ہے کہ جی آپ نے دینی ہے بجلی اگر یہاں بنتی ہے اور پہلی دفعہ یہ حکومت تھی جس نے اپنے صوبے کی بجلی Wheeling system پہ ڈالی، Wheeling system کے ذریعے اپنے صوبے کی صنعتوں کو فائدہ دیا، تو یہ کام تو پہلے بھی ہو سکتا تھا، نہیں ہوا۔ جناب سپیکر، دوسری بات یہ ہے کہ شاید کنڈی صاحب اس وقت ان کی عمر مجھے کم لگ رہی ہے، مجھے لگ رہا ہے بڑے Young ہیں ماشاء اللہ، ان کو یہ پتہ نہیں ہے کہ اس صوبے کی جو بجلی کس کے دور میں Cap ہوئی؟ یہ بھی ذرا نوٹ کر لیں پلیز، چھ ارب روپے پہ Cap تھی اس صوبے کی بجلی، اس سے آگے بڑھ ہی نہیں رہی تھی، یہ تو میں داد دوں گا جو اس کے بعد حکومتیں آئیں، انہوں نے کوشش کی اور اس کو آزاد کیا Cap سے، دیکھیں ہمیں یہ کبھی نہیں بھولنا چاہیئے اور جناب سپیکر، ایک چیز مجھے جو یہاں نظر آتی ہے، میرے جو بھائی ہیں سارے کہ ایک دور تھا جب ہم کہتے تھے کہ ایک وقت آئے گا جب سارے

اپوزیشن والے اکٹھے ہو جائیں گے، یہاں اس کی بات نہیں کر رہا ہوں، یہ تو ظاہر ہے، یہ ایک ہم کہتے رہے ہیں لیکن آج ہم پریکٹیکل دیکھ رہے ہیں، آج ہم نواز شریف کے اوپر بات کر رہے ہیں، جواب کے لئے پیپلز پارٹی والے آگے آ جائیں گے، پیپلز پارٹی پہ بات کریں جواب کے لئے پی ایم ایل این ریسکیو کرنے آ جائیں گے، تو یہ جو چیز ہے نا، نلوٹھا صاحب نے ایک بات کی اور کسی نے بھی اس پہ ایک دن پہلے بھی بات کی تھی کہ جی، پی ٹی وی پہ حملہ ہوا، تو جناب سپیکر، پی ٹی وی پہ حملہ ہوا، کس نے کیا؟ ایف آئی آر تو مجھ پہ بھی درج ہے، مجھے تو پتہ ہی نہیں تھا، تو اس وقت جس طریقے سے ہمیں انتقامی کارروائی کا جو نشانہ بنایا گیا، میں آج بھی دعویٰ کے ساتھ کہتا ہوں، جس وقت یہ حملے کی بات کر رہے ہیں اس وقت میں کہاں تھا لیکن میرے اوپر مقدمہ درج ہے، تو میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ آپ یہ چاہتے ہیں کہ جس ممبر اسمبلی نے بات کی، ان کے خلاف بھی ایف آئی آر ہو جائے، آپ یہ چاہتے تھے۔ جناب سپیکر، میں ایک اور عرض کرنا چاہتا ہوں، جناب سپیکر، یہاں بڑی بات ہوتی ہے کہ جی ہمارا حق نہیں مل رہا ہے، صوبے کو حق نہیں مل رہا ہے، میرے بھائی کو میں یاد دلانا چاہتا ہوں کہ جب اس صوبے کے عوام چوکر کھا رہے تھے نا تو اس وقت نواز شریف صاحب کی حکومت تھی، نلوٹھا صاحب اپنی بات کر کے چلے گئے لیکن ان کو سننا چاہیئے تھا کہ اس عوام کو چوکر کھلایا گیا اس دور میں جب یہاں سردار مہتاب صاحب کی حکومت تھی اور وہاں پہ نواز شریف صاحب کی حکومت تھی اور شہباز شریف صاحب پنجاب کے وزیر اعلیٰ تھے تو اس صوبے نے چوکر کھایا ہے، یہ کس حق کی بات کر رہے ہیں؟ پہلی دفعہ جناب سپیکر، پرویز خٹک صاحب نے ایم او یو سائن کیا تھا پہلی دفعہ اور ستر بلین روپے کا ایم او یو، تو جو پچاس بلین اس دور میں ملے اور ان دو سالوں میں بیس ملین ہمیں ملے، اس وقت جو ہمارے Total arrears ہیں وہ ہیں پینتیس بلین اور یہ جو بار بار کہا جا رہا ہے کہ جی یہ بات نہیں کرتے ہیں، دیکھیں ہم دسمبر 2019 میں جب سی سی آئی کی میٹنگ تھی تو جناب سپیکر ہمارے اس صوبے سے جو بات کی گئی وہ یہ کہ اے جی ایم قاضی فارمولے کے مطابق ہمارا شیئر دیا جائے اور آج بھی ہم اس پہ ڈٹے ہوئے ہیں، جب بھی سی سی آئی کی میٹنگ ہوتی ہے جناب سپیکر، اس کے مطابق ہمیں اٹھائیس بلین روپیہ سالانہ اس صوبے کو ملنا ہے، اس پہ ایک کمیٹی بنائی گئی تھی جو بدقسمتی سے اس میں بالکل اس کمیٹی کا قصور تھا کہ اس نے آگے نہیں کیا لیکن جب دوبارہ غالباً 16 اگست کو جب دوبارہ میٹنگ ہوئی سی سی آئی کی، 6 اگست کو سوری، تو جناب سپیکر، اس کو Endorse کیا گیا باقاعدہ اور وزیر اعظم صاحب نے آئی پی سی کے جو سیکرٹری تھے ان کو ہدایت کی کہ فوراً کمیٹی آپ اناؤنس بھی کریں اور اس کے مطابق جو ان کا حق

بنتا ہے وہ دیا جائے۔ تو جناب سپیکر، اصل چیز یہ ہے کہ جب تک ہم ڈیم نہیں بنائیں گے ہم یہاں چیختے رہیں گے کہ جی بجلی نہیں ہے لوڈ شیڈنگ ہے اور یا Fluctuation ہے، یہ باتیں بڑے عرصے سے ہم سن رہے ہیں لیکن اب پہلی مرتبہ ڈیموں پہ کام شروع ہو چکا ہے، ان شاء اللہ تعالیٰ اس صوبے کے اپنے وسائل سے بھی ہم بنائیں گے، ہم نے ایک کوشش کی ہے کہ جو باہر سے انویسٹمنٹ ہے وہ بھی آ جائے تاکہ اس وقت جو دو چیزیں ہیں کہ ایک جو فرسودہ ہماری ٹرانسمیشن لائنیں جب تک ان کو ہم Change نہیں کرتے، ہم حقوق کی باتیں بڑی بڑی کرتے ہیں، ہم آج تک یہی کہتے ہیں کہ جی ہمارا پانی ہے اور وہ پنجاب استعمال کر رہا ہے، دوسرا صوبہ استعمال کر رہا ہے لیکن ہم نے اس صوبے کے اندر اس پانی کے استعمال کا آج تک اس کا کوئی ذریعہ تلاش نہیں کیا، نہ اس کے لئے منصوبہ بندی کی ہے، تو دوسروں پہ الزام ڈالنے کی بجائے یا کسی اور صوبے پہ ہم انگلی اٹھائیں، ہمیں اپنا ہاؤس In order کرنا چاہیئے، اللہ نے ہمیں یہ وسائل دیئے ہیں، یہ بجلی کے وسائل، اب یہ ہم نہیں کر سکتے کہ ہم کہتے ہیں کہ جی یہ چونکہ بجلی ہماری ہے لہذا ہم ہی اس پر قابض رہیں، پنجاب، سندھ اور بلوچستان کو ہم بجلی نہ دیں، ایسا نہیں ہو سکتا جناب سپیکر، یہ فیڈریشن ہے، ہاں یہ ہو سکتا ہے کہ صوبہ اپنے وسائل سے جو بجلی بناتا ہے اس میں صوبے کا حق بالکل ہے اور وہ ہمیں دیا گیا ہے، وہ ہم ان شاء اللہ تعالیٰ آئندہ جتنی بھی بجلی بنے گی، وہ بلنگ سسٹم کے ذریعے ہم اپنے صوبے کی جو انڈسٹری ہے اس کو دینا چاہیں گے جناب سپیکر، تو یہ میری گزارشات تھیں، اس کے لئے میں سمجھتا ہوں کہ جو ان کی طرف سے اگر تجاویز آ جاتیں تو بہت اچھا ہوتا لیکن یہاں تو ساری پوائنٹ سکورنگ والی تقریریں ہوئیں، پھر بھی میں ان کا مشکور ہوں کیونکہ ایشو ہے اور اس ایشو کو ہم نے حل کرنا ہے اور سنجیدگی کے ساتھ حل کرنا ہے، جس طرح آج سی ایم ہاؤس میں باقاعدہ سارے جتنے سٹیک ہولڈرز تھے، ان کو بٹھایا گیا، اس میں زیادہ تر جو میرے بھائیوں نے بات کی جو Erstwhile Fata ہے اور جو Merged area ہے، اس میں اگر زیادہ لوڈ شیڈنگ ہو رہی ہے، میں یہ نہیں چاہتا کہ میں کسی پیسکو یا کسی کو میں Defend کروں یہاں کیونکہ اگر کوئی زیادتی کر رہا ہے اس صوبے کے ساتھ، تو ہم نہیں مانیں گے لیکن یہ ہے کہ پیسکو کو بھی اپنا قبلہ درست کرنا چاہیئے جناب سپیکر، بہت زیادہ Short comings ہیں، اس میں سٹاف کی بھی کمی ہے، اس میں آج ساری چیزیں فیڈرل منسٹر کے سامنے رکھی گئی ہیں کہ اس صوبے کے ساتھ جو Short comings آ رہی ہیں یہ اس کی ذمہ داری ہے پیسکو کی کہ وہ ان کو پوری کریں، نہیں تو جہاں سپیکر، پھر بات آپ تک ہی آئے گی، کئی دفعہ ان کو بلایا بھی گیا ہے پیسکو چیف کو لیکن ان کے پارٹ پہ جو انہوں نے کرنا ہے

جو فیڈرل گورنمنٹ کے پارٹ پہ ہے، انہوں نے کرنا ہے، جو صوبے کا حق ہے ان شاء اللہ اس پہ کوئی Compromise نہیں ہوگا، جب ہم سمجھیں کہ ہمیں صوبے کا حق نہیں مل رہا جناب سپیکر، ان شاء اللہ تعالیٰ ہم صوبے کے حق کے لئے پھر بالکل آواز بلند کریں گے، ہمیں کوئی اس پہ وہ نہیں ہے، نہ کسی سے خوفزدہ ہیں، نہ ہمیں کرسیوں کا ڈر ہے، نہ ہمیں کسی وزارت کا ڈر ہے، تو ان شاء اللہ تعالیٰ یہ چیز نہیں ہوگی لیکن ہمیں پتہ ہے کہ صوبہ یہ ملک کس کرائسز سے گزرا ہے، اس ملک کے اندر کتنی مشکلات رہی ہیں اور کورونا وائرس کی وجہ سے جو معیشت کو نقصان ہوا، ان ساری چیزوں کو ہم سمجھتے ہیں، ان ساری چیزوں کو دیکھتے ہوئے ہمیں آگے چلنا ہوگا جناب سپیکر، میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: Thank you, Shaukat Yousafzai Sahib. The sitting is adjourned till 03:00 pm, Tuesday the 1st September, 2020.

(اجلاس بروز منگل مورخہ یکم ستمبر 2020ء بعد از دوپہر تین بجے تک کے لئے ملتوی ہو گیا)